فوجی کی کوجی

قانتہ خدیجہ

موٹروے پر کار ڈرائیو کرتے اس نے ایک سپاٹ نگاہ ساتھ بیٹھی اپنی ماں پر ڈالی تھی جن کی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں دیکھ وہ لب بھینچ گیا تھا۔

آج صبح ہی چھوٹیوں پر کراچی سے واپس اسلام آباد آیا تھا جب گیارہ بجے کے قریب وہ دل دہلا دینے والی خبر انہیں موصول ہوئیں تھی۔

کال فیصل آباد سے اس کے علی ماموں کی تھی جنہوں نے اسے اسکے نانا ابو کی انتقال کی خبر سنائی تھی۔

یہ خبر سن سید شاہ میر نقوی کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا تھا، ابھی کل ہی تو اس کی ان سے فون پر بات ہوئی تھی جو اس کے فیصل آباد نہ آنے پر فون پر ہی اس کی کلاس

All Rights Reserved by Novels Lounge

لے رہے تھے اور شاہ میر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلد ہی ان سے ملنے آئے گا، مگر وہ "جلد" اتنی جلدی آئے گا اور وہ یوں ان سے ملنے جائے گا اسے یقین نہیں آرہا تھا۔

اس کے ساتھ بیٹھی مسز شازیہ نقوی تھوڑی دیر بعد ہی روتے ہوئے ایک ہچکی بھرتی جس سے شاہ میر کو مزید تکلیف ہوتی تھی۔

بیک سیٹ پر بیٹھے سید شبیر حسین (شاہ میر کے والد) اور شارق نقوی (شاہ میر کا سب سے چھوٹا بھائی) بھی افسوس سے شازیہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔

ان کے پیچھے آتی گاڑی میں شاہ میر کی دونوں بہنیں اور اس کا چچازاد بھائی پلس بہنوئی سفیان موجود تھا۔

فیصل آباد میں انٹر ہوتے ہی میٹرو کے پاس سے گاڑی گزارے اس نے کوفت سے وہاں موجود رش کو دیکھا تھا۔۔۔اس قدر رش میں آدھے گھنٹے کا سفر ایک گھنٹے کا ہو چکا تھا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دوسری جانب سے علی ماموں کی کالز پر کالز اسے موصول ہو رہی تھیں۔۔۔وہ جنازہ جلد ہی ادا کر دینا چاہتے تھے، ویسے بھی میت کو اتنی دیر رکھے رکھنا اسے تکلیف دینے کے مترادف تھا!

تقریباً گھنٹے بعد ہی وہ لوگ سمن آباد کے علاقے بلال چوک میں داخل ہوئے تھے۔

ایک جانب گاڑی پارک کیے وہ گاڑی سے نکلتے گھر کی جانب بڑھے تھے، شازیہ نقوی تو فوری طور پر سڑک پر لگے ٹینٹ سے اندر داخل ہوتی میت کی جانب بھاگی تھی۔

"شارق ماما کے پاس رہو!" شاہ میر اسے ہدایت دیے مردوں کے حصے کی جانب سفیان کے ساتھ بڑھا تھا جہاں سامنے ہی اسے اس کے ماموں کچھ لوگوں کے پاس کھڑے نظر آئے تھے۔

"علی۔" شبیر حسین نے آگے بڑھ انہیں گلے لگائے ان کی پیٹھ تھپتھپائی تھی جن کی آنکھوں سے چند آنسوؤں بہہ نکلے تھے۔

خود پر ضبط کیے شاہ میر نے بھی انہیں حوصلہ دیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"میرے خیال سے اب ہمیں جنازہ ادا کر دینا چاہیے ابو!" رمیز ان کے بیٹے نے ان کے شانے پر ہاتھ رکھا تھا

سر ہلائے وہ باہر ٹینٹ میں میت کی جانب بڑھے تھے۔

"ابا! ابا!۔۔۔۔۔ ابا اٹھے نا دیکھے آپ کی شازیہ آئی ہے" چارپائی پر موجود میت کو وہ دونوں ہاتھوں سے اچھی طرح جھنجھلا چکی تھی۔

انہیں ایسا کرتے دیکھ فزا کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھی، شازیہ حسین کی یہ حرکت اس مرے کو زندہ کرتی نہ کرتی مگر اس کے بوڑھے نانا ابو کی کوئی ایک آدھ ہڈی ادھر ادھر ضرور سرک جاتی۔

"ماما کو رو کو کیا کر رہی ہے وہ۔" اس نے شارق کو ٹھوکا مارا تھا جو آنکھوں میں آنسو لیے یہ غمگین منظر انجوائے کر رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شازیہ حسین کو یوں چارپائی کے ساتھ ساتھ پوری کی پوری میت کو ہلاتے دیکھ سائمہ (علی ماموں کی بیوی) تیزی سے آگے بڑھی تھی۔

"بس شازیہ ہمت کرو۔۔۔جو اللہ کو منظور!" سائمہ مامی نے انہیں حوصلہ دینا چاہا تھا پر نہ جی نہ۔۔۔آج یہ ناممکن تھا۔

شازیہ حسین کو شروع سے ہی اداکاری کا بہت شوق تھا، ان کے بچپن کا خواب تھا کہ وہ وحید مراد کی ہیروئین بنے مگر جوانی کی دہلیز تک وحید مراد تو نہ رہا مگر انہی ابا حضور کا ڈنڈا ضرور سر پر رہا تھا۔

شازیہ حسین کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ اداکاری اس انداز میں کرتی کہ بعض اوقات دوسرے لوگ تو کیا وہ خود بھی بھول جاتی کہ وہ اداکاری کر رہی ہے، وہ نا چاہتے ہوئے بھی ایک منظر کھینچ دیتی، ایک ایسا سماں باندھ دیتی جس کا انہیں خود بھی علم نہ ہوتا اور یہی ٹیلنٹ اب ان کے چھوٹے اور لاڈلے سپوت شارق میں بھی کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دیکھو بچوں کو وہ بھی تو تکلیف میں ہے نا!" انہوں نے اشارہ ان کے تینوں بچوں کی جانب کیا تھا جن کے چہرے غمگین تھے۔

"نانا ابو!۔۔۔۔ہائے میرے نانا ابو۔۔۔۔ہائے لوگوں میرے نانا ابو چلے گئے!" سینا پیٹتا وہ نانا ابو کی جانب بھاگا تھا اور دھڑام سے میت کے اوپر گرتا ان سے لپٹ چکا تھا۔

یہ منظر دیکھ جہاں میت کے قریب آتے شاہ میر، سفیان، شبیر حسین اور علی ماموں کی آنکھیں پھیلی تھی، وہی ایک جناتی، چھت پھاڑ قہقہے نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ماڑا اے تے ماڑا سئی یار جو ہے

کجھ بھی ہوئیے ساڈا پیار جو ہے

کیوں مائے دا، کیوں ڈھولے دا

All Rights Reserved by Novels Lounge

گلہ کراں

میں تے لکھ واری بسمہ اللہ کراں

دیگ میں کفگیر چلائے وہ ہلکا سانا چتی ہوئی مزے سے گنگنانے میں مگن تھی۔

پانچ فٹ سات انچ کا قد، بھورے لمبے بال جو کمر سے نیچے تک جاتے تھے، یہی کوئی ستر سے اسی کلو تک کا وزن۔۔۔ اور صاف رنگت والے چہرے پر پمپلز کی بھرمار

وہ یمنیٰ غوث تھی، عرفان الہی اور نازیہ ضمیر کی ایک اکلوتی اولاد، ان کی کل کائنات۔۔۔ وہ جہاں عرفان الہی کے لیے ان کی شہزادی تھی وہی وہ باقی تمام لوگوں کے لیے کسی بھینس سے کم نہ تھی۔

پاس لگے ٹینٹ سے آتی آہوں کراہوں پر اس نے آنکھیں گھمائی تھی۔

"ایک بڈھا ہی تو مرا ہے کون سا قارون کا خزانہ گم گیا جو یوں مر رہے ہیں سب" سر نفی میں ہلائے وہ چکن کو اچھے سے بھننے میں مگن تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اچانک سے کانوں سے ٹکراتے گاڑی کے ہارن پر اس نے نظریں اٹھائے سامنے دیکھا تھا

گاڑی سے نکلتی ہستی کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"پوپی خالہ؟" اچانک ہی اس کی پوری کی پوری بتیسی باہر نکل آئی تھی۔

"اب او گنجو دیگ کا خیال رکھیوں آئی ابھی میں!" چاولوں میں سے پانی نکالتے محسن کے گنجے سر پر ہاتھ مارتی وہ قلانچیں بھرتی اپنے گھر کو بھاگی تھی۔

اپنے سر پر ہاتھ رکھے محسن نے اسے گھورا تھا۔

"اماں! اماں!۔۔۔۔اماں!" زور زور سے چلاتی وہ گھر میں داخل ہوئی جہاں اس کی اماں اور چچی فوتگی پر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

"کی ہویا؟" چادر اچھے سے خود پر ڈالے انہوں نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اماں وہ پوپی خالہ۔۔۔۔پوپی خالہ آگئی ہے" ہانپتی کانپتی وہ پرجوش آواز میں بولی تھی۔

"پوپی؟۔۔۔۔۔۔ہائے میری پوپی۔۔۔۔۔۔ہائے پوپی۔۔۔۔۔" سینہ پیٹتی اماں اسے اسے زوردار دھکا دیا باہر کو بھاگی تھی۔

اماں کے دھکا دینے پر وہ سیدھے نلکے کے قریب موجود گٹر کے پاس جاگری تھی۔

"ہائے میں مر گئی!" اس نے دہائی دی تھی۔

"اللہ کرے موٹی ایسا جلد ہو!" پاس کھڑا حسیب اسے دانت دکھائے بولا تھا اور ساتھ ہی اس کی تصویر کھینچ ڈالی تھی۔

"تو! رک تجھے تو میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔" اس شیطان کی اولاد کو دیکھ وہ نلکے کا سہارا لیے کھڑی ہوئی تھی، ہاں وہ الگ بات تھی کہ اس کے اس سہارے کے بدلے بیچارہ چالیس سال پرانا نلکا اپنی جگہ سے مزید کھسک گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نی یمنیٰ چھوڑ اسے میرے ساتھ چل۔۔۔۔۔ آجا افسوس کر آئے تھوڑی دیر کے لیے۔" چچی اس کا دھیان حسیب پر سے ہٹاتی اس کا ہاتھ تھامے خارجی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔ اس کے ساتھ جاتی یمنیٰ نے مڑ کر اس منہوس کو دیکھا اور چہرے پر ہاتھ پھیرے اسے انگلی دکھائی تھی جو مادھوری کی طرح دو ٹھمکے لگاتا اسے چڑاتا کمرے کی جانب بھاگا تھا۔

منہ بناتی، ڈوپٹا سر پر ٹکائے وہ ٹینٹ کے اندر داخل ہوئی تھی، مگر جاتی جاتی محسن گنجو کو ایک چپیڑ لگانا نہ بھولی تھی، جو ایک بار پھر اس کی اس حرکت پر تلملا کر رہ گیا تھا۔

یہ ٹھوسے بہانہ، رونا دھونا۔۔۔ سینہ پیٹنا یہ سب چیزیں اسے کوفت میں مبتلا کرتی تھی اور یہاں بھی کسی ایسے ہی نظارے کی امید سے اندر داخل ہوئی تھی مگر سامنے کا منظر دیکھ اس کا جناتی قہقہ روکے نہ رکا تھا۔

سب کے سر اس کی جانب مڑے تھے جب اماں کے کمر پر پڑتے مکے نے اس کی نازک سی ہڈی (بقول اس کے) کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہائے میں مر گئی!" وہ کہاں تھی، کس لیے آئی تھی اسے رتی برابر احساس نہ ہوا ماسوائے اپنی کمر کے، جو کمر کم اور کمرہ زیادہ تھی۔

"اتنی جلدی تجھ منحوس سے جان نہیں چھوٹنی میری!" اماں تڑخ کر بولتی شازیہ حسین عرف پوپی خالہ کے پاس چلی گئی تھی جبکہ وہ آنکھیں گھماتی ٹینٹ سے نکلتی دیگوں کے پاس پہنچ چکی تھی جہاں اب چکن پلاؤ کو بس دم لگنا باقی رہ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں جنازہ اٹھائے سب مرد حضرات قبرستان کی جانب بڑھے تھے جبکہ عورتوں کی بین ایک بار پھر شروع ہو گئی تھی۔

ان سب سے بے خبر وہ ایک بار پھر گنگنانے میں مگن تھی جیسے اسے کسی اور بات سے کوئی سروکار ہی نہ ہو۔

تھوڑی ہی دیر میں جنازہ ادا کیے تمام مرد حضرات واپس لوٹ آئے تھے اور اب اس مرحلے کی باری آگئی تھی جس کا سب افسوس کرنے والوں کو بے صبری سے انتظار ہوتا ہے، یعنی کے فوتگی کی روٹی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دم کھولے اس نے چاولوں کی خوشبو کو سونگھا تھا

"آں ہاں! مان گئے یمنی کیا ذائقہ ہے تیرے ہاتھ، قسمیں کیا خوشبو دار پلاؤ بنایا ہے تم نے۔۔۔ بھئی واہ!" اپنی انگلیوں کو چومے اس نے خود کو داد پیش کی تھی۔

"سن گنجوں میں اماں سے مل کر آتی ہوں خبر دار جو تو نے کسی بھی ایک بوٹی کو ہاتھ لگایا، خاص تور پر لیگ پیس۔۔۔۔ ایسا کچھ بھی کیا تو تیرا لیگ پیس کرنے میں ایک منٹ ضائع نہیں کروں گی میں۔۔۔۔ گدھا!" اسے دھمکی دیے آخر میں ایک بار پھر اس کی گنج پر تھپڑ مارے وہ اچھلتی ہوئی ٹینٹ میں داخل ہوئی تھی۔

پیچھے بیچارہ محسن اپنی گنج کو افسوس سے ملتارہ گیا تھا، بیچارہ چھبیس سال کی عمر میں ہی چالیس سال والی گنج لیے گھوم رہا تھا، پہلے اس بات کا غم اور پھر اوپر سے اس "ہائے اللہ جی" نامی بلا کے ہاتھوں روزانہ کی ذلالت۔۔۔۔ آخر کیا کرتا وہ بیچارہ۔۔۔ محسن پر تو وہ کہاوت بالکل سیٹ بیٹھتی تھی "چڑی بیچاری کی کرے؟ ٹھنڈا پانی پی مرے؟"

\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

ٹینٹ میں داخل ہوتے ہی اس نے متلاشی نگاہوں سے اماں کو ڈھونڈنا چاہا تھا مگر یہاں تو رونے کا ایک اور پیریڈ شروع ہو چکا تھا۔

وہ یونہی ادھر ادھر اماں کو ڈھونڈ رہی تھی جب مردانہ رونے کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ سر ذرا سے موڑے اس نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا جو اونچی آواز میں روتا سب کو اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔

اس کا یہ رونا دیکھ نا جانے کیوں مگر بیچاری یمنیٰ کے خود کے آنکھوں میں بھی آنسوؤں جھلملا گئے تھے۔۔۔وہ اس کے رونے سے ایمپریس ہوتی اس کی جانب بڑھی تھی۔

"واہ کیا روتا ہے!" یہ جملہ ادا کرنے سے وہ خود کو روک نہ پائی تھی جبکہ تب روتے شارق کو شاہ میر اور سفیان دونوں چپ کروانے کی ناکام سی کوشش کر رہے تھے، دونوں سے پیچھے مڑا اسے سوال دیکھا تھا۔

شارق کو روتے دیکھ اس کی خود کی آنکھوں سے بھی سیلاب روانہ ہو چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ناناابو چلے گئے ؟"شارق کے پاس جائے اس نے نم آنکھوں سے بچوں کے سے انداز میں سوال کیا تھا جس پر روتے ہوئے شارک نے ناک کھینچتے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔۔

"ہائے اللہ میرا بچہ نارو اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے"منہ پر ڈوپٹا رکھے اسکی پیٹھ تھپتپاتے وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔جبکہ اس بیس سال کے بچے کی رونے کی آواز اور اونچی ہوگئی اتنی کہ شاہ میر کو اپنے کان میں انگلیاں ٹھوسنی پڑی

"ناناابو چلے گئے۔۔۔۔ہائے اللہ جی میرے ناناابو"وہ دھاڑے مار مار کر رویا تو وہاں موجود سب خواتین اسکے بین کرنے پر عش عش کر اٹھی

میرے لال اب بس بھی کر دے۔۔۔۔اب تو عمر بھی ہوگئی تھی اس بڈھی روح" میرا مطلب ہے نیک روح کے جانے کی"وہ اسے تسلی دیتے بولی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ویسے آپ کون ہے؟" دل کا غبار زرا ہلکا ہوا تو شارق نے سر اٹھائے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو اسکی کوئی رشتہ دار تو بلکل بھی نہیں تھی اور یہ وہ سوال تھا جو سفیان بھی کرنا چاہ رہا تھا

"ہائے اللہ جی میں!!!! میں۔۔۔۔ مجھے نہیں پہچانا۔۔۔ میں دیگوں والوں کی لڑکی" یمنی نے خوشی سے اچھلتے اپنا انٹروڈکشن دیا

"کون دیگ والے؟" شارق کے پلے کچھ نا پڑا

"ہائے اللہ جی۔۔۔ دیگوں والوں کی لڑکی آپکے نانا ابو کی ایک اکلوتی پکی پڑوسن" وہ آنکھیں بڑی کیے مٹکا کر بولی

"پکی پڑوسن؟" اب کی بار دونوں بھائیوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

"ویسے آپ کرتی کیا ہے؟" شارک کو وہ دلچسپ لگی

"جی میں دیگیں بناتی ہوں" یمنی نے فخر سے گردن اکڑا کر جواب دیا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شادی کی؟"شارق کی آنکھیں چمک اٹھی

"ہائے اللہ جی۔۔۔نہ جی نہ میں تو فوتگی کی دیگیں بناتی ہوں۔۔۔۔۔اور ہماری تو ایک آفر بھی ہے اگر ایک گھر میں دو سے زائد اموات ایک ساتھ ہوں تو دو چکن پلاؤ کی دیگ کے ساتھ ایک چنا پلاؤ فری"فری کا نام سن کر شارق کی آنکھیں بھی روشن ہو گئی۔۔۔۔اسے بچپن سے ہی فری کے مال سے بڑی محبت تھی

"ہائے سچی"لڑکیوں کی طرح ہاتھ جھلائے شارق نے پوچھا۔۔۔۔

"ہائے اللہ جی مچی"یمنی نے بھی ویسے ہی جواب دیا

"ویسے آپکی سروس کہاں کہاں اویلابیل ہے؟"شارق نے جلدی سے پوچھا آخر کو مفت کی چیز کا سوال تھا

"جی مین برانچ فیصل آباد میں ہے اور باقی ہم لاہور اور اسلام آباد میں بھی سروسز انجام دیتے ہیں"اسلام آباد کا سن کر شارق کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ ایک دیگ کے پیسے کتنے لیتی ہے؟" اب کی بار شارک نے زرا پریشانی سے پوچھا

"جی فیصل آباد ہو تو چار ہزار۔۔۔لاہور چھ اور اسلام آباد دس" یمنی نے چہک کر بتایا۔۔۔

"یہ اسلام آباد کے دس ہزار کیوں؟" پہلی بار شاہ میر اس سے براہ راست مخاطب ہوا

"وہ کیا ہے ناوڈے پاین جان۔۔۔۔ ہم شہر شہر کے حساب سے دیگ دیتے ہیں اور اسلام آباد مہنگا بھی کتنا ہے۔۔۔۔" اس نے بات مکمل کیے شارق کی جانب دیکھ تائید چاہی تھی جس پر شارق نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"بات تو ٹھیک کہی" شارق جھٹ سے شاہ میر کو دیکھ بولا تھا۔

"نی یمنی' تو ایتھے کی کر ان دئی ہے۔۔۔۔۔روٹی کھولنی آ چھیتی کر، تیری ماں سد دی تینوں (یمنی' تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ کھانا دینا ہے جلدی کرو، تمہاری ماں تمہیں بلا رہی ہے)!" محلے کی ایک عورت اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آرہی ہوں خالہ، چین سے مجھے میرا ابنس بھی نہ پھیلانے دیا کرو! جل ککڑی، حاسد عورت!" انہیں زبان چڑاتی وہ اپنی ماں کی جانب بڑھی تھی جو نہایت خطرناک تیور لیے اسے گھور رہی تھی۔

"یہ کیا تھا۔۔۔ نہیں، نہیں یہ کیا تھی؟" سفیان تو حیرت سے اس کی پشت تکتا بولا تھا۔

"اللہ جانے!" شاہ میر نے کندھے اچکائے سخت نگاہوں سے شارق کو دیکھا جو ایک بار پھر تماشہ لگانے مطلب کے رونے کو تیار تھا، مگر اس کی سخت گھوری پر منہ بسور کر رہ گیا تھا۔

چاولوں کی بھری بھری ٹرے آتے ہی جیسے سب کی سوئی بھوک چمک اٹھی تھی۔

علی ماموں نے اپنی بہن، بہنوئی اور بچوں کے لیے علیحدہ سے ڈرائنگ روم میں کھانے کا انتظام کروایا تھا جس پر سید شبیر حسین نے اعتراض اٹھایا تھا کہ یہ کوئی موقع نہیں تھا ان کی خاطر مدارت کا مگر علی ماموں اپنے محلہ داروں سے اچھے سے واقف تھے، اسی لیے ان کے لیے کھانے کا انتظام علیحدہ طور پر کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

افسوس کرنے آئے تمام لوگ پلاؤ کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکے تھے، جبکہ یمنیٰ تو اپنی اتنی تعریف پر خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی، جانتی تھی کہ یہ پلاؤ اسے مزید کتنے آرڈرز دلوا سکتا تھا، تبھی چہکتی ہوئی وہ سب کی تعریفیں وصول کر رہی تھیں، اس وقت اماں کی گھوریوں کا بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا تھا، جسے اتنا بھی احساس نہ تھا کہ وہ فوتگی کے گھر میں بیٹھی اپنے دانت نکال رہی تھی۔

خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتی اماں کو بس اس کے گھر جانے کا انتظار تھا جہاں وہ اپنی چپل اس کی باہر نکلی بتیسی کا اچھا علاج کرنے کا سوچ چکی تھی۔

"ہائے اماں ہائے، تجھے اللہ پوچھے کیا حال کر دیا تو نے میرا!" گھر آتے ہی اماں نے اچھے سے اپنی جوتی سے اس کی خاطر مدارت کی تھی جس کی ویڈیو بنائے حسیب نے ایک، ایک سین ریکارڈ کیا تھا، اور اب اپنی دکھتی کمر کو تھامتی وہ کل کے لیے چکن کا سالن بنا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دیگچے میں کفگیر ہلائے اس نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا تھا، مگر تکلیف تو کم ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔

"تو بھی یمنیٰ جب پتہ ہے اماں کو تو نہ نکالتی دانت اتنے باہر تو!" خود سے بات کیے اس نے محسن کے گھر کا دروازہ دیکھا تھا جہاں سے آج وہ گنجوں نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔ اللہ جانے کہاں مر گیا تھا۔

"ہاتھ لگے زرا ایک بار میرے، دیکھ گنجے تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں میں!" غصے سے لال پیلی ہوتی وہ اسے گالیاں سنانے میں مصروف تھی، جب ہانپتا کانپتا محسن اس کے پاس پہنچا تھا، اسے دیکھ یمنی کا غصہ ایک بار پھر تیز ہوا تھا۔

"توں گنجے، کہاں مرا ہوا تھا توں؟" گرما گرم کفگیر ہاتھ میں تھامے وہ خطرناک نگاہوں سے اسے گھورتی اسے مارنے کو تیار تھی۔

"ارے یمنیٰ بی بی ایسی خبر لایا ہوں تیرے لیے کہ غصے سے لال پڑتا یہ چہرہ خوشی سے لال ہو جائے گا!" اپنی جانب بڑھتے کفگیر کو دیکھ، محسن تیزی سے بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیوں ایسا کون سا آبِ حیات ہے تیرے پاس جو میرے یعنی کے یمنیٰ غوث کے غیض و غضب سے تجھے بچالے؟" ابرو اچکائے، سخت نگاہوں سے اسے گھورتے سوال کیا گیا تھا۔

"صبح فجر سے لے کر اب تک اپنے محلے، آس پڑوس کے محلے اور آس پاس کے علاقے کا چکر لگا کر آیا ہوں اور جو انفارمیشن میں نے اکٹھی کی ہے اس حساب سے اگلے دس دنوں میں پانچ اموات پکی سمجھو!۔۔۔۔اور تو اور ایسا چکر چلا کر آیا ہوں کہ ہمارے علاوہ کسی اور سے دیگ کا آرڈر لینے کا کوئی سوچے گا بھی نہیں، اور پھر جو کل رات تم نے پلاؤ بنایا تھا، بھئی واہ!۔۔۔۔۔دھوم مچ گئی ہے تمہاری پورے علاقے میں!"

اس کی بات سنتے یمنیٰ کا غصے سے لال چہرہ تیزی سے خوشی میں بدلا تھا۔اور اس کی آخر میں تعریف پر ایک ادا سے اس نے سر اٹھائے اس تعریف کو وصول کیا تھا۔

"کیا بات ہے کنجوس تو بڑی اچھی خبر لایا ہے، چل اسی بات پر جلدی جلدی ہاتھ چلا اور یہ سالن تیار کر، تھوڑی ہی دیر میں کھانے کا رولا پڑ جانا ہے!" کفگیر اس کے ہاتھ میں تھمائے وہ ائی اوئی کرتی چارپائی پر جا بیٹھی تھی جبکہ محسن کا منہ بن گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اففف اماں یہ اتنی دیگ کس خوشی میں پکوا رہی ہے مجھ سے آپ؟" آلو بینگن بھر کر بناتی وہ اماں سے پوچھ بیٹھی تھی۔

"منہ بند رکھ اور جلدی جلدی ہاتھ چلا پھر روٹیاں پکا کر حسیب کے ہاتھوں پوپی کے گھر بھجواؤں گی!" آٹا گوندھتی اماں کی بات پر وہ تیزی سے ان کی جانب مڑی تھی۔

"ہیں! ہیں! کس کی طرف؟" اسے جیسے کانوں پر یقین نہ آیا تھا۔

"میری دھی رانی کے دماغ کے ساتھ ساتھ کانوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے کیا؟" اماں کے طنز پر وہ تلملا کر رہ گئی تھی۔

باہر موجود ویل چیئر پر بیٹھے چچا کو دلیہ کھلاتی چچی نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کان میرے بالکل ٹھیک ہے اماں، آپ بس اس بات کا جواب دے کہ کس خوشی میں یہ دیگچی بھر سالن اور اتنی روٹیاں ان کے گھر بھیجوائی جارہی ہے؟" دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے، آنکھیں چھوٹی کیے اس نے تفتیش کی تھی۔

"نی پاگلے عقل نوں ہتھ مار۔۔۔۔ پتہ نہیں تینو کہ فوتگی والے گھر تین دن چولہا نہیں جلایا جاتا!۔۔۔اچھے پڑوسی ہونے کے ناطے یہ فرض ہے ہمارا!" اماں کی بات پر اس کی چھوٹی کی گئی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا۔

"ہاں ہاں بالکل ہمارا ہی تو فرض بنتا ہے۔۔۔۔سارے فرائض ہی ہم پر واجب ہیں۔۔۔۔۔باقی سب کو تو معافی ہے نا ان فرائض سے۔۔۔" سالن کی جانب رخ کیے وہ مسلسل بڑبڑائی جارہی تھی، اماں ہنہ کرتی آٹے کے پیڑے بنانے میں جت گئی تھی جبکہ باہر موجود چچا کے چہرے پر اس کی بات کا مطلب سمجھتے غم کا سایہ لہرایا تھا۔ ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے چچی نے انہیں دلاسہ دیا تھا۔

افسوس بھری نگاہ انہوں نے اس پر ڈالی تھی جس کے غصیلے چہرے کے پیچھے چھپے غم سے وہ سب لوگ اچھے سے آشنا تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

\-------------

"آلو بینگن!" سامنے موجود سبزی کو دیکھ فضا اور شارق نے خوف سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔

یہ وہ واحد سبزی تھی جس سے فضا بھاگتی تھی اور شارق تو سرے سے ہی سبزیوں سے بھاگتا تھا۔

باقی سب کو آرام سکون سے کھانا کھاتے دیکھ ان دونوں کا منہ بن گیا تھا۔

"امم یہ کتنی ٹیسٹی ہے!" یہ جملہ اقصیٰ کی جانب سے ادا ہوا تھا۔

"واقعی۔۔۔زندگی میں پہلی بار اتنے ٹیسٹی آلو بینگن کھائے ہیں میں نے!" سفیان نے بھی تائید کی تھی۔

جبکہ باری باری سب نے اس سبزی کی تعریف کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ارے تم دونوں بھی ٹرائے کرو نہ، واقعی بہت ٹیسٹی ہے!" اقصیٰ ان دونوں سے مخاطب ہوئی تھی جن کے منہ بنے ہوئے تھے۔

"نہیں شکریہ!" اکٹھے دونوں کی جانب سے انکار ہوا تھا۔

"تم لوگوں کو واقعی ایک ٹرائے کرنی چاہیے سبزی واقعی بہت مزے کی بنی ہے!" شاہ میر کی بات پر تھوڑا سا سالن پلیٹ میں نکالے فضا نے ایک چمچ خود اٹھایا تھا جبکہ دوسرا وہ شارق کو تھما چکی تھی۔

ڈرتے ڈرتے ان دونوں نے سالن کا ایک ایک چمچ لگایا تھا جبکہ اس سبزی کا ذائقہ منہ میں گھلتے ہی وہ اس کی لذت کا اعتراف کر چکے تھے۔

وہ فضا جو آلو بینگن سے دور بھاگتی تھی اور وہ شارق جو سبزیوں سے دور بھاگتا تھا، اب دونوں بڑی رغبت سے سبزی کھانے میں مگن تھے۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"سالن پکوا کر کمی پوری نہیں ہوئی تھی جواب یہ کام بھی میرے متھے مار دیا ہے!"

چائے کو تھرماس میں بھرتی وہ منہ ہی منہ بڑبڑائے جا رہی تھی۔

"موٹی جلدی کر، مجھے پھر دوستوں کے ساتھ بھی جانا ہے!" حسیب کوفت بھرے انداز میں بولا تھا۔

"ہاں یہ لے مر، اور دفع ہو جا!" تھرماس زور سے اس کے ہاتھوں میں تھماتی وہ منہ پھلا چکی تھی۔

"تھرماس یہی چھوڑ دو حسیب میں پوپی کی طرف جا رہی ہوں میں لے جاؤں گی!" کچن میں داخل ہوتی اماں حسیب سے بولی تھی جو فوراً سے تھرماس شیلف پر رکھتا نو دو گیارہ ہو چکا تھا۔

"چل جا یمنیٰ عبایا پہن لے اپنا!" اماں کے حکم پر اس نے حیرانگی سے اماں کو دیکھا تھا۔

"کیوں خیریت؟"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں میرے ساتھ چل پوپی کی طرف"

"یار اماں مجھے نہیں جانا، میرے ڈرامے کی قسط لگنی ہے، آٹھ بجنے والے ہیں!" وہ اماں کی بات سن کر منہ بناتی بولی تھی۔

"کل ریپیٹ میں دیکھ لینا میری بچی، ابھی چل نا میرے ساتھ!"

"اچھا! آتی ہوں!" اماں کے پیار سے پچکارنے پر وہ کچن سے نکلتی کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

"ویسے اتنی لذیز سبزی بنائی کس نے؟" سوال شازیہ کی جانب سے اٹھا تھا۔

"ہاں بھئی اس کا جواب تو مجھے بھی چاہیے!" شبیر صاحب مسکرا کر بولے تھے۔

"اپنی یمنیٰ نے!" سائمہ ممانی نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یمنیٰ؟"شازیہ بیگم نے سوال کیا تھا۔

"ارے اپنی نازیہ کی بیٹی"اتنے میں گیٹ کی بیل پر رمیز گیٹ کھولنے چلا گیا تھا جب تھوڑی دیر بعد نازیہ بیگم بلند آواز سلام کرتی اندر داخل ہوئی تھی اور چائے کا تھرماس رمیز کو تھماتی خود شازیہ بیگم کی جانب بڑھی تھی۔

"لو بھئی ابھی تم لوگوں کی ہی بات ہو رہی تھی"سائمہ مسکرا کر بولی تھی جب یمنیٰ نے سب کو سلام کیا تھا۔

"کیا بات؟"انہوں نے سوال کیا تھا۔

"ارے بھئی یہ لوگ یمنیٰ کے بنائے گئے آلو بینگن کے فین ہو گئے ہیں۔۔اسی کے متعلق بات ہو رہی تھی!"سائمہ کی بات پر یمنیٰ کی آنکھیں چمکی تھی۔

ایک چیز جس سے اسے بے انتہا محبت تھی وہ تھی اس کے کھانے کی تعریف۔اور تھوڑی ہی دیر میں نہ صرف وہ اپنے کھانے بلکہ چائے پر بھی اچھی خاصی تعریف بٹور چکی تھی جس پر وہ خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شاہ میر، سفیان اور رمیز تو چائے کا کپ لیے چھت پر چلے گئے تھے جبکہ ڈھیٹ شارق دونوں بہنوں کے لاکھ اشاروں پر بھی یمنیٰ سے باتیں کرنے میں مگن تھا۔

نازیہ سے بات کرتی شازیہ کی نظریں وقتاً فوقتاً یمنیٰ پر جا ٹھہرتی تھی جو فوراً ہی ان کے تینوں بچوں سے گھل مل گئی تھی۔

جاتے ہوئے بھی وہ اچھا کھانا بنانے پر تعریف کے ساتھ ساتھ دو ہزار بٹور چکی تھی جس پر گھر جا کر اس نے حسیب کو خوب جلایا اور ذلیل کیا تھا۔۔

یہ تو ایک طرف، جتنے دن شازیہ اور ان کے گھر والوں کا قیام فیصل آباد رہا تھا وہ روزانہ، بلاناغہ کوئی نہ کوئی ڈش بنا کر ان کے گھر بھیج دیا کرتی تھی۔

گھر والے بھی اسے خوش باش دیکھ کر خوش تھے۔۔۔۔

شازیہ نقوی آج واپس جا رہی تھی مگر جاتے جاتے جو دھماکا وہ یمنیٰ کی زندگی میں کر کے گئی تھی وہ تو بھولے سے بھی اس نے نہ سوچا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مگر یہ ایک حقیقت تھی۔۔۔

اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں شاہ میر نقوی کے نام کی انگوٹھی دیکھ وہ چکرا کر رہ گئی تھی۔

باپ کے مرنے پر آئی عورت اسے اپنی ہونے والی بہو کے عہدہ تھما چکی تھی۔

یمنیٰ کے دماغ میں اس وقت بس ایک ہی گانے کے بول گردش کر رہے تھے۔

یہ کیا ہوا؟

کیسے ہوا؟

کب ہوا؟

کیوں؟

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نہیں!!!!!" بلال چوک سے شاہ میر نقوی کی گاڑی نکلتے ہی یمنیٰ کی نہیں پورے محلے میں گونج اٹھی تھی جس پر حسیب نے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھتے اس کی جانب دیکھا جس کی نہیں ہنوز قائم تھی۔

"کیا مطلب تیری منگنی ہو گئی؟" جہانزیب کے منہ سے پانی فوارے کی مانند نکلا تھا۔

"ابے تو نانے کی فوتگی پر گیا تھا کہ ویاہ پر؟" آنکھیں خوفناک حد تک پھیلائے وہ چلایا تھا۔

میس میں بیٹھے سب سینیئرز جونیئرز نے گردنیں موڑے انہیں دیکھا تھا۔

"آواز نیچی رکھ اور زیادہ اوورنہ ہو!" اسے آنکھیں دکھائے شاہ میر دانت پیستے بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اوور۔۔۔۔۔۔اوور نہ ہوں؟ مجھے تو نے بتایا کہ نانا ابو نہیں رہے فیصل آباد جا رہا اور واپسی پر منگنی کر آیا واہ بھئی، اللہ میرے نصیب میں بھی ایسا کچھ لکھ دے!" ہاتھ اٹھائے وہ دعائیہ انداز میں بولا تھا۔

"اچھا بس اب زیادہ ڈرامے نہ کر، پہلے ہی کیا کم ہو چکی ہے میرے ساتھ!"

"ویسے بھابھی کیا کرتی ہے؟ مطلب ہونے والی بھابھی!" چند پل کی خاموشی کے بعد سوال اٹھا تھا۔

"دیگیں پکاتی!" دانت پیسے وہ جلتا بھنتا بولا تھا۔

"ہیں کیا مطلب؟" جہانزیب کو سمجھ نہ آئی تھی جس پر شاہ میر نے ایک بار پھر اپنا دکھڑا رویا تھا۔

ایک بار پھر پانی جہانزیب کے منہ سے فوارے کی صورت باہر نکلا تھا مگر شاک کی وجہ سے نہیں ہنسی کی وجہ

All Rights Reserved by Novels Lounge

حتیٰ کے ہنستے ہنستے اسے بری طرح سے کھانسی لگ چکی تھی۔

"تیرا مطلب تو، تو اس لڑکی سے منگنی کر آیا جس نے تیرے نانا ابو، تیرے نانا ابو کی فوتگی کی دیگ پکائی تھی۔۔۔فار ریئل! او مائی گاڈ!" ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے تھے۔

"جہانزیب!" شاہ میر نے دانت پیستے سینئرز کی جانب اشارہ کیا تھا جو اب کڑی نگاہوں سے ان دونوں کو گھور رہے تھے۔

"اچھا ٹھیک ہے بہت ہوا مزاق۔۔۔اب سچ سچ بتا ہونے والی بھابھی کیا کرتی ہے؟" جہانزیب اس کی بات مزاق سمجھتا بولا تھا۔

"میں سچ ہی بول رہا ہوں!" دانت پیستا وہ غصے سے بولا تھا۔

"نہ کر یار سچی؟" جہانزیب کو جیسے افسوس ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اچھا مجھے اب کلئیر بتا کہ ایسا کیا ہوا جو یوں تیری منگنی وہ بھی فوتگی کی دیگ پکانے والی لڑکی سے؟ اتنی جلدی وہ بھی؟"

جہانزیب کی بات وہ اپنی سوچ میں کہی پیچھے جا چکا تھا۔

ایک ہفتہ پہلے:

"مام آپ نے بلایا؟" دروازہ ناک کیے وہ اندر داخل ہوا تھا۔

"ہاں شاہ میر آؤ بیٹھو!" بیڈ پر اپنے پاس بیٹھے کا اشارہ کرتی وہ مسکرا دی تھی۔

"جی کہیے؟" وہ ان کے پاس بیٹھ چکا تھا۔

"دراصل شاہ میر میں نے اور تمہارے ڈیڈ۔۔۔۔۔ ہم دونوں نے تمہاری لائف کا ایک اہم فیصلہ لیا ہے۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"صرف آپ نے بیگم مجھے شریک مت کیجیئے اس میں!" شبیر حسین مسکرا کر بولے تھے۔

"کیسا فیصلہ مام؟" شاہ میر نے ابرو اچکائے سوال کیا تھا۔

"وہ بعد میں بتاؤں گی، پہلے تم میرے ایک سوال کا جواب دو۔۔ کیا تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے؟ کوئی انٹرسٹ؟ یا تم سیریس ہو کسی کو لے کر!" ان کے اتنے سوالات پر شاہ میر حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے انہیں دیکھ رہا تھا، کچھ کہنے کو اس نے لب وا ہی کیے تھے کے شازیہ بیگم نے ہاتھ اٹھائے اسے کچھ بھی بولنے سے روک دیا تھا۔

"صرف ہاں یا ناں شامیر نقوی" ان کی بات پر اس کا سر نفی میں ہلا تھا اور وہ کھل کر مسکرا دی تھی۔

"میں نے تمہارے لیے ایک لڑکی کو پسند کیا ہے شاہ میر اور میں چاہتی ہوں کہ تم اسی سے شادی کرو!"

All Rights Reserved by Novels Lounge

ان کی اس بات پر وہ دوبارہ حیران ہوا تھا، فیصل آباد آکر اس کی مام کو کیا ہو گیا تھا۔۔۔

"مام آپ ٹھیک تو ہے نا؟" شاہ میر کے اس سوال پر شبیر حسین کا قہقہ گونجا تھا جو بیگم کی گھوری پر دبا لیا گیا تھا۔

"میں سیریس ہوں شاہ میر" وہ اب شاہ میر کو گھور کر بولی تھی۔

"بٹ مام یوں اچانک یہ سب؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی!" وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

"تم سب چھوڑو مجھے بس اتنا بتاؤ کہ اگر تمہارے لائف پارٹنر کا فیصلہ میں کروں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟" اس کے چہرے کو جانچتے انہوں نے سوال کیا تھا، جس پر مسکرا اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"تم نے میرا دل جیت لیا میرے بچے، یوں سمجھو میری دلی مراد بر آئی۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مام آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہم یہاں کس لیے آئے ہیں اور آپ کیا بات لے کر بیٹھ گئی ہے، سیر یسلی مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی، ڈیڈ آپ ہی کچھ بولیے!"

"بھئی مجھے تو دور ہی رکھو ان سب سے، یہ سب تمہارا اور تمہاری ماں کا آپس کا معملہ ہے!" وہ اپنی جانب سے بری ہو چکے تھے۔

"دیکھو شاہ میر اگر تمہیں واقعی کوئی لڑکی پسند ہے تو بتا دو، یہ ڈرامے بازی بند کرو" شازیہ بیگم کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"مام بات یہ نہیں ہے، مجھے بس اتنا جاننا ہے کہ یوں اچانک میرا رشتہ، لڑکی۔۔۔ اور وہ بھی تب جب حالات ایسے۔۔۔ مجھے اتنا عجیب اور برا لگ رہا ہے تو سوچیے ذرا ماموں کیا سوچیں گے؟" شاہ میر جو کہنا چاہ رہا تھا وہ سب انہیں اچھے سے سمجھ آرہی تھی۔

"تم جو کہنا چاہ رہے ہو وہ میں سمجھ رہی ہوں شاہ میر، تمہاری یہ فکر مجھے اچھی لگی مگر تم پریشان مت ہو تمہارے ماموں سے فیصلہ کر کے ہی میں نے تمہیں بلایا ہے اور جہاں تک بات رہی حالات کی تو جانے والے تو چلے جاتے ہیں بیٹا اور ویسے بھی کون سا

All Rights Reserved by Novels Lounge

تمہاری ابھی شادی کر دینی ہے بس رشتہ ہی توپکا کرنا ہے!"ان کی بات سن شاہ میر نے گہری سانس کھینچی تھی،تو گویا وہ سب پہلے سے ہی پلان کر کے بیٹھی ہوئی تھی

"ٹھیک ہے مجھے کوئی ایشو نہیں مگر وہ کون ہے؟ کیا کرتی ہے؟ آپ نے کس کو سیلکیٹ کیاہے یہ جانناچاہتاہوں میں!نام کیاہے اس کا؟"شاہ میر نے آخرکار ہتھیار ڈال ہی دیے تھے۔

"یمنیٰ"شازیہ بیگم خوشی سے چہکی تھی۔

"کون یمنیٰ؟"شاہ میر نے ابرو اچکائی تھی۔

"نازیہ کی بیٹی!"وہ جھٹ بولی تھی۔

"مام اب نازیہ کون ہے؟"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ارے نازیہ میری دوست۔۔۔جو اس دن اپنی بیٹی کے ساتھ ہمارے گھر آئی تھی۔۔۔یمنیٰ ان کی بیٹی جو روزانہ لزیز لزیز کھانے بنا کر ہمارے گھر بھیجتی ہے"

شازیہ بیگم کے تعارف پر شاہ میر کی آنکھیں پھیلی تھی۔

شبیر حسین نے مسکراہٹ روکنے کو لب دبائے تھے۔

"یمنیٰ؟یمنیٰ وہ دیگوں والی یمنیٰ؟"اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہو تا وہ اونچی آواز میں چلایا تھا۔

"آواز نیچی برخودار!"شبیر حسین نے اسے تنبیہ کی تھی۔

"مام آپ، آپ میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہے؟میں اس سے شادی نہیں کروں گا، کسی بھی لڑکی سے کرلوں گا مگر اس سے نہیں!"وہ صاف انکار کر چکا تھا۔

"وجہ؟"سپاٹ انداز میں انہوں نے سوال کیا تھا۔

"کیا آپ نہیں جانتی؟"اس نے حیرت سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا تمہیں اس کے موٹاپے سے مسئلہ ہے؟ یا اس کے چہرے پر موجود دانوں اور داغ دھبوں سے؟" ابرو اچکائے انہوں نے سوال کیا تھا۔

"مجھے اس کے پیشے سے مسئلہ ہے" وہ چڑ کر بولا تھا۔

"آپ جانتی ہے مجھے باقی دنیا کی طرح ظاہری خوبصورتی کا دلدادہ نہیں ہوں میں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کو بھی منہ اٹھائے اپنالوں میں، وہ موٹی ہے، داغ دھبے ہیں چہرے پر آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔ لیکن میں ایٹلیسٹ ایک پڑھی لکھی ویل ایجوکیٹڈ لڑکی ڈیزرو کرتا ہوں نا کہ کوئی نائن (کھانے پکانے والی)۔۔۔ میری طرف سے انکار سمجھیے!" اپنی بات کہے وہ دروازے کی جانب مڑا تھا۔

"اگر تم نے انکار کیا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے تم پھر" ان کی بات پر وہ جھٹکے سے مڑا تھا۔

"مام۔۔۔۔" کچھ کہنے کو لب کھولے جب ہاتھ اٹھائے انہوں نے بولنے سے روکا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں سچ کہہ رہی ہوں شاہ میر، تمہاری شادی یمنیٰ سے ہی ہو گی نہیں تو۔۔۔" ان کی بات پر ایک بار پھر وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا

"ٹھیک ہے جو جی چاہے کیجیۓ!" وہ کہتا تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا جبکہ شازیہ بیگم کو آج اپنی پرورش پر فخر سا محسوس ہوا تھا، انہوں نے ہمیشہ اپنی اولاد کو ماں باپ کی بات ماننا سکھایا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ چاہ کر بھی بحث نہ کر سکا تھا۔

اس کے جاتے ہی وہ خوشی سے بیڈ پر بیٹھی ہاتھوں سے ہی بھنگڑے کے دو تین سٹیپ کر چکی تھی جبکہ شبیر حسین نے ان کی اس اداکاری پر سر نفی میں ہلایا تھا۔

یوں وہ نازیہ غوث کے گھر جا کر آناً فاناً رشتہ طے کرتی شاہ میر نام کی انگوٹھی یمنیٰ کے ہاتھ میں پہنا آئی تھی جس پر جہاں یمنیٰ کانہ گونجی تھی وہی شاہ میر شہر فیصل آباد پر دو حرف بھیجتا واپس اسلام آباد آگیا تھا۔

"ہمم معملہ تو بہت سنگین ہے" گہری سانس بھرتا جہانزیب سر نفی میں ہلائے بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بہت سے بھی زیادہ!" دھیمے قدم اٹھاتا وہ سر جھٹکتا بولا تھا۔

"خیر اب جو ہوا سو ہوا کیا کیا جا سکتا ہے؟" جہانزیب نے کندھے اچکائے تھے

"ماسوائے افسوس کے" شاہ میر کی بات پر وہ دھیما سا ہنس دیا تھا جس پر شاہ میر نے بھی مسکراتے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"منگنی۔۔۔

وہ بھی تیری۔۔۔

فوجی کے ساتھ؟"

وہ تینوں یکے بعد دیگرے حیرت سے گویا ہوا تھی۔

"آئی کانٹ بلیو وِٹ!" زینیہ نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"می ٹو!" قانتہ نے بھی اس کی بات سے اکتفا کیا تھا جبکہ زینب تو بس اسے دیکھے جا رہی تھی۔

"تو کر لو بلیو۔۔۔ ہو گئی ہے منگنی!" بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی انگوٹھی اس نے ان تینوں کو دکھائی تھی

گورنمنٹ کالج اینڈ وومن یونیورسٹی کے سامنے موجود کبابش ریسٹورینٹ میں بیٹھی وہ چاروں اپنے پسندیدہ کھانے سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب یمنیٰ نے ان کے سر پر یہ بمب پھوڑا تھا۔

"تو شیور ہے کہ وہ آرمی میں کیپٹین ہے؟" زینیہ کو جیسے ابھی بھی یقین نہ آیا تھا۔

"ماں تو اس کی یہی بتا کر انگوٹھی پہنا گئی ہے" یمنیٰ نے کلس کر جواب دیا تھا۔

"سن مجھے تو لگتا کوئی فوجی ووجی نہیں ہے، بلکہ چائے دیتا ہو گا فوجیوں کو۔۔۔۔۔"

زینیہ نے اپنے نادر خیالات کا اظہار کیا تھا قانتہ سے جس نے جھٹ سے سر اثبات میں ہلائے پھر سے اکتفا کیا تھا اس کی بات سے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"زینب تم بھی کچھ بولو؟" اسے خاموش دیکھ یمنیٰ چڑ کر بولی تھی۔

"ٹریٹ کب دے رہی ہے؟" زینب کی بات پر وہ دونوں ہنس دی تھی جبکہ یمنیٰ مزید کلس گئی تھی۔

"اچھا سب باتیں چھوڑ یہ بتا منگنی ہوئی کیسے؟" قانتہ نے آخر کار وہ سوال کر لیا تھا جس کا انتظار یمنیٰ کو کب سے تھا۔

پھر کیا تھا یمنیٰ تو جو رام لیلا سنانا شروع ہوئی بیس منٹ بعد ہی دم لیا تھا اس کی زبان نے۔

"تو اس کا مطلب تم ان کے گھر کھانا بھیجا کرتی تھی اور انہوں نے تیرے گھر رشتی بھیج دیا؟" اس کی بات سن وہ تینوں کھل کر ہنسی تھی۔

"ارے مجھے تو لگتا روزانہ کھانا بھیجو گی تو مزید پیسے دیں گی، ارے پیسے چھوڑ وہ تو پورا کا پورا اپنا بیٹا ہی مجھے دیں گئی۔۔۔۔۔ تف ہے میری قسمت پر" سر جھٹکتی وہ غصے سے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یار اب اتنی بھی بری قسمت نہیں اچھا خاصہ فوجی بندہ مل رہا وہ بھی کیپٹین رینک کا"

قانتہ نے جیسے اس کی دلجوئی کی تھی۔

"ہاں اگر وہ واقعی میں کیپٹین ہے تو؟" زینیہ ٹکڑا لگانا نہ بھولی تھی جس پر یمنیٰ نے اسے گھورا تھا

زینب کچھ نہ بولتی بس ان کی باتوں کو انجوائے کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

ایک سال بعد۔۔۔۔۔

"سوری سوری سوری لیٹ ہو گئی!" پھولی سانسوں سمیت وہ برائیڈل روم میں داخل ہوئی تھی، کندھوں تک آتے اپنے بالوں کو سمیٹے اس نے ایک معزرت خواہ نگاہ ان تینوں پر ڈالی تھی۔

"ابھی بھی نہ آتی" یمنیٰ سڑی ہوئی بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بات تو ایسے کر رہی جیسے تیری بڑی جنج کھڑی ہے نا باہر!" قانتہ نے فوراً جواب سے نوازہ تھا۔

"یاا ررر مجھے نہیں کرنی یہ شادی" وہ منہ بنائے بولی تھی۔

"پھر سے تھپڑ کھانے کا ارادہ ہے؟ بلاؤ آنٹی کو؟" زینیہ کمینی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی تھی۔

"ہے! ہے! کیا مطلب؟ میں کچھ دن منظر سے کیا غائب ہوئی یہ میرے پیچھے پیچھے کیا ہو تا رہا ہے؟" پانی کا گھونٹ بھرتی قانتہ فوراً سیدھی ہوئی تھی۔

"بتادوں اسے؟" زینیہ نے یمنیٰ کو چڑایا تھا۔

"مر جا تو!" جلے دل کے ساتھ بددعا دی گئی تھی۔

"تجھ سے پہلے نہیں" زینیہ کا جواب بھی فوراً آیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ارے ان کے ڈرامے تو ختم نہیں ہونے زینب تم بتاؤ آخر ہوا کیا تھا؟" وہ اب زینب کی جانب متوجہ ہوئی تھی جو اپنی سیلفیز لینے میں مگن تھی۔

"ارے ہونا کیا! کل مہندی کا فنکشن اتنا اعلیٰ چل رہا تھا کہ بیچ میں اس کو پتا نہیں کیا موت پڑی اور اونچی آواز میں روتی کہنے لگی اماں میں نئیوں ویاہ کرنا۔۔۔۔۔۔ پھر میں کہتی ہوں کیا کھڑکا یا ہے آنٹی نے اسے۔۔۔۔ اب تو نجانے کہاں کہاں نیل پڑے ہو گے!" زینب کی بات پر اس نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

"قانتہ! تجھے ہنسی آرہی ہے؟" یمنیٰ صدمے سے چور لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں" قانتہ نے اسے پچکارہ تھا

"ویسے ویڈیو نہیں بنائی کسی نے؟" اس کے سوال پر زینیہ کے بتیس کے بتیس دانت آگے نکل آئے تھے۔

"لے ایسی ویسی۔۔۔ کیا ہی جھکاس ویڈیو بنائی ہے میں نے!" زینیہ نے فوراً اپنا موبائل اس کے سامنے کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اوئے ہوئے، ہائے اللہ، افف۔۔۔۔۔" جیسے جیسے ویڈیو آگے کو چل رہی تھی ویسے ویسے ہی قانتہ کے ایکسپریشنز میں بھی واضح فرق آرہا تھا جسے دیکھ یمنیٰ کا دل پھر سے جلا تھا۔

"مرو سب کی سب! ہنہ!" منہ بناتی وہ منہ ہی موڑ گئی تھی۔

"اچھا اچھا میرا بچہ رونا۔۔۔ دیکھ میں تیرے لیے کیا لائی ہوں!" گفٹ بیگ میں چھپایا گیا کے-ایف-سی کے چکن ونگز اور نگٹس کا ڈبہ دیکھ خوشی سے اس کی چیخ نکل گئی تھی۔

"ہائے اللہ جی چکن!" چکن پر زور دیے اس ہونٹ یہاں سے وہاں پورے چہرے پر پھیلے تھے۔

"ارے تو ڈائیٹنگ پر ہے!" زینیہ نے اسے ٹوکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ارے چھوڑو ڈائیٹنگ کو آج جو دل چاہے کھا میری بہن!" قانتہ کی فراخ دلی پر تشکر سے آنکھیں نم ہوئیں تھی اس سے پہلے وہ کچھ میٹھے الفاظ منہ سے نکالتی ساتھ ہی بل بھی نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا گیا تھا۔

"اور ہاں یہ بِل بھی۔۔۔ سلامی کے پیسوں میں سے واپس کر دینا!" آنکھیں میچتی وہ مسکرائی تھی جبکہ اس کی حرکت پر باقی دونوں کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا تھا۔

"گڈ شاٹ قانتہ" زینیہ نے داد دی تھی۔

"نوازش!" ہاتھ اک ادا سے اٹھائے داد وصول کی گئی تھی۔

"یمنیٰ آپی بارات آگئی ہے!" آٹھ نو سال کی بچی برائیڈل روم میں آتی تیزی سے کہتی واپس بھاگی تھی۔

"بارات آگئی!" وہ تینوں یک بیک چلائی تھی جبکہ یمنیٰ مزے سے نگٹس کو مایو ساس میں ڈبو ڈبو کر کھانے میں مگن تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ، یہ شاہ میر ہے؟" قانتہ کی حیرت میں ڈوبی آواز ان دونوں کے کانوں تک پہنچی تھی۔

شدید گرمی میں ڈیوٹی کے فرائض سر انجام دیے اس کا سانولا رنگ مزید گہرہ ہو گیا تھا اوپر سے بلی جیسی ہری آنکھوں میں موجود بیزاریت۔

"نہیں یہ فوجی نہیں ہو سکتا، میں نہیں مانتی!" ناولز کی دیوانی زینیہ بلکہ آرمی ناولز کی دیوانی زینیہ یہ ماننے سے انکار تھی۔

ناولز کے مطابق تو اسے سرخ و سپید اور خوبصورت ہونا چاہیے تھا۔

چھ فٹ کا قد تو اس کے پاس تھا ہی اور اس وقت وہ ایٹیٹیوڈ میں بھی بہت تھا مگر بیڑا غرق ہو اس رنگ کا جس نے شاہ میر کو اس کی سالیوں کی نظر میں فیل کر دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ کیپٹین نہیں مزاق ہے، اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ یہ کیپٹین نہیں بلکہ آرمی میں چائے پلانے کا فرض سر انجام دیتا ہے!"

"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت!" زینب نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔

زینیہ کا تو آرمی والوں کا بنایا گیا خاکہ چھناکے سے ٹوٹا تھا۔

"سال تک شاہ میر پر ترس آتا رہا مجھے مگر اس وقت یمنیٰ پر جتنا ترس آرہا کم ہے۔۔۔۔ میرا تو اعتبار اٹھ گیا ہے آرمی سے۔۔۔ اُفف میرا دل!" زینیہ کا غم سب سے گہرہ تھا۔

"زینیہ بس کنٹرول" اس کا ہاتھ زور سے پکڑے زینب نے اسے خاموش رہنے کو کہا تھا

"ارے کیا کنٹرول سال بھر سے شاہ میر کو دیکھنے کو ترس رہے تھے، اب سمجھ آئی یمنیٰ نے اس کی کوئی تصویر کیوں نہیں دکھائی یہ اس قابل ہی نہیں کے کسی کو دکھایا جائے!" زینیہ کی آنکھوں سے اس وقت شرارے پھوٹ رہے تھے۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

زینب اور قانتہ نے لب دبائے زینیہ کو دیکھا جس کا بنایا گیا خاکہ بری طرح سے فلاپ ہوا تھا۔

"اچھا بس بس ہمت!"

زینیہ کے اونچے سپیکر سے وہ انجان نہیں تھی۔

چند پلوں میں نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی اب بس تمام لوگوں کو دلہن کے آنے کا انتظار تھا جب چند ہی لمحوں میں وہ اپنی دوستوں اور فضا (نند) کے ساتھ آتی دکھائی دی تھی۔

وہاں موجود تمام لوگوں کی آنکھیں اور منہ حیرت سے کھل گئے تھے۔

سب کے ذہنوں میں ایک ہی سوال تھا۔

"یہ کیا کیا شازیہ نے!"

All Rights Reserved by Novels Lounge

آہستہ آہستہ تمام لوگوں کے چہروں پر دبی دبی ہنسی در آئی تھی، ایک سال سے شازیہ نقوی بڑے مان سے اپنی بہو کی تعریفیں کرتی نہیں تھکتی تھی اور بہو یہ چنی تھی؟ یہ موٹی!

وہاں موجود مہمانوں کی تمسخرانہ نگاہیں خود پر موجود پاتی اس نے زور سے زینب کا ہاتھ تھاما تھا جس پر زینب نے ان سب کو ایک زبردست گھوری سے نوازہ تھا۔

شاہ میر کے برابر لا کر اس بٹھا دیا گیا تھا۔

وہ کافی مہینوں سے ڈائیٹنگ پر تھی اور سکن بھی داغ دھبوں سے پاک ہو چکی تھی۔

نجانے بے چاری نے کتنے پاپڑ بیلے تھے، کتنے فیشلز کروائے تھے، کتنے ہی سیرم استعمال کیے تھے، ڈاکٹرز کی فیس جس پر اب جا کر وہ فٹے منہ سے ماں صدقے ہوئی تھی۔

"موٹی ہے مگر خوبصورت بھی ہے" تمام عورتوں نے اس کی خوبصورتی کو سراہا تھا۔

"ہنہہ میک اپ کا کمال!" اس پر ایک نگاہ ڈالے اس نے کلس کر سوچا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دیکھو تو زرا حور کے پہلو میں لنگور لگ رہا ہے۔۔۔بندر کہیں کا!" زینیہ کا تو دکھ ابھی تک کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"اور اکڑ تو دیکھو اس کی، سوچ سے زیادہ حسین بیوی ملی ہے اسے کیا ہوا ہماری یمنیٰ اگر تھوڑی سی موٹی ہے اس سے تو زیادہ پیاری ہے" زینیہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ نظروں سے ہی اسے بھسم کر ڈالے

اس کی اس بات پر باقی دونوں نے بھی اکتفا کیا تھا۔

"واقعی یار ہماری موٹو ہے تو پیاری" زینب نے ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

چند ہی پلوں میں کھانا کھل چکا تھا۔

بریانی، چکن پکوڑا، رشئین سیلڈ، نان گوشت۔۔۔یہ سب دیکھ یمنیٰ کی رال ٹپکنے لگ گئی تھی۔

"بھوک لگی ہے مجھے!" وہ شاہ میر کے کان میں پھسپھسائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تو کیا کروں میں؟نوالے بنا کر کھلاؤں تمہیں؟" اسے جواب دیے وہ مسکراتا ہوا سٹیج سے نیچے اترتا،سب کو مسکراہٹ نوازتا جہانزیب کے پاس جا بیٹھا

"کمینہ، چیپڑا!" غصے سے چھوٹی کیے آنکھیں اس کی پیٹھ پر گاڑھے وہ بڑبڑائی تھی۔

ایک نظر اس نے اپنی منحوس دوستوں پر ڈالی تھی جو ہر چیز سے بے نیاز کھانے پر ٹوٹی پڑی تھی،میک اپ، بال، کپڑے کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔۔۔ مگر یہ کیا ان کمینیوں سے آج اسے اس چیز کی توقع نہ تھی۔

ڈیڑھ لیٹر کوک کی بوتل سب کی نظروں سے بچا کر وہ زینیہ کے خالی گفٹ بیگ میں ڈال چکی تھی۔

"مر جانیاں۔۔۔۔ اللہ کرے پیٹ خراب ہو جائے تینوں کے۔۔۔ دس دن واشروم سے نہ نکلے یہ۔۔۔۔ پیٹ میں گڑگڑ ہوتی رہے ان کے!" اس کی بددعاؤں کا سلسلہ یونہی جاری تھا جب شارق ہاتھ میں رشین سیلڈ کی پلیٹ تھامے اس کے برابر آ بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہیلو بھابھی صاحبہ!"

"بکواس بند" وہ غصے سے اس کی جانب دیکھتی نیچی آواز میں غرائی تھی۔

جتنا وہ شاہ میر نامی انسان سے چڑ کھاتی تھی اتنی ہی اس کی باقی سب سے پکی والی دوستی ہو گئی تھی خاص طور پر شارق سے۔

وجہ؟ وہ بھی اسی کی طرح ایک نمبر کا "مفت خورہ" تھا، جس میں نہ شرم تھی نا لحاظ

"شارق مجھے بھوک لگی ہے" وہ بیچارگی سے بولی تھی

"کیا کھائے گی؟" شارق نے سیلڈ کا چمچ بھرتے پوچھا تھا۔

"سچی میں لا کے دو گے؟" اس نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

"ارے حکم کرے آپ بس ایک بار!" وہ چہرہ اٹھائے بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ٹھیک ہے تو مجھے کھانا ہے۔۔۔۔" بتاتے ہی وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے لگ گئی تھی

"بس؟" اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

"تمہارے بھائی کے پیسوں سے!" اب کی بار شارق کے چہرے کا رنگ کچھ بدلا تھا جبکہ یمنیٰ نے اسے چڑاتی نگاہوں سے دیکھا تھا

"کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے؟" وہ مصنوئی حیرانگی سے پوچھ بیٹھی تھی۔

"نہیں بالکل بھی نہیں شارق کسی سے بھی نہیں ڈرتا!۔۔۔ابھی منگوا کر دیتا ہوں۔۔۔" ایک عزم سے بولتا وہ وہاں سے اٹھ کر شاہ میر کے پاس جا پہنچا تھا۔

کھانے سے فارغ ہوتے ہی وہ تینوں پھر اس کے پاس چلی آئی تھی۔

"یار ویسے کھانے کا زرا مزہ نہیں آیا"

"بالکل اپنی یمنیٰ بناتی تو بات ہی الگ ہوتی"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"قسمیں یمنی کاش تم خود بنالیتی اپنے ویاہ کی دیگ آہ کیا مزہ آنا تھا!"

ان تینوں کا افسوس اپنی جگہ قائم تھا جبکہ ان جھٹیوں کی باتوں پر یمنیٰ پارہ ہائی ہوتا جارہا تھا۔

"اچھا واقعی؟ اتنا برا کھانا تھا؟ تبھی زینب صاحبہ چکن پکوڑا کی پوری پلیٹ ٹھونس گئی، اور ماشااللہ سے قانتہ صاحبہ آپ نے تو بریانی کی تین تین پلیٹیں چٹاچٹ صاف کر دی۔۔۔اور ماشااللہ زینیہ صاحبہ آپ تو رشئین سیلیڈ کی ٹرے پر یوں پہرہ بٹھائے بیٹھی تھی جیسے سپاہی مورچے پر۔۔۔اور ان سب سے بھی من نہیں بھرا تو تم تینوں نے، تم تینوں کوک کی بوتل ہی اغوا کرلی بے شرموں۔۔۔۔کہاں سے لاتی ہو اتنی ڈھٹائی اور بے شرمی!" آواز نیچی رکھے اس نے تینوں کو زلیل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی مگر وہ بھی کون سا شرمندہ ہونے والوں میں سے تھیں۔

اسکی بات پر تینوں نے بے شرمی سے دانت دکھائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اور یہ حسیب کہاں مرا پڑا ہے کب سے غائب ہے۔۔۔ کہاں ہے وہ؟" اب اس کی نظریں پورے حال میں اسے ڈھونڈ رہی تھی۔

"ناگن ڈانس کر کے پیسے اکٹھے کرنے کے بعد اب پان شاپ گیا ہے دوستوں کے ساتھ میٹھا پان کھانے" زینب کی جانب سے آئے جواب پر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔

"اللہ کرے گلے میں ہی اٹک جائے وہ میٹھا پان، منحوس مارا آج کے دل بھی اپنی حرکتوں سے بعض نہیں آیا نا!"

"بس کر دے بہن صبح سے نا جانے کتنے لوگوں کو اپنی بد دعاؤں کے زیر سایہ تو لے آئی ہے۔۔۔۔ اب زبان کو سکون بھی دے لے!" زینب کی بات پر وہ زبان دکھائے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کی ساس اور باقی خاتون باراتی سٹیج کی جانب بڑھی تھی اور اب سلامی کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شاہ میر کو دوبارہ یمنیٰ کے ساتھ لا کر بٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ آدھا گھنٹہ سلامی اور فوٹو سیشن کا سلسلہ چلتا رہا تھا۔

ایک بار پھر شاہ میر سٹیج سے غائب ہوتا جہانزیب کے پاس جا پہنچا تھا جب باتیں کرتے جہانزیب کی نظریں ایک منظر پر جا ٹکی تھی۔

"شاہ میر یہ تیرا بھائی، تیرا بھائی تیری بیوی کو کس قسم کے واہیات اشارے کر رہا ہے؟" جہانزیب کی آواز میں حیرانگی در آئی تھی

"کیا بکواس کر رہا ہے تو؟" ساتھ ہی وہ پلٹا تھا جہاں سٹیج پر بیٹھی یمنیٰ وہ اس سے زرا سا دور سائڈ پر کھڑا اشارق دونوں نظریں بچائے نجانے ایک دوسرے کو کیا اشارے کرنے میں مگن تھے۔

"اس کی گردن تو جا کر زرا میں دبوچتا ہوں۔۔۔۔ گدھا کہی کا ہر جگہ شروع ہو جاتا ہے!" منہ ہی منہ بڑبڑاتا وہ شارق کے پاس جا کھڑا ہوا تھا

جسے دیکھ یمنیٰ فوراً سے سیدھی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا حرکت ہے یہ؟" اس کی گردن تھامے شاہ میر نے سوال کیا تھا

"اوہ بھائی بھائی بھائی چھوڑے مجھے۔۔۔۔۔۔اور کیا کیا ہے میں نے؟" شارق تو بھوکلا گیا تھا اسے وہاں دیکھ کر

"جانتے ہو سب لوگ عجیب و غریب نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں تم دونوں کو۔۔۔۔۔۔ کیا حرکت تھی یہ؟" شاہ میر نے سخت لہجے میں استفار کیا تھا

"وہ بھائی وہ کچھ نہیں۔۔۔۔میں ابھی آیا!"

"ایڈئیٹس!" منہ بناتا وہ دوبارہ جہانزیب کے پاس جا کھڑا ہوا تھا جہاں اب سفیان بھی آچکا تھا۔

اللہ اللہ کرکے رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا تھا اور یہ وہ لمحہ تھا جس کا شاہ میر کو بے صبری سے انتظار تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کیا رخصتی کا؟

نہ جی نہ۔۔۔گھر واپس جانے کا۔۔۔گھر واپس جانے کا سوچ سوچ ہی ایک الگ سی خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی مگر جو ڈرامہ یہ اس کا آٹھواں عجوبہ (بیوی) لگا چکی تھی اس نے اسے سانسیں روکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

شال سے یمنیٰ کو اچھے سے کور کیے آنکھوں میں آنسوؤں لیے اسے رخصت کرنے کو تیار تھے مگر نہ جی یمنیٰ میڈم کا تو موڈ ہی کچھ الگ تھا۔

اماں کے گلے لگ جو وہ روئی ہیں، اس کا رونا سن اس کی دوستوں کا رونا رک گیا تھا۔۔۔۔سب آنکھیں پھیلائیں اس دلہن کو دیکھ رہے تھے جو اپنی ماں کے گلے لگے "اماں میں نہیں جانا" کی گردان میں مصروف تھی۔

اس کے بھار سے نازیہ بیگم تو گرنے کو تھی جب بھوکلاتی اس کی تینوں دوستوں نے آگے آکر اسے جدا کیا اور دھکا دینے کے انداز میں گاڑی میں دفعان کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اُفف موٹی ہاتھ رہ گئے میرے تو!" اپنے ہاتھوں کو مسلتے زینیہ نے غصے سے اس کو گھورا تھا جس کا بھاری وجود گاڑی میں ہچکولے کھاتا گاڑی کو بھی ہلا رہا تھا۔

یہ سب دیکھ شاہ میر کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا۔

رخصت ہو کر وہ علی صاحب (شاہ میر کے ماموں) کے گھر آئی تھی، ولیمہ بھی فیصل آباد میں کر کے ان کا ارادہ اسلام آباد جانے کا تھا۔

گھر آتے ہی تمام رسموں کا الگ ہی سیزن سٹارٹ ہوا تھا۔۔۔ دودھ سے بھرا ایک باؤل ان دونوں کے سامنے رکھا گیا تھا جس میں سے انہیں انگوٹھی ڈھونڈنی تھی۔

شاہ میر نے زبردستی اس رسم میں حصہ لیا تھا جب انگوٹھی ڈھونڈتے اس کا ہاتھ یمنیٰ کے ہاتھ سے ٹکرایا تھا، اس کی انگلیوں کی نرماہٹ ایک لمحے کو شاہ میر کو بھائی تھی،

"ہنہ مینی کیور کا کمال!" اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک چکا تھا تب تک یمنیٰ نے انگوٹھی ڈھونڈ نکالی تھی جس پر سب نے ہوٹنگ کرتے ہوئے شاہ میر کو تنگ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اس کا مطلب اب بھابھی کی حکومت چلے گی گھر پر۔۔۔شاہ میر بھائی تو گئے" فضا ہنسی تھی۔

"صرف گھر پر مجھ پر نہیں۔۔۔"زبردستی سب کو مسکراہٹ نواز تا وہ سوچ کر رہ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں تمام رسموں سے فارغ ہوئے یمنیٰ کو اس کے کمرے میں پہنچادیا گیا تھا۔

جبکہ شاہ میر بہانہ بناتا باہر کو بھاگا تھا مگر بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی؟ آخر کسی نہ کسی دن تو چھری تلے آئے گی۔۔۔شازیہ بیگم کی نظروں میں وہ بڑی آرام سے آچکا تھا جن کی گھوری پر پیر پٹختا وہ کمرے کی جانب بڑھا تھا جب اسے شارق اپنے کمرے سے تیزی سے نکلتا نظر آیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"ماتھے پر بل سجائے اس نے سوال کیا تھا۔

"میں یہاں کہاں؟"اسے دیکھ وہ بھوکلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہاں میرے کمرے میں؟" پیچھے بند دروازے کی جانب اشارہ کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"اوہ اچھا یہ آپ کا کمرہ تھا؟ تبھی میں کہوں سب اتنا اتنا بدلا کیوں ہے۔۔۔اب میں چلتا ہوں!" تیزی سے بولتا وہ سائڈ سے نکلتا وہاں سے سرپٹ بھاگا تھا۔

"ایڈیٹ!" گہری سانس خارج کیے اس نے اب اپنے آپ کو کمرے میں جانے کے لیے تیار کیا تھا۔

وہ سوچ چکا تھا کہ اندر جاتے ہی وہ اسے اپنی زندگی میں اس کا مقام اور اس کی حیثیت جتا دے گا

دروازہ کھولے وہ اندر داخل ہوا تھا مگر آگے کا منظر دل دہلا دینے والا تھا جہاں اس کی نئی نویلی بیوی گھونگھٹ اوڑھ کر بیٹھنے کی بجائے سلامی کے پیسے گننے میں مگن تھی۔

"یہ۔۔۔یہ تم کیا رہی ہو؟" سب سوچیں جھٹکتا وہ اس کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شش!" اسے چپ رہنے کو کہہ کر وہ دوبارہ سلامی گننے میں مصروف ہو گئی تھی۔

"آپ کی سلامی کدھر ہے؟" اس کے اس غیر متوقع سوال پر شاہ میر کو اس کی دماغی حالت پر شک سا ہوا تھا۔

"کیا؟" اسے لگا جیسے سننے میں کچھ غلط سن لیا ہو

"آپ کی سلامی کہاں ہے جلدی دے مجھے گننی ہے" اپنی ہتھیلی آگے کیے یمنیٰ بولی تھی۔

"مگر کیوں؟" شیروانی کی جیب میں ہاتھ ڈالے اس نے تمام سلامی نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دی تھی۔

وہ جو اسے اس کا مقام جتانے والے تھا نجانے کیسے اپنی سلامی اس کے حوالے کر بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اب وہ بیڈ پر مصروف انداز میں اس کی سلامی گننے میں مصروف تھی جبکہ شاہ میر تو اس کی اس بے خبری پر جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

"ہائے اللہ جی!" اچانک وہ چیخ اٹھی تھی۔

"کک۔۔۔ کیا ہوا؟" اس کے چیخنے پر وہ کچھ پریشان سا ہوا تھا۔

"یہ دیکھے آپ کے پاس سے پورے دو ہزار زیادہ ہے۔۔۔ کیسے؟" اسے سلامی دکھائے آخر میں غصیلی آنکھوں سے یمنیٰ نے اسے گھورا تھا جبکہ اس کے غصے پر شاہ میر کچھ سہم سا گیا تھا۔

کیا ٹھیک پڑھا شاہ میر سہما تھا؟ ہاں شاہ میر ہی سہما تھا۔

"بتائے مجھے آپ کے پاس دو ہزار زیادہ کیسے آئے؟۔۔ جبکہ سلامی کے وقت تو ہم ساتھ ہی تھے۔۔۔ پھر کیسے؟" بیڈ سے اترتی وہ غصے سے اس کی جانب بڑھی تھی جبکہ شاہ میر نے بے اختیار ہی دو تین قدم پیچھے لیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مم۔۔۔مجھے کیا پتہ؟"شاہ میر نے گلا تر کیے جواب دیا تھا

"آپ کو واقعی ہی نہیں پتا؟" دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا جس پر شاہ میر کا بے ساختہ سر نفی میں ہلا تھا۔

"اللہ غارت کرے ایسے لوگوں کو۔۔۔کھانا ہمارے پیسوں کا کھایا اور سلامیاں زیادہ آپ کو ڈال دی؟ خیر کوئی نا یہ دو ہزار میں رکھ لیتی ہوں!"شاہ میر کی جانب سے رخ موڑتی ان لوگوں کو بد دعا دیے وہ خود ہی فیصلہ لے چکی تھی۔

"او ہیلو میڈم کس خوشی میں؟"یکدم شاہ میر کو غصہ آیا تھا

"یہ میرے پیسے، میری سلامی ہے۔۔۔دو مجھے"اس سے پہلے وہ اس کے ہاتھ سے وہ دو ہزار چھینتا یمنیٰ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے دور رہنے کو کہاں تھا۔

"پہلی بات تو یہ کہ بارات کی روٹی میں نے دی تھی تو زیادہ سلامیوں پر حق میرا بنتا ہے، دوسری بات دودھ والی رسم میں جیتی ہوں مطلب کہ ہم دونوں میں سربراہ اب میں ہوں۔۔۔اور تیسری بات آپ کو شرم نہیں آتی زور گار ہوتے ہوئے بھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

بے روزگار بیوی سے پیسے چھینتے ہوئے؟۔۔۔۔چلوں بھر پانی میں ناک ڈبو کر مر جائے آپ تو پھر۔۔۔۔۔اور یہ لے آپ کی باقی کی سلامیاں۔۔۔۔۔اللہ حافظ !"

اسے جواب دیتی وہ اپنی سلامی سمیٹتی صوفہ سے شمپل شلوار قمیض اٹھائے واشروم میں جا گھسی تھی۔

"کیا، کیا چیز ہے یہ یار!" شاہ میر تو حیرانگی سے واشروم کے بند دروازے کو تکتا جا رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں دونوں فریش سے بیڈ پر بیٹھے تھے جب یمنیٰ ناخنوں سے نیل پالش اتارنے میں مگن تھی جبکہ شاہ میر اس سوچ میں کہ وہ اب کیا بات کرے، کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ یمنیٰ صاحبہ بول اٹھی تھی۔

"آپ سوئے گے کب؟" اس کے سوال پر اندر کا کیپٹین جاگا تھا

"کیوں؟" آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"آپ سوئے گے تو کے۔ایف۔سی جا پاؤں گی" وہ دھیمی آواز میں بڑبڑائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا کہاں؟" شاہ میر کو اس کی بڑبڑاہٹ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ویسے اتنے بڑے فوجی بنتے ہیں اور کان زرا بھی تیز نہیں؟ میری مانے تو شاہ میر صاحب آرمی چھوڑ کر میرے ساتھ دیگوں کا کاروبار کر لے!" یمنیٰ کے طنز پر اس کا دل چاہا تھا اس چند گھنٹوں کی دلہن کا وہ گلا دبا دے

"تم۔۔۔ تم۔۔۔" جب کچھ بن نہ پایا تو رخ موڑ تا وہ لائٹس آف کیے آنکھیں بند کر چکا تھا۔

موبائل میں مصروف یمنی اس کے سونے کا یقین کرتی آرام سے بیڈ سے اترتی اپنا پاؤچ اٹھائے دھیرے سے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

"ہاں ہیلو میں پورچ میں آگئی ہوں تم بھی آجاؤ۔۔۔ ارے نہیں، نہیں کسی کو شک نہیں ہو گا وہ سو چکا ہے!" دھیمی آواز میں موبائل پر بات کیے وہ گاڑی کے پاس آکھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھوڑی ہی دیر میں اسے شارق بلی کی طرح ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اس کی جانب آیا تھا۔

ایک دوسرے کو دیکھ دونوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"چلے؟" اس کے سوال پر یمنیٰ نے زوروشور سے سر اثبات میں ہلایا تھا جبکہ ان دونوں کی گاڑی کا پیچھا کسی کی زیرک نگاہوں نے دور تک کیا تھا۔

یمنیٰ کے کمرے سے نکلتے ہی شاہ میر کی آنکھ کھل گئی تھی اور وہ ان دونوں کو رات کے اس پہر گاڑی میں کہی جاتے بھی دیکھ چکا تھا، اسے ان دونوں پر شک نہیں تھا مگر وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ سواری کہاں سے جارہی ہے اس لیے اس نے ان کا پیچھا کیا تھا۔

کے۔ایف۔سی کے سامنے ان کی گاڑی رکتے دیکھ اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

یک نہ شد دو شد۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دو ایک جیسے پیٹو اور پاگل ایک چھت کے نیچے اکٹھے ہو چکے تھے، رات ابھی اتنی نہ تھی مگر پھر بھی ان کی فکر میں گھلتا شاہ میر بائیک سائڈ پر کھڑی کیے اندر داخل ہوا تھا۔

جب تک وہ دونوں آرڈر دینے میں مصروف تھے وہ ان کے پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھ کر کے جا بیٹھا تھا

"تو تم شرط ہار گئے!" ٹیبل پر بیٹھتے ہی یمنیٰ نے اسے دوبارہ طعنہ مارا تھا

"اب بس بھی کرے بھابھی کب تک طعنے دیتے رہی گی آپ؟" وہ مائنڈ کر چکا تھا اس کی بات کو

"جب تک دل چاہے گا کیسے کہہ رہے تھے بھائی سے یوں پیسے نکلواؤں گا۔۔۔۔ ہنہ! ایک ٹھیلا نہیں دیا اس کنجوس فوجی نے۔۔۔۔ اور مجھے دیکھو دس منٹ میں پیسے نکلوا لیے میں نے" اس کی نقل اتارتی یمنیٰ ہنسی تھی اور آخر میں خود کو داد دی تھی۔

شاہ میر کو شارق کی بات تو سمجھ آگئی تھی مگر یمنیٰ نے اس سے پیسے کب نکلوائے تھے؟ یہ وہ سمجھ نہ سکا تھا

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"ویسے سچ میں بھابھی آپ نے بھائی سے کیسے پیسے نکلوائے، اب تو بتا دے نا پلیز۔۔۔ پورے راستے آپ خاموش رہی تھی آپ!" شارق نے ضد کی تھی

"اچھا بتاتی ہوں" اور پھر یمنیٰ نے اسے ساری بات بتا دی تھی جس پر شارق کے منہ سے واؤ اور شاہ میر کے کانوں سے دھواں اکٹھے نکلا تھا۔

"تمہارا وہ بے وقوف بھائی میں نے اسے بولا میری سلامی دو ہزار کم ہے اور میں اس کے دو ہزار لے رہی ہوں تو بنا گنے ہی اس نے مجھے دے دیے۔۔۔ گدھا!" وہ اونچی آواز میں ہنسی تھی۔

"میرے بھائی کو گدھا مت بولے" شارق کو برا لگا تھا۔

"اب گدھے کو گدھا نہ بولوں تو کیا بولوں۔۔۔ ویسے تمہارا بھائی سچ میں آرمی میں ہے، یا سچ میں اتنا بے وقوف ہے جتنا میں اسے بنا چکی ہوں؟" یمنیٰ نے اشتیاق سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"پہلے سوال کا جواب ہے ہاں اور دوسرے کا نہ۔۔۔میرے بھائی بے وقوف نہیں ہے وہ تو آپ نے سچویشن ایسی کری ایٹ کی کہ انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا!" شارق نے جواب دیا تھا۔

"ارے جاؤ جاؤ کیا فائدہ ایسی کپتانی کا جب ایسی سچویشن ہی ہینڈل کرنی نہ آتی ہو۔۔۔" یمنیٰ نے مسکراتے سر جھٹکا تھا۔

"ویسے اگر بھائی کو پتہ چل گیا تو؟" شارق نے ڈر کر سوال کیا تھا

"ارے تمہارے بھائی کو بتائے گا کون؟ میں تو نہیں تو کیا تم؟" اس کے پوچھنے پر شارق نے جھٹ سے سر نفی میں ہلایا تھا

"میں کیوں بتاؤں گا۔۔۔پاگل ہوں میں، گردن تڑوانی ہے اپنی؟" شارق نے گردن پر ہاتھ رکھے سوال کیا تھا۔

"تو بس! اب ٹینشن نہ لو اور وہ دیکھو ہمارا آرڈر آ گیا ہے" یمنیٰ کی بات پر وہ بھی آرڈر کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم مجھے کچھ بتاؤ یہ نہ بتاؤ مگر اب تم دیکھتی جاؤ میں تمہیں کیا کیا بتاتا ہوں یمنیٰ بیگم۔۔۔ انجوائے کرلو جتنا کرنا ہے تم نے۔۔۔اور شارق تمہاری تو ایسی گردن مڑوڑوں گا نا میں کہ۔۔۔" سوچ میں ان دونوں سے مخاطب ہوئے وہ ایک غصیلی نگاہ ان پر ڈالتا ان کے ٹیبل کے پاس سے گزر کر گیا تھا۔

جبکہ وہ دونوں بھابھی دیور آنے والے خطرے سے بے خبر اپنے زنگر برگر کو انجوائے کرنے میں مصروف تھے۔

۔۔۔۔۔۔۔

ولیمہ کے فنکشن نے جہاں سب کے لیے خوشی وہنسی کا سماں باندھا تھا وہی دو لوگ سوجھا ہوا منہ لیے بیٹھے تھے

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایک تو شارق نقوی جس کی گردن شاہ میر نقوی نے واقعی مڑوڑ دی تھی کہ وہ اب کالر گلے میں پہنے گھوم رہا تھا تو دوسری یمنیٰ شاہ میر نقوی جس کی گردن شاہ میر نقوی نے نہایت خوبصورتی سے اس کی اماں سے دبوائی تھی۔

چہرے پر موجود میک اپ اماں کے چھیتروں کے نشان تو چھپا گیا تھا مگر پھولے گالوں میں اٹھتا درد، درد کی ہر ایک لہر کے ساتھ یمنیٰ شاہ میر نے شاہ میر نقوی کو بددعا دینا اپنا ضروری فریضہ سمجھ رکھا تھا۔

مگر جتنی بھی بددعائیں دے دیتی اس خرافاتی دماغ کو سکون کہاں آنا تھا، پورے فنکشن اس کی غصیلی نگاہیں شاہ میر پر سائے کی طرح چپکی رہی تھی۔

"یہ بھابھی کو کیا ہوا ہے؟ بڑا بڑا گھور گھور کر دیکھ رہی ہے تجھے؟ خیر تو ہے لالے؟" جہانزیب کے سوال پر شاہ میر نے گردن موڑے سٹیج پر بیٹھی یمنیٰ کو دیکھا جو غصے بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھے جا رہی تھی اور مسکراہٹ دباتا جہانزیب کی جانب دوبارہ متوجہ ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تمہارے بھائی کی محبت کا نشہ چڑھا ہے اور کیا ہونا ہے؟" وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔

"ہیں؟" منہ کا جاتا کوک کا گلاس جہانزیب کا بیچ راہ میں رک گیا تھا وہ حیرت سے شاہ میر کا چہرہ تکے جا رہا تھا۔

"تجھے کیا مسئلہ ہے؟ تو انجوائے کر!" اس کا کندھا تھپتھپاتا وہ دوبارہ ہنس دیا تھا۔

کھانے کھلتے ہی محسن (گنجو) سب کی نظروں سے بچتا سٹیج کے پیچھے سے انتہائی چالاکی سے یمنیٰ کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا

"کام ہو گیا ہے" کہتے ہی وہ دوبارہ غائب ہو چکا تھا جبکہ یمنیٰ کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ نے اپنا بسیرا ڈال دیا تھا

اور اب بے صبر نگاہیں اپنے سئیاں جی کو ڈھونڈنے میں مگن تھی جو چند ثانیوں بعد اسے اسٹیج کی جانب آتا دکھائی دے ہی گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اب آئے گا نہ مزہ" اسے پلیٹ میں اپنے لیے رشئین سیلڈ نکالتے دیکھ یمنیٰ کی آنکھیں چمکی تھی، نہایت محویت سے وہ شاہ میر کو دیکھ رہی تھی جو اس کی محویت نوٹ کرتا اس کی جانب متوجہ ہوا تھا مگر یمنیٰ میڈم تو بس لبوں پر مسکراہٹ سجائے میٹھی میٹھی نگاہوں سے اسے ہی تکے جا رہی تھی۔

"ایڈیٹ! لگتا ہے مار سر کو چڑھ گئی ہے" سر جھٹکتا وہ کھانے کی جانب متوجہ ہوا تھا جب یمنیٰ نے اپنی پلیٹ میں تھوڑے کے نام پر بہت سا کھانا نکالا تھا مگر نگاہیں ترچھی کیے وہ شاہ میر کو دیکھ رہی تھی جو مزے لیتا رشئین سیلڈ سے انصاف کر رہا تھا۔

"کیا؟ تمہیں بھی چاہیے؟" یمنیٰ کو خود کو تکتے دیکھ اس نے رشئین سیلڈ اوفر کیا تھا جس پر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوتی سر نفی میں ہلائے اپنی پلیٹ پر جھک گئی تھی۔

فنکشن تو خیر و عافیت سے ختم ہو چکا تھا مگر جو کارنامہ یمنیٰ صاحبہ نے سر کیا تھا اس کا رزلٹ اب آنا شروع ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دکھتے پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ پانچویں بار واشروم کا چکر لگا آیا تھا مگر نہ ہی پیٹ درد کم ہوا تھا اور نہ ہی موشن رکنے کا نام لے رہے تھے۔

بیڈ پر لیٹا کیپٹن شاہ میر درد سے کراہ رہا تھا جب وہ معصوم شکل بناتی شازیہ بیگم کو اپنے ساتھ آئی تھی، شاہ میر کی شکل دیکھ اسے جلد ہی ڈاکٹر کے پاس لیجایا گیا تھا جہاں لگنے والے انجیکشن اور دوائی سے اس کی تکلیف میں تھوڑی راحت در آئی تھی۔

تمام خاندان والے شاہ میر کا پتہ کرنے آ چکے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی بیماری کو نظر لگ جانے سے ملا رہے تھے جبکہ اس کے برابر بیٹھی یمنیٰ معصومیت سے سب کی ہمدردیاں بٹورنے میں مگن تھی۔

نازیہ بیگم بھی شاہ میر کی طبیعت کا سنتی حسیب کے ساتھ داماد کی تیمارداری کرنے آ چکی تھی۔۔۔شاہ میر کی حالت دیکھ انہوں نے ہار کے چار نوٹ اس کے سر سے وار کر یمنیٰ کے ہاتھ میں تھمائے اسے کسی غریب کو دینے کو کہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اماں میں بھی تو غریب ہوں، اجازت دے تو میں ہی رکھ لوں؟" اس کی بات پر آنکھیں بند کر کے لیٹے شاہ میر نے ایک آنکھ کھولے اسے دیکھ افسوس کیا تھا جبکہ حسیب ہنس پڑا تھا اور اماں تو پھر اماں تھی بنا لحاظ کیے جڑ دیا ایک زور کا مکا اس کی کمر پر جس کی بنا پر وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔

"لا ادھر دے تیرا کیا پتہ سچ میں ہی نہ خرچ کر لے تو۔۔۔یہ لے حسیب کسی ضرورت مند کو دے دینا!" اس کے ہاتھ سے پیسے کھینچے وہ حسیب کے ہاتھ میں تھما چکی تھی

جہاں حسیب کی باچھیں کھلی تھی وہی یمنیٰ کی آنکھیں پھیلی تھیں

افسوس سے اس نے سر نفی میں ہلایا تھا

"کوئی فائدہ نہیں اماں آپ کا میرے سہاگ کے سر کا صدقہ دینے کا، کیونکہ جس کے حوالے پیسے کیے ہیں نا آپ نے وہ بناڈکار مارے سارے سارے اپنے جہنم جیسے پیٹ میں ہضم کر لے گا۔۔۔بلکہ جو تھوڑا بہت ان کی طبیعت کی بہتری میں اثر ہونا تھا مجھے

All Rights Reserved by Novels Lounge

تو لگتا وہ بھی الٹا پڑ جائے گا اور یہ وینٹیلیٹر پر آ جائے گے!" یمنیٰ جتنا افسوس کرتی کم تھا جبکہ اس کی اتنی بڑی بات پر جہاں خوف سے شاہ میر کی آنکھیں پھیلی تھیں وہی ایک بار پھر نازیہ غوث کے مکے نے بیٹی کی کمر کو سلامی پیش کی تھی۔

"یا میرے مولا عقل دے اس لڑکی کو، اور بیٹا اس کی تو عادت ہے فضول ہانکنے کی تم دل پر مت لینا، بلکہ در گزر کر دیا کرنا!" وہ پیار سے شاہ میر سے گویا ہوئی تھی جس کی زبان کو تو جیسے تالے لگ چکے تھے وہ بس سر اثبات میں ہلا سکا تھا

ایک بار تو دل چاہا کہ پوچھ ہی لے جو لڑکی فضول کی ہانکنے میں دو دن پرانے شوہر کو وینٹیلیٹر پر پہنچا سکتی ہے، اس کی فضول گوئی کہاں کہاں اور کس حد تک اگنور کرنی تھی اسے ؟۔۔۔ مگر بتایا نہ زبان تو بیچاری کچھ بولنے سے ہی عاری تھی اسی لیے بس خاموشی سے سر ہی ہلا سکا تھا وہ۔

سب کے جاتے ہی وہ بھی کمرے میں آتی مزے سے ڈریسنگ مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں تیری دشمن

دشمن تو میرا

میں ناگن تو سپیرہ"

گانے کے بول گنگناتی وہ بالوں کی چٹیا کھولنے میں مگن تھی جب آنکھوں پر رکھے بازو کی آڑ میں سے آنکھیں کھولے شاہ میر نے اس کے چہرے کو جانچا تھا جہاں الگ ہی قسم کی کوئی کمینی سی خوشی اسے دکھائی دی تھی۔

"کہی اس سب کے پیچھے اسی کا ہاتھ تو نہیں؟" شاہ میر ایسا سوچنا تو نہیں چاہتا مگر اس کے چہرے پر موجود ایک الگ ہی رونق دیکھ وہ مجبور سا ہو گیا تھا۔

دماغ میں آج کا پورا ایوینٹ کسی مووی کی طرح چلنا شروع ہو گیا تھا اور ایک منظر پر آکر رکا تھا جب وہ نہایت رغبت سے رشئین سیلڈ کے ساتھ انصاف کرنے میں مگن تھا اور یمنی کی وہ میٹھی نگاہیں۔۔۔۔اس نے اپنے دوسرے بازو کی مٹھی بھینچی تھی اور

All Rights Reserved by Novels Lounge

دوبارہ ہلکی سی آنکھیں واہ کیے اسے دیکھا جو شاہ میر کو کسی ناگن کی طرح دیکھتی گانے میں مگن تھی۔

اب تو شاہ میر کو یقین ہو گیا تھا کہ ان کے سب پیچھے اور کوئی نہیں بلکہ اس کی یہ دو دن پرانی خرافاتی بیوی ہی ہے جس کا دماغ ایک بار پھر اس نے ٹھکانے لگانے کو سوچ رکھا تھا مگر اس بار زرا الگ اسٹائل میں۔

اگلے ہی روز شاہ میر کی طعبیت سنبھلتے ہی وہ لوگ اسلام آباد کو روانہ ہو چکے تھے مگر اسلام آباد جانے سے پہلے محسن عرف گنجو کی اچھے سے ٹھکائی کرنا نا بھولا تھا شاہ میر۔۔۔۔اور یمنیٰ جس کا سب کو یقین تھا کہ وہ تو ماں سے لپٹ جائے گی مگر اسلام آباد نہ جائے گی وہ ندیدی تو اسلام آباد دیکھنے کی چاہ میں ماں کو بھی ہلکے سے گلے لگاتی بھاگتی ہوئی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر شارق کے ساتھ جا بیٹھی تھی۔

ایک گاڑی میں شارق، یمنیٰ، شاہ میر اور فضا موجود تھے جبکہ دوسری گاڑی میں شازیہ بیگم، اقصیٰ، سفیان اور شبیر حسین موجود تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

موٹروے پر گاڑی آتے ہی اس نے گہری سانس خارج کیے آنکھیں بند کرلی تھی۔۔۔دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ سٹے پوائنٹ پر آرکے تھے جہاں پندرہ منٹ کا سٹے یمنیٰ کی وجہ سے آدھے گھنٹے کا ہو گیا تھا۔۔۔۔گاڑی میں ریسٹ کرتے شاہ میر نے گھور کر اسے دیکھا تھا جو شارق کے ساتھ تصویریں لینے اور کھانے پینے میں مگن تھی جب کہ اس کی وجہ سے وہ بیچارہ بیمار بیٹھا تھا۔

"ہنس لو یمنیٰ بیگم جتنا ہنسنا ہے تمہیں، ایسا بدلا لوں گا نا میں تم سے کہ دیکھتی رہ جاؤ گی تم "خود سے عہد کرتا وہ سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا تھا۔

اسلام آباد وہ شام تک پہنچ گئے تھے جب شاہ میر تو گھر آتے ہی آرام کی نیت سے کمرے میں جا گھسا تھا جبکہ شارق نے یمنیٰ کو پورے گھر کا ٹوور کروانے کی ذمہداری لے لی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

آدھی رات کو کروٹ لیے اس کا بازو کسی نرم شے سے ٹکرایا تھا، نیند میں ڈوبے شاہ میر نے اس شے کو چھوا تھا جب کسی کی ہلکی سی ہنسی اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی، نیند کے زیر اثر ایک بار اس نے ہاتھ لگایا تھا جب نہ صرف ہنسی کی آواز سنائی دی بلکہ بیڈ پر کچھ ہلتا بھی محسوس ہوا تھا۔

بھک سے شاہ میر کی نیند اڑی تھی، جھٹکے سے اٹھتے سائڈ لیمپ جلائے اس نے بیڈ کی دوسری جانب دیکھا تھا جہاں یمنیٰ شاہ میر مزے کی نیند میں ڈوبی میں ہوئی تھی۔

شاہ میر کا دوسرا ہاتھ ابھی بھی اس کی کمر پر تھا، نجانے اس کے دل میں کیا سمائی کہ جھجھکتے اس نے ایک بار پھر اس کی کمر کو ہاتھ لگایا تھا جبکہ گدگدی محسوس کرتی یمنیٰ نیند میں ہنستی ایک دفع پھر اپنی جگہ سے اچھلی تھی۔

"ایڈیٹ!" اپنی خفت کو مٹاتا وہ اسی کو لقب سے نوازتا رخ موڑے سو گیا تھا۔

دوپہر کے بارہ بجے بھرپور نیند کا مزہ لیے وہ نیند سے جاگی تھی۔۔۔۔ منہ ہاتھ دھوتی کپڑے چینج کیے اس نے کمرے سے باہر جھجھک کر قدم رکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

جو بھی تھا یہ سب لوگ اس کے لیے نئے تھے، ان سے جڑا رشتہ سب کچھ نیا تھا۔۔۔ جزبزسی وہ ڈائنگ ایریا کے باہر ہی کھڑی تھی جب شارق کی اس پر نظر پڑی تھی۔

"یمنیٰ بھابھی وہاں کیوں کھڑی ہے؟ اندر آئے نا!" شارق کی بات پر مسکراتی جھجھکتی وہ اندر داخل ہوئی تھی جہاں سب اس سے نہایت محبت اور شفقت سے پیش آئے تھے۔

"مجھے اس وقت شاہ میر پر اتنا غصہ آرہا ہے بھلا یہ کیا طریقہ ہوا نئی نویلی بیوی کو کوئی یوں چھوڑ کر جاتا ہے کیا؟" شازیہ بیگم کی بات پر منہ کو جاتا ناشتہ رک سا گیا تھا۔

"کون کہاں گیا ہے؟" اسے لگا سننے میں شائد کوئی غلطی ہو گئی تھی۔

"شاہ میر! آج کراچی چلا گیا ہے۔۔۔ بتایا نہیں تمہیں اس نے؟" شازیہ بیگم نے کچھ حیرت کچھ غصے سے سوال کیا تھا۔

"نن۔۔۔ نہیں بتایا تھا وہ میں نیند میں تھی تو دماغ سے نکل گیا!" بروقت مسکراتی وہ بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کس وقت نکلا تھا شاہ میر؟" شازیہ بیگم نے جانچتی نگاہوں سے سوال کیا تھا جس پر یمنیٰ نے بامشکل تھوک نگلا تھا۔

"ارے بیگم کیوں بچی کی انکوائری شروع کر دی ہے؟ اسے ٹھیک سے ناشتہ تو کرنے دو!" شبیر حسین بیوی کی عادت سے واقف بولے تھے۔

"نہیں انکل بس تین پراٹھوں سے زیادہ نہیں کھا سکتی میں!" نظریں جھکائے وہ دھیمی آواز میں بولی تھی جبکہ اس کی بات پر جوس پیتے سفیان کو ہنسی کا دورہ پڑا تھا جس کے بعد شدید کھانسی نے اپنا کمال دکھایا تھا۔

"آرام سے" اس کی کمر تھپتھپاتی اقصیٰ نے نظروں سے ہی بعض رہنے کا اشارہ کیا تھا جو کھانسی پر کنٹرول کرتا مسکراہٹ چھپانے کو سر جھکا گیا تھا۔

"ہاں تو اب بتا؟" وہ چاروں اس وقت ویڈیو کال پر موجود تھی جب زینیہ نے یمنیٰ نے سوال کیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا بتاؤں!" یمنیٰ نے نا سمجھی سے سوال کیا تھا

"ارے یہی کے کیا بات ہوئی پھر شادی کی رات ؟" زینیہ کے لہجے پر باقی دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی تھی جس پر یمنیٰ نے ہنستے ہوئے اپنا اس رات کا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔

اس کی بات کے آخر پر ان تینوں کا منہ کھل چکا تھا۔

"تو کیا شاہ میر نے واقعی تم سے وہ ڈائیلاگز نہیں بولے جو ہر فوجی شادی کی رات اپنی بیوی کو بولتا ہے ؟" زینیہ نے حیران کن انداز میں سوال کیا تھا۔

"کون سے ڈائیلاگز ؟" یمنیٰ نے نا سمجھی سے سوال کیا تھا

"ارے یار وہی جو زینیہ تجھے پچھلے 1 سال سے ہم آرمی ناول سے نکال کر سناتی رہی تھی" چائے کا سپ لیے قانتہ بولی تھی جس پر یمنیٰ نے سر نفی میں ہلایا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آئی کانٹ بلیو واٹ!۔۔۔۔بلکہ یو نو واٹ آئی کین بلیو واٹ کیونکہ اب مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ وہ شخص آرمی میں ہے ہی نہیں!" زینیہ کو جلالی غصہ ایک بار پھر عود آیا تھا

"اچھا وہ سب چھوڑوں منہ دکھائی میں کیا ملا وہ تو دکھاؤ!" زینب کے سوال پر وہ دونوں بھی اشتیاق سے یمنیٰ کو دیکھنے لگ گئی تھی جبکہ یمنیٰ کے چہرے کا رنگ پل بھر میں پھیکا پڑ چکا تھا۔

"یمنیٰ تمہاری منہ دکھائی کدھر ہے؟" زینب جیسے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سمجھ چکی تھی۔

"وہ۔۔۔۔۔" خشک لبوں پر زبان پھیرے اس نے کچھ کہنا چاہا تھا

"ڈونٹ ٹیل می کہ اس شخص نے تمہیں منہ دکھائی نہیں دی؟" زینب کے شکی انداز پر وہ آنکھیں پھیر چکی تھی۔

"ہاؤ کین ہی ڈو ڈس؟" وہ تینوں اس کی اتری شکل دیکھ غصے میں آ چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یو نو واٹ ناؤ آئی وانٹ ٹو کل ہم!" زینب کی بات پر باقی دونوں نے بھی سر اثبات میں ہلایا تھا جیسے واقعی وہ شاہ میر کو مار دینا چاہتی ہو۔

"پہلے وہ تمہیں بتائے بنا کراچی دفعان ہو گیا، اوپر سے اس نے تمہیں منہ دکھائی بھی نہیں دی۔۔۔ آخر اتنی اکڑ کس بات کی لے کر گھوم رہا ہے وہ؟"

"گائز آنٹی بلا رہی ہے میں جا رہی ہوں اللہ حافظ!" فوراً سے کال کاٹتی وہ نیٹ آف کر چکی تھی جبکہ آنکھوں آئی ہلکی نمی اب گالوں کو تر کر چکی تھی۔

"بھابھی!!۔۔۔۔ میں اندر آجاؤں؟" فضا کے سوال پر تیزی سے اس نے آنکھیں صاف کی تھیں۔

"آجاؤ" لہجہ ہموار رکھے وہ بولی تھی۔

"بھابھی چلے جلدی سے تیار ہو جائے" فضا آتے ہی بولی تھی

"کیوں؟ خیریت؟"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں خیریت ہی سمجھے، آج ہم سب باہر جا رہے ہیں اسلام آباد گھومنے، مینز کے آپ کو گھمانے۔۔۔۔چلے جلدی سے تیار ہو جائے بہت مزہ آنے والا ہے" الماری میں منہ دیے اس کے لیے ایک سٹائلش مگر کم کام والا سوٹ نکالے اس کے ہاتھ میں تھماتی فضا اسے واشروم کی جانب دھکیل چکی تھی۔

دوپہر سے رات پورے دن میں وہ لوگ کئی جگہوں کی سیر کر آئے تھے، یمنی کا موڈ بھی خاصہ فریش ہو گیا تھا۔۔۔۔فیصل مسجد جاتے ہی اسے وردی میں ملبوس دو فوجی نظر آئے تھے جنہیں دیکھ اس کا دھیان ایک بار پھر شاہ میر کی جانب چلا گیا تھا، یکدم دل میں اداسی سی چھائی تھی مگر سر جھٹکتی وہ دوبارہ سے اپنی نئی فیملی کی جانب متوجہ ہوئی تھی جنھوں نے اسے ایک ہی دن میں اتنا پیار، اتنی محبت دی تھی، اتنی بے تکلفی وہ اس کے ساتھ قائم کر چکے تھے کہ شاہ میر کا خیال اس کے ذہن سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے تھے وہ لوگ۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گھنٹے دنوں میں، دن مہینوں میں بدل چکے تھے مگر شاہ میر نقوی کو اب کی بار چھٹی ملنا مشکل امر ہو گیا تھا، کراچی کی موجودہ صورتحال اور وہاں ہوتی کچھ غیر محفوظ سرگرمیوں کی وجہ سے فوجیوں پر خاصی سختی در آئی تھی۔

اس وقت بھی وہ دن بھر کی تکان زدہ ڈیوٹی سرانجام دیے واپس اپنے گھر آتا فریش ہو کر بستر پر دراز ہو گیا تھا جب اس کے ذہن میں شازیہ بیگم کی کال پر ہوئی بات دوبارہ چلی تھی۔۔۔۔

شادی کے پہلے ہفتے میں ہی انہوں نے یمنیٰ کو وہ خاندانی کڑے ایک دعوت میں پہننے کو بولا تھا جو انہوں نے شاہ میر کو اسے منہ دکھائی میں دینے کو کہاں تھا مگر شاہ میر صاحب نے کوئی منہ دکھائی دی ہوتی تب ناں؟۔۔۔جب یہ بات شازیہ بیگم کے علم میں آئی تو انہوں نے شاہ میر کو کال کر کے خوب کلاس لی تھی اس کی اور کوئی بھی بات سنے بھی یہ دھمکی دی تھی کہ وہ اب تبھی بات کرے گی اس سے جب وہ واپس آ کر سب کے سامنے یمنیٰ کو خود وہ کڑے پہنائے گا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ان کی اس بچگانہ شرط پر وہ منہ بنا کر رہ گیا تھا، سوچا تھا منا لے گا مگر شازیہ بیگم کے اٹل فیصلے کو بھلا پہلے کوئی توڑ سکا تھا جو اب ٹوٹتا؟۔۔۔ کئی ماہ سے شاہ میر کی ان سے بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ جب اسے اقصیٰ کی پریگنینسی کا معلوم ہوا تب بھی اس نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود۔۔۔۔۔ وہ سب سے کانٹیکٹ میں تھا ماسوائے اس کے جو اس کے نام سے جڑی اسی کے گھر میں اسی کے کمرے میں رہ رہی تھی۔۔۔ جس وہ حد درجہ غافل اور بے گانہ ہو چکا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج ایک بار پھر سوسائٹی کی چند خواتین غصیلا چہرہ لیے نقوی ہاؤس میں براجمان تھیں اور شکایتوں کی پوٹلی بھی تیار کیے بیٹھی تھی جو اس گھر کی فلحال ایک اکلوتی بہو کے خلاف تھی جس نے تمام لوگوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔

شروعات میں جب تمام عورتیں نقویٰ ہاؤس شاہ میر نقوی کی بیوی کو دیکھنے آئیں تھیں تو یمنیٰ کو دیکھ جو دبی دبی ہنسی ان کے چہروں پر در آئی تھی اس پر اس نے بہت مشکل سے خود کو قابو کیا تھا اور پھر تو یہ سلسلہ عام ہو گیا تھا کوئی سسرالی خاندانی دعوت یا

All Rights Reserved by Novels Lounge

گیٹ ٹو گیدر ہو یا سوسائٹی میں کسی ہمسائے سے ملاقات اپنے وزن پر لوگوں کے تبصروں ان کے قہقہوں اور شاہ میر کی قسمت پر کیا جانے والا افسوس ان سب پر وہ خود پر مزید قابو نہ رکھتی آخر کار اپنی زبان کے جوہر دکھا چکی تھی جس پر شازیہ بیگم نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

مگر اب بات شائد واقعی ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی تھی نجانے کیوں مگر یمنیٰ کی نیچر میں اب ایک چڑچڑاپن سا در آیا تھا جو اس کی فیملی کے لیے ہر گز نہ تھا مگر وہ کسی بھی ملنے جلنے والے سے زیادہ خوش اخلاقی سے ملتی جلتی نہ تھی۔

جہاں سب اس کی اس عادت سے پریشان تھے وہی فضا اس کی اس عادت سے خار کھانے لگ گئی تھی اوپر سے کالج کی دوستوں کے یمنیٰ کو پینڈو، پاگل کہنا یا اس کے فگر کو لے کر مزاق۔۔۔۔ فضا کو اب محسوس ہونے لگا تھا کہ شائد وہ واقعی شاہ میر کے لیے بیسٹ آپشن نہ تھی۔۔۔۔ اور یہی سوچ وہ شاہ میر سے رابطے میں ہوتے ہوئے اس کے دماغ میں بھی ڈال چکی تھی اور شاہ میر جو پہلے ہی اس رشتے سے ناخوش تھا وہ اب مزید اپنی زبردستی کی بیوی سے خار کھانے لگ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے!" رات کے کھانے پر سب کی موجودگی میں شبیر حسین بولے تھے۔

"کیسا فیصلہ بڑے ابو؟" اقصیٰ کی پلیٹ میں سلاد ڈالتے سفیان نے سوال کیا تھا۔

"یہی کہ بہو کراچی جارہی اپنے شوہر کے پاس۔۔۔ ٹکٹس منگوادی ہیں میں نے شارق تم اور بہو کل کراچی کے لیے نکل رہے ہو۔۔ جہانزیب کو کال کر کے بتا چکا ہوں وہ تم لوگوں کو پک کر لے گا!" ان کی بات پر یمنیٰ کا منہ کو جاتا ہاتھ رکا تھا۔۔۔ باقی کا کھانا اس نے زہر مار کر کھایا تھا۔

انکار کی ویسے بھی کوئی گنجائش نہ تھی اس کے پاس مگر شازیہ بیگم سے بات کرنے کا سوچتی وہ کچھ پر سکون ہو چکی تھی۔

اگر وقت اس جانب گزرا تھا تو وقت اس جانب بھی گزر ہی گیا تھا۔۔ یمنیٰ غوث! ہاں یمنیٰ غوث، وہ اس شخص کا حوالہ بھی اپنے ساتھ لگانا اپنی توہین سمجھتی تھی جو اس کے

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

وجود سے حد درجہ غافل ہو چکا تھا۔۔۔وہ یمنیٰ شاہ میر نقوی نہیں بلکہ یمنیٰ غوث تھی اور یہی اس کی پہچان تھی۔۔۔

جب وہی اس کے پاس نہ تھا تو اس کے نام کا وہ کیا کرتی۔۔۔۔ نجانے دن میں کتنی بار وہ موبائل کو دیکھتی کہ شائد آج اس کی کال آجائے، جب باقی سے اس کی کال کا علم ہوتا تو خود بھی جھوٹا بہانہ گڑھ دیتی مگر اب شاہ میر نقوی کے لیے اس کے دل میں غصہ اس حد تک بھر چکا تھا کہ باقی تمام لوگ اس غصے کا شکار ہوتے جا رہے تھے، ایسے میں شبیر حسین اور شازیہ نقوی کو یہی فیصلہ بہتر لگا تھا۔

"مگر ماما اقصیٰ آپی کا بھی تو سوچیں انہیں میری ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔۔۔ ان کی ایسی کنڈیشن میں میں کیسے انہیں چھوڑ کر چلی جاؤں؟" پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ ایک سو ایک نئے بہانے ان کے سامنے پیش کر چکی تھی۔

"اقصیٰ کی فکر مت کرو اس کا خیال ہم رکھ لے گے تو بس جا کر اپنی پیکنگ کرو!" شازیہ بیگم نہایت آرام سے باقی بہانوں کی طرح اس کا یہ بہانہ بھی رد کرتی اپنے ناول کی جانب متوجہ ہو چکی تھی جس پر وہ دل مسور کر رہ گئی تھی۔۔۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"اب بیٹھی کیا ہو؟ جاؤ شاباش اٹھو!" اسے وہی بیٹھے دیکھ وہ بولی تھی پیر پٹختی "جی" کہتی وہ کمرے سے نکلی تھی اس کے جاتے ہی وہ ناول بند کرتی کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو چکی تھی۔۔۔ یمنیٰ کا شاہ میر کے پاس جانا بہت ضروری تھا، ورنہ ان کے بیٹے نے تو انہیں شرمندہ کروانے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

اگلے ہی روز وہ ناراض ناراض سی شارق کے ساتھ کراچی روانہ ہو چکی تھی۔۔۔ پوری فلائیٹ اس کا منہ بنا رہا تھا، شارق کے بے کار جوکس بھی اس کا موڈ بہتر نہ کر سکے تھے اور اب ائیر پورٹ پر موجود جہانزیب کے سلام کا جواب بھی نہایت لیا دیا سا ملا تھا اسے۔۔۔ جہانزیب نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا تھا ماتھے پر موجود بل اور چہرے پر جھلکتا ہلکا سا غصہ۔۔۔۔ وہ اس یمنیٰ سے اسے کافی مختلف لگی تھی جس سے وہ شادی پر ملا تھا۔

باقی تمام سوچوں کو پیچھے جھٹکتا وہ ان دونوں لیے شاہ میر کے گھر چھوڑ آیا تھا۔۔۔۔ ایکسٹرا کی بھی وہ شارق کے حوالے کر آیا تھا۔ شاہ میر کو کسی نے ان کے آنے کی خبر نہ دی تھی اور نہ ہی جہانزیب نے اسے بتانا گوارا کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دن بھر کی تکان زدہ ڈیوٹی سر انجام دیے وہ گھر میں داخل ہی ہوا تھا کہ انجانا احساس اسے اپنے آس پاس محسوس ہوا تھا۔۔۔ ویسے تو گھر ہمیشہ صاف ہی رہتا تھا مگر آج کیوں اسے ضرورت سے زیادہ چمکتا محسوس ہو رہا تھا اوپر سے کچن سے آتی کھانے کی خوشبو۔۔۔۔۔۔۔ وہ چوکنے انداز میں کچن کی جانب بڑھا تھا جب کچن سے باہر نکلتے وجود کو دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

\-----------

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اسے یوں اچانک دیکھ شاہ میر کا دماغ گھوما تھا۔

"کھانا تیار ہے آجاؤ!" اونچی آواز لگاتی وہ ٹیبل پر برتن سیٹ کرنے لگ گئی تھی، شاہ میر کی بات سنی ان سنی کر دی گئی تھی جس پر شاہ میر کے دماغ کا میٹر گھوما تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم۔۔۔۔"

"بھائی!" اس سے پہلے وہ اس کی تعریف میں کچھ بولتا شارق چلاتا ہوا پیچھے سے اس پر اچھلا تھا جس پر شاہ میر نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا تھا۔

"کھانا لگ چکا ہے، ٹھنڈا ہو جائے گا!" ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتی وہ کرسی کھسکاتی اپنی جگہ پر بیٹھ چکی تھی۔

"میں فریش ہو کر آیا!" لب بھینچے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالتا وہ شارق سے مسکرا کر کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"تم کب آئے اور مجھے بتایا بھی نہیں؟" بریانی اپنی پلیٹ میں نکالے شاہ میر نے شارق سے سوال کیا تھا یمنی کو اس نے سرے سے ہی اگنور کیا تھا۔

"بس اچانک پلان بنا اور ہم چلے آئے۔۔۔ اور اگر آپ کو بتا دیتے تو آپ کا یہ سرپرائزڈ چہرہ کیسے دیکھنے کو ملتا؟" مزے سے بریانی کا چمچ منہ میں بھرتا وہ مزے سے بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں کچھ زیادہ ہی بڑا سرپرائز دے دیا تم نے تو مجھے!" ایک تیکھی نگاہ یمنیٰ پر ڈالے وہ دانت پیستا بولا تھا جبکہ یمنیٰ کو اس کا لہجہ سراسر اس کے سراپے کا مزاق اڑاتا محسوس ہوا تھا۔

کئی ماہ سے لوگوں کی ہنسی، معنی خیز قہقہوں کا نشانہ بنتی اب وہ کہی نا کہی حساس ہو چکی تھی اور شاہ میر کے جملے کا کچھ اور مطلب اخذ کرتی کھانا چھوڑے وہ یکدم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"بھابھی کہاں جا رہی ہیں؟ کھانا تو پورا کھالے!" اس کی پلیٹ کو دیکھ شارق بولا تھا

"نہیں بس پیٹ بھر گیا ہے میرا۔۔۔ تم بس برتن سمیٹ کر کچن میں رکھ دینا اور اگر چائے کی طلب ہو تو میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں خود بنا لینا!" خونخوار آنکھیں شاہ میر پر ٹکائے میٹھے لہجے میں شارق کو ہدایت دیتی وہ یہ جا وہ جا تھی۔

"اسے کیا ہوا ہے؟" شاہ میر تو حیرانگی سے منہ موڑے اس کی پیٹھ تکتا رہ گیا تھا۔

"نو آئیڈیا!" کندھے اچکاتا شارق دوبارہ بریانی کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کھانے سے فارغ ہو تا وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا، ارادہ چینج کر کے سونے کا تھا مگر یہ کیا؟ الماری کھولتے ہی اسے ایک زبردست قسم کا بڑا سا جھٹکا لگا تھا کیونکہ وہاں اب شاہ میر کے کپڑوں کے ساتھ زنانہ کپڑے بھی لٹک رہے تھے۔

"واٹ دا ہیل؟" وہ خود سے بولا ہی تھا جب اسے واشروم سے یمنیٰ نکلتی دکھائی دی تھی جو اسے سرعت سے اگنور کرتی بیڈ کے پاس زمین پر کھلے اپنے بیگ میں سے سامان نکالنے میں مصروف تھیں۔

"یہ، یہ تم کیا کر رہی ہو؟" اسے مزید سامان نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر سیٹ کرتے دیکھ وہ بولا تھا۔

"پہلے کان اور دماغ کام نہیں کرتے تھے اب آنکھیں بھی اللہ حافظ ہو چکی ہیں!" اونچی آواز میں بڑبڑاتی وہ سامان ڈریسنگ ٹیبل پر سیٹ کر چکی تھی۔

شاہ میر تو اس کی بات پر تلملا کر رہ گیا تھا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم، تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟ بلکہ نہیں تم میرے گھر میں کیا کر رہی ہو؟"

اس کی جانب مڑتا وہ غرایا تھا۔

بلش آن ڈریسنگ ڈرا میں رکھتی یمنیٰ کا ہاتھ رکا تھا۔

"آپ کا کمرہ؟ آپ کا گھر؟ اپنی اصلاح کر لیجیئے نقوی صاحب کہ نہ تو یہ کمرہ آپ کا ہے اور نہ ہی یہ گھر۔۔۔ بلکہ یہ کمرہ اور گھر دونوں میرے ہیں!" اسے جواب دیتی وہ دوبارہ سامان کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تمہارے؟ ہنہ کیسے؟" بازو سینے پر لپیٹے اس نے آنکھیں چھوٹی کیے سوال کیا تھا۔

گہری سانس بھرتی یمنیٰ اب تو اس کی عقل ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

"یہ گھر آپ کو آپ کے شادی شدہ ہونے کی وجہ سے ملا ہے، اس وجہ سے کہ اب آپ کی ایک عدد بیوی ہے اور وہ بیوی میں ہوں تو اگر دیکھا جائے یہ گھر آپ کو میری وجہ سے ملا ہے۔۔۔ یعنی کے یہ گھر اور کمرہ دونوں میرے ہوئے۔۔۔۔ اور اگر میری آپ سے شادی نہ ہوتی تو پڑے رہتے اپنے اس کنوارے دوست کے ساتھ

All Rights Reserved by Novels Lounge

سنگل بیڈروم والے کمرے میں، جس کے لیے اب رشتے کا تو پتہ نہیں مگر فرشتہ ضرور تیار بیٹھا ہے!" تڑخ کر جواب دیتی وہ کپڑے اٹھائے واشروم میں داخل ہوتی زور سے دروازہ اس کے منہ پر بند کر چکی تھی۔۔۔شاہ میر جو تب سے منہ کھولے اس کی بات سن رہا تھا ہڑبڑا کر ہوش میں آتے وہ غصے سے کمرے سے باہر نکلتا لاؤنج میں بیٹھے شارق کے سر پر جا کھڑا ہوا تھا۔

"واٹس اپ برو؟" پاپ کارن منہ میں ڈالے اس نے سر اٹھائے شاہ میر کو دیکھا تھا۔

"واپسی کب ہیں تم لوگوں کی؟" وہ سیدھا مدعے کی بات پر آیا تھا

اس کا غصہ دیکھ شارق نے بامشکل پاپ کارن نگلے تھے

"امم میری تو چار دن بعد کی ہے کیوں؟" ٹی۔وی بند کیے وہ شاہ میر کی جانب متوجہ ہوا تھا۔

"وہ جو عجوبہ اپنے ساتھ لائے ہو اسے بھی واپس لے کر جاؤ!"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مگر میں تو ساتھ کسی عجوبہ کو نہیں لے کر آیا!"

"تمہاری بھابھی کی بات کر رہا ہوں میں!" وہ کلس کر بولا تھا

"یہ میں نہیں کر سکتا مام کا آرڈر ہے بھابھی یہاں تب تک رہے گی جب تک آپ واپس نہیں آ جاتے۔۔۔ ویسے بھی چھ ماہ ہو گئے ہیں آپ کو ڈیوٹی جوائن کیے اور آپ دو دنوں کے لیے بھی چھٹی پر نہیں آئے!" وہ ماں کا آرڈر سناتا منہ بنائے بولا تھا

"ہاں تو ڈیوٹی کرتا ہوں یہاں کوئی پکنک منانے نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔ اور مجھے کچھ نہیں معلوم تم بس اسے واپس لے کر جاؤ اور یہ میرا آرڈر ہے!" غصے سے بولتا وہ واپس کمرے میں جا گھسا تھا

"ٹھیک ہے اب مام ہی آپ کے کان کھینچے گی!" کندھے اچکائے وہ ٹی۔وی آن کیے دوبارہ مووی کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مگر مام میری بات سمجھنے کی کوشش تو کیجیے۔۔۔وہ یہاں اکیلی کیا کرے گی؟ بور ہو جائے گی۔۔۔۔وہاں آپ سب ہوتے ہیں اس کے پاس۔۔۔۔۔۔اور یہاں، اوپر سے میں بھی صبح کا گیارات کو واپس آتا ہوں اور کبھی کبھار تو آتا ہی نہیں ہوں۔۔۔۔۔مام پلیز۔۔۔۔ہیلو؟ مام؟ مام؟" موبائل کان سے ہٹائے اس نے کال کی جانب دیکھا تھا جو کٹ چکی تھی۔۔۔۔۔بے بسی سے گہری سانس خارج کرتا وہ جہانزیب کے برابر آ بیٹھا تھا جو اس کی حالت پر فقط افسوس کر کے رہ گیا تھا

"کوئی بات بنی؟" جہانزیب کے سوال پر شاہ میر نے بری طرح سے اسے گھورا تھا

"یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے!" وہ جہانزیب پر بھڑک اٹھا تھا

"ہے؟ میں نے کیا کیا ہے؟" جہانزیب تو خود پر الزام ڈلتا دیکھ حیران ہوا تھا۔

"انہیں پک کیا تھا تو نے"

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں تو پک ہی کیا تھا اور کون سا ٹکٹس بھیجی تھی۔۔۔۔۔۔اور جس قسم کی دھمکیاں تمہارے والدین نے مجھے دی تھی نا اس کے بعد میرے پاس کوئی آپشن بچتا بھی نہیں تھا!" وہ اس کی بات کا برا منا گیا تھا۔

"اب میں کیا کروں؟ یہ جو آفت میرے سر نازل ہو گئی ہے کیسے پیچھا چھڑواؤں اپنا اس سے؟" شاہ میر کا دکھ کم ہونے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔

"اچھا ایسا کیا ہوا ہے کل جو تو اتنا بھڑک رہا ہے!" جہانزیب کے سوال پر شاہ میر نے اسے گزری رات کی ساری کہانی سنائی تھی۔

"بھابھی نے یہ سب کہا؟" جہانزیب کو جیسے یقین نہ آیا تھا۔

"ہوں" شاہ میر نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔

"بھابھی، بھابھی کو واقعی لگتا ہے کہ میرے لیے اب رشتہ نہیں آئے گا؟" جہانزیب کو اپنی فکر لگ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شاہ میر نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

یہاں اس کی زندگی کے لینے کے دینے پڑے ہوئے تھے اور ایک یہ بندہ تھا جس کے اپنے ڈرامے ختم ہونے کے نام نہ لے رہے تھے۔

شارق مزید دو دن رہ کر واپس جا چکا تھا اور اب رات کے کھانے پر وہی دونوں موجود تھے۔

"اب چونکہ شارق جا چکا ہے تو تمہیں میرے روم میں رہنے کی ضرورت نہیں اپنا سامان اٹھاؤ اور گیسٹ روم میں شفٹ ہو جاؤ!" بڑے رعب سے حکم سنایا گیا تھا جس پر کوئی تاثر نہ دیے اپنا کھانا ختم کرتی وہ تھوڑی ہی دیر میں کچن سمیٹتی کمرے میں جا گھسی تھی، لاؤنج میں بیٹھے شاہ میر نے جب اسے پندرہ منٹ بعد کمرے سے بیگ سمیت نکلتے دیکھا تو گردن مزید اکڑ گئی تھی جبکہ لبوں پر زچ کر دینے والی مسکراہٹ تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہنہ آئی بڑی۔۔۔ ایسا مزہ چکھاؤں گا کہ خود ہی دو دنوں میں بھاگ جائے گی محترمہ!" اپنی سوچ پر مسکراتا وہ ٹی۔وی دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں ٹی۔وی بند کرتا وہ کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں سامنے یمنیٰ کو ہاتھ میں تو تھ برش پکڑے دیکھ وہ چونکا تھا۔

"اچھا بھول گئی ہو گی تو لینے آگئی!" تو تھ برش کو دیکھ کر سوچتا وہ الماری کی جانب بڑھا تھا جب ایک اور بڑا جھٹکا اسے لگا تھا

الماری میں سے اس کے کپڑے غائب تھے اور اب وہاں صرف یمنیٰ کے کپڑے موجود تھے۔

"میرے کپڑے؟۔۔۔۔۔ میرے کپڑے کہاں ہیں؟" غصے سے وہ یمنیٰ کی جانب گھوما تھا جو چہرے پر زچ کر دینے والی مسکراہٹ سجائے اسے مزید تپا چکی تھی۔

بنا کوئی جواب دیے وہ اپنا نائٹ ڈریس اٹھاتی واشروم میں جا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دماغ کے گھوڑے لڑاتے شاہ میر کی آنکھیں پھٹ سے پھیلی تھی وہ جلدی سے گیسٹ روم میں داخل ہوا تھا

الماری کے ساتھ موجود وہ بیگ جس میں یمنیٰ کپڑے لے کر آئی تھی، اس نے فوراً الماری کا دروازہ کھولا تھا جہاں نہایت سلیقے سے اس کے تمام کپڑے لٹکائے گئے تھے۔

"اس کی تو میں۔۔۔" گیسٹ روم سے نکلتا وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا جو اسے بند ملا تھا

یمنیٰ اس کے روم سے نکلتے ہی پیچھے سے روم لاک کر چکی تھی۔

دروازے کے ساتھ موجود ٹیبل پر پڑے کاغذ کو اٹھائے اس نے جلدی سے کھولا تھا۔

"یہ کمرہ اور گھر دونوں میری مرہونِ منت ہے۔۔۔۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجیے اور اب سے یہ کمرہ میرا ہے" کاغذ پر موجود تحریر پڑھ کر اس کا دماغ 180 کی ڈگری پر گھوم چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کب تک یمنیٰ بیگم آخر کب تک ؟" ایک آخری غصیلی نگاہ کمرے پر ڈالتا وہ گیسٹ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

آنے والے دنوں میں کوئی خوشگوار واقعی رونمانہ ہوا تھا۔۔۔ دونوں فریقین میں مزید دوریاں اور مزید سردپن در آیا تھا۔

یمنیٰ کا زیادہ وقت یا تو گھر میں موجود چھوٹی سی لائبریری میں گزرتا یا پھر کبھی کسی سے تو کبھی کسی سے کال پر۔۔۔۔

شاہ میر جو چاہتا وہ آخر کار ہو رہا تھا۔۔۔ یمنیٰ کو یہ اکیلا پن، یہ خاموشی اب تکلیف میں مبتلا کر رہے تھے وہ کسی بھی طرح واپس جانا چاہتی تھی۔۔۔ نہیں اسلام آباد نہیں فیصل آباد۔۔۔۔ اسے واپس اپنے شہر جانا تھا اپنی ماں کے پاس جن کی اسے فلوقت سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کل رات تیار رہنا، کرنل سر کے گھر ڈنر کی دعوت ہے سب کے لیے۔۔۔" رات کے کھانے پر اسے اتنا سا بتائے وہ دوبارہ کھانے کی جانب متوجہ ہو چکا تھا جبکہ یمنیٰ بھی "جی اچھا" کہتی اپنی پلیٹ میں پھر سے چمچ ہلانے لگ گئی تھی۔

کیا تھی اس کی زندگی اور اب کیا ہو چکی تھی۔۔۔ اس نے ایسی لائف تو نہیں چاہی تھی اور نہ ہی وہ اب چاہتی تھی۔۔۔

بے دلی سے کھانا کھاتی، برتن سمیٹتی وہ اپنے کمرے میں جا گھسی تھی۔

آنے والا دن شاہ میر کے لیے باقی گزرے دنوں سے زیادہ مصروف ترین گزرا تھا۔۔۔ مغرب کے وقت وہ گھر میں داخل ہوا تھا جب اسے یمنیٰ پہلے ہی تیار بیٹھی دکھائی دی تھی۔۔۔ اسے اگنور کرتا وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔

شاور لینے کے بعد بیڈ پر موجود کپڑے پہنے وہ کمرے سے باہر نکلتا اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیے کار میں جا بیٹھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ لو۔۔۔۔ سر اور ان کی وائف کی ویڈینگ اینیورسری ہے تو انہیں دے دینا ہماری طرف سے!" گفٹ باکس اس کی جانب بڑھائے وہ بولا تھا جسے یمنیٰ نے تھام لیا تھا۔

ڈنر بلکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے سوچا تھا، ان ہائی کلاس لوگوں کی گیٹ ٹوگیدر میں خود کو مس فٹ محسوس کرتی وہ ایک الگ تھلگ کونے میں جا بیٹھی تھی۔۔۔۔ شاہ میر تو جیسے یہاں آکر بھول ہی گیا تھا اسے۔۔۔

بور ہوتی وہ موبائل یوز کرنے لگ گئی تھی جب کسی کی آواز پر اس نے سرعت سے سر اٹھایا تھا۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔"

"ارے کیا مسئلہ ہے کیوں کھینچ کر لا رہے ہوں مجھے یوں؟" وہ جہانزیب کو یوں خود کو کھینچنے پر بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم میں کوئی عقل و قل ہے بھی کہ نہیں؟ کیا تم پاگل ہو؟" جہانزیب اس پر گرجا تھا

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟"

"بیوی کہاں ہے تمہاری؟" جہانزیب کے سوال پر کچھ چونکا تھا وہ

"ہو گی یہی کہی کیوں کیا ہوا؟" اس کے سوال پر جہانزیب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک زور کا تھپڑ اسے دے مارے

"سیریسلی شاہ میر؟ ہیو یو رئیل آئیز کے تم اپنا اور اپنی بیوی کا کتنا مزاق بنوا چکے ہوں یہاں؟"

"دیکھو جہانزیب جو کہنا ہے سیدھے سیدھے کہوں۔۔۔۔۔ٹائم ویسٹ مت کرو میرا!" شاہ میر اکتا کر بولا تھا

"سیدھے سیدھے؟ تو سنوں شاہ میر تم پاگل ہو، یوں انجان لوگوں کی گیٹ ٹو گیدر میں ایک تو تم اپنی نیولی ویڈ وائف کو لے آئے، اوپر سے کسی سے سیدھی طرح سے اس کا

All Rights Reserved by Novels Lounge

انٹروڈکشن تک کروانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔اور تو اور اس بیچاری کو یوں انجان لوگوں میں چھوڑ کر خود دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں لگ گئے؟۔۔۔۔ تمہیں اس شادی سے ایشو ہے تو رہے، مگر یہ ساری دنیا کے سامنے یوں ایسا منہ لے کر گھومنے کا مطلب کیا بنتا ہے تمہارا؟ تمہیں معلوم ہے اس وقت یہاں موجود تمام لوگ صرف تمہیں اور تمہاری وائف کو ڈسکس کر رہے ہیں؟۔۔۔از دس یور روے تو سولو ویور پرابلمز؟لوگوں کے سامنے اشتہار لگوانا ہے تمہیں خود کے ساتھ ہوئے ظلم کا؟۔۔۔۔اور تم، تمہیں وہ پسند نہیں کیونکہ وہ تمہارے میعار کی نہیں پڑھی لکھی نہیں، مگر دنیا انہیں تمہاری نظروں سے نہیں دیکھے گی شاہ میر۔۔۔۔لوگوں کی نظر میں ان کا موٹاپا ہی ان کا گناہ ہے۔۔۔تو اپنے دماغ کا استعمال کرو اور لوگوں کو مزاق نہ اڑانے دو بھابھی کا۔۔۔اور نہ ہی خود کا۔۔۔"اس کی اچھی طرح سے کلاس لیتا وہ وہاں سے جا چکا تھا جبکہ اب شاہ میر کو بھی تھوڑی بہت عقل آ ہی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

وہ فوراً سے سیٹنگ ایریا کی جانب بڑھا تھا جہاں اس نے یمنیٰ کو بیٹھے دیکھا تھا، کچھ جہانزیب کی باتوں کا اثر اور کچھ خود کی عقل کا استعمال پل بھر کو وہ واقعی اپنے کیے پر شرمندہ سا ہو گیا تھا۔

"یمنیٰ۔۔۔۔" وہ اس کے پاس پہنچا تھا جہاں وہ اسے ایک صوبر سی لیڈی سے ہنس کر باتیں کرتے دیکھ چونکا تھا۔

"مائی ہزبنڈ شاہ میر!" یمنیٰ نے فوراً انٹروڈکشن کروایا تھا

"اسلام علیکم! کیپٹن شاہ میر" جھٹ سلام لیا گیا تھا

"وعلیکم اسلام! ڈائٹیشن بتول کلام" مسکرا کر انہوں نے جواب دیا تھا۔

"اٹس نائس ٹو میٹ یو میم!" شاہ میر ان کا نام سنتے ہی انہیں پہچان گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نائس ٹومیٹ یوٹوینگ میم اینڈ سپیشلی یور وائف۔۔۔۔۔بہت اچھا لگا ان سے مل کر۔۔۔۔کافی انٹرسٹنگ ہیں یہ!"ان کی تعریف پر یمنیٰ مسکرائی تھی جبکہ شاہ میر بھی زبردستی کا مسکراتا ان کا ساتھ دے رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں سب لوگ اپنے گھر روانہ ہو چکے تھے۔

"سو کیا باتیں ہو رہی تھی تمہاری میم کے ساتھ؟"ڈرائیونگ کرتے اس نے انتہائی سادہ سے لہجے میں سوال کیا تھا۔

"کچھ خاص نہیں"جواب دیے وہ باہر کے مناظر دیکھنا شروع ہو گئی تھی،شاہ میر نے چپی سادھ لی تھی۔

گھر آتے ہی وہ اپنے کمرے میں جا گھسی تھی جب شاہ میر بھی کندھے اچکاتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

صبح ہوتے ہی یونیفارم پہنے وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھا ناشتے کے انتظار میں تھا جب اسے میڈ ناشتہ لاتی نظر آئی تھی۔

"تم؟ تم کب آئی اور تمہاری بیگم صاحبہ کہاں ہے؟" یمنیٰ جب سے آئی تھی وہ میڈ کی چھٹی کرواتی گھر کے تمام کاموں کا انچارج سنبھال چکی تھی مگر اسے یوں اچانک دیکھ شاہ میر چونکا تھا۔

اس کے سوال پر میڈ نے اسے جن نظروں سے دیکھا تھا کچھ چونکتا وہ یمنیٰ کے کمرے کی جانب بڑھا تھا جہاں کوئی موجود نہ تھا۔۔۔ الماری میں موجود کپڑے بھی غائب تھے۔

"یہ کہاں گئی؟" کچھ سوچتے اس نے تیزی سے موبائل نکالے جہانزیب کا نمبر ملایا تھا۔

"ہیلو جہانزیب وہ یمنیٰ۔۔۔۔۔"

"بھابھی کو ائیرپورٹ چھوڑ آیا ہوں، ان کی آج واپسی کی فلائٹ ہے!" جہانزیب اس کی بات کاٹتا بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"واپسی کی فلائیٹ۔۔۔یوں اچانک بنا بتائے؟" وہ کچھ سمجھ نہیں پایا تھا

کال کی دوسری جانب موجود جہانزیب نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"شاہ میر وقت آگیا ہے کہ تم اپنی فضول سی ضد چھوڑ کر واقعی اس رشتے کے بارے میں سیریس ہو جاؤ۔۔۔۔۔اللہ کے بنائے گئے رشتے کو مزاق مت بناؤ شاہ میر۔۔۔ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاؤ!" اتنا کہتا وہ کال کاٹ چکا تھا۔

"یہ اتنی اچانک واپسی مگر کیسے؟" وہ بس اتنا سوچ سکا تھا۔

"بھائی!!" سفری بیگ کندھوں پر لٹکائے، آرمی یونیفارم زیب تن کیے باہیں کھولے وہ مسکرایا تھا جب فضا ہنستی ہوئی اس سے آلپٹی تھی۔

"بھائی آپ یوں اچانک؟" اسے جیسے یقین نہ آیا تھا۔

"سرپرائز!" مسکراتے اس نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ماما کہاں ہے؟"اس سے جدا ہوئے سوال داغا تھا

"اپنے روم میں آرام کر رہی ہے"اس کے ہم قدم چلتی فضا نے جواب دیا تھا

"ناراض ہے آپ سے!"اس نے مزید انفارمیشن دی تھی۔

"ڈونٹ وری منا لوں گا میں!"ہلکی سی آنکھ مارتا وہ سفری بیگ لاؤنج میں رکھے دبے پاؤں ان کے کمرے میں داخل ہوا تھا جبکہ فضا جوس لینے کچن میں جا گھسی تھی۔

اب حالات کچھ یوں تھے کہ شاہ میر صاحب کو آدھا گھنٹہ ہو چلا تھا ماں کے کمرے میں ڈیرہ ڈالے انہیں مناتے ہوئے مگر شازیہ بیگم کسی صورت ماننے کو تیار نہ تھی۔اور باقی سب گھر والے بھی وہی اکٹھے مسکراتے ہوئے دونوں ماں بیٹا کے روٹھنے منانے کو دیکھ رہے تھے۔

"تائی جان اب بس بھی کر دے بخش دے بیچارے کو!"سفیان اس کی حالت پر ترحم کھاتے بولا تھا مگر شازیہ بیگم کی سخت نگاہوں سے خوفزدہ ہوتا نگاہیں پھیر گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"سفیان ٹھیک کہہ رہا ہے شازیہ بچہ معافی مانگ رہا ہے اب جانے بھی دو! معاف کر دو اسے!" شبیر حسین کے کہے پر انہوں نے خفگی بھری نگاہ سے انہیں دیکھا تھا مگر ان کے اصرار پر وہ مان چکی تھی۔

اور شاہ میر سے وعدہ لیا تھا کہ آئندہ سے ایسی کوئی حرکت نہ کرے وہ جس پر کانوں کو ہاتھ لگائے اس نے معافی مانگی تھی۔

تھوڑی دیر کے آرام کے بعد وہ شام کے وقت واک کے لیے سوسائٹی سے ملحقہ پارک میں آکر ٹہلنا شروع ہو گیا تھا۔

"ارے یہ تو شاہ میر ہے نا؟ شبیر نقوی کا بیٹا جو آرمی میں ہے؟" وہاں موجود عورتوں میں سے ایک نے حیرت سے باقی سب سے سوال کیا تھا جس پر سب نے ہاں میں ہاں ملائی تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چلو زرا حال چال پوچھ آتے ہیں اور شادی کی مبارک باد بھی دے آئے گے!" ان کے ہنس کر کہنے پر باقی سب بھی دبی دبی مسکراہٹ لیے شاہ میر کے سر پر جا پہنچی تھی۔

"شاہ میر بیٹا کیسے ہو اور گھر کب آئے؟" ان میں سے ایک کے سوال پر شاہ میر نے چونک کر سب کو دیکھا تھا

"جی آنٹی الحمد اللہ بلکل ٹھیک ہوں اور آج ہی آیا ہوں" وہ دھیمی مسکراہٹ لیے بولا تھا

"اچھا اچھا ویسے شادی بہت بہت مبارک ہو تمہیں۔۔۔" مبارکباد دیتی وہ ہنس دی تھی جبکہ باقی سب کی بھی ہنسی نکل گئی تھی۔

"شکریہ!" ان کی ہنسی سے وہ کچھ اخذ نہ کر پایا تھا۔

"ویسے کچھ زیادہ جلد بازی نہیں دکھادی تھی تم نے شادی کرتے وقت؟ مطلب ایسی بھی کیا مجبوری تھی جو ایسی لڑکی سے شادی۔۔۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ایکسکیوزمی کیا مطلب آپ کی بات کا اور ایسی لڑکی سے کیا مراد ہے؟" ان کی بات بیچ میں کاٹتا وہ پوچھ بیٹھا تھا

"ارے میرا مطلب ایسی موٹی لڑکی سے شادی۔۔۔ مطلب کے اتنا مس میچ کپل۔۔۔۔۔ کافی زیادتی کرلی تم نے اپنے ساتھ۔۔۔ اوپر سے زبان دراز بھی انتہا کی ہے وہ" کانوں کو ہاتھ لگائے وہ بولی تھیں۔

"نا صرف زبان دراز بلکہ جاہل اور بد تمیز بھی" یہ گوہر افشانی دوسری عورت نے کی تھی۔

"ویسے کہنا تو نہیں چاہیے مگر ایسی عورتوں کے ساتھ گھر نہیں بسایا جاتا شاہ میر بیٹا!" وہی عورت پھر سے افسوس کن لہجے میں بولی تھی۔

"کیا بد تمیزی کی ہے اس نے آپ سب کے ساتھ بتائے مجھے؟" اپنے اندر پنپتے غصے کو دبائے اس نے پر سکون رہتے سوال کیا تھا

"تمہارے گھر والوں نے کچھ نہیں بتایا تمہیں؟" انہوں نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نہیں۔۔۔" اس کے جواب پر وہ سب ایک کی پانچ لگاتی اپنے اندر کا سارا غصہ اور زہر اگل چکی تھیں۔

"دیکھو بیٹا یہ سب تمہارے پوچھنے پر ہی ہم تمہیں بتا رہے ہیں۔۔۔۔۔ ہم نہیں چاہتے ہماری وجہ سے تمہارے رشتے میں کوئی مسئلہ آئے۔۔۔" وہ کچھ گھبراتی بولی تھی

شازیہ بیگم کے غصے سے وہاں سب لوگ واقف تھے اور اب وہ بہو بھی اپنے جیسی لائی تھیں۔۔۔ مگر شاہ میر شبیر حسین جیسا نہ تھا جو بیوی کو سمجھتا اور سپورٹ کرتا۔

"ج۔۔۔جی آپ فکر مت کرے، آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔ اب میں چلتا ہوں" دانت پیستا وہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجاتا وہ غصے سے وہاں سے نکلا تھا

"اسے کیا ہوا؟" پیچھے موجود تمام عورتوں نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور کندھے اچکاتی وہ دوبارہ اپنی باتوں میں مگن ہو چکی تھی یوں جیسے انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یمنیٰ، یمنیٰ! کہاں ہو؟ باہر آؤ!" گھر داخل ہوتے ہی وہ اونچی آواز میں چلایا تھا

"بھائی کیا ہوا؟" اقصیٰ کے روم میں موجود فضا پریشان سی باہر نکلی تھی۔

"یمنیٰ اسے بلاؤ باہر، فوراً" ماتھا مسلتا وہ غصے سے بولا تھا

"مگر بھائی ہوا کیا ہے؟" وہ تو اسے یوں غصے میں دیکھ چونکی تھی

"جتنا کہاں ہے وہ کرو اور بلاؤ اپنی دلاری بھابھی کو باہر" غصے میں وہ پھنکارہ تھا

"لیکن بھائی بھابھی تو۔۔"

"یمنیٰ گھر پر نہیں ہے فیصل آباد گئی ہوئی ہے وہ۔۔۔ تین دن ہو گئے ہیں!" جواب شازیہ بیگم کی جانب سے آیا تھا

ان کے جواب پر وہ چونکا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اسی وقت میں کمرے میں آؤ۔۔۔" اسے کہتی وہ دوبارہ اپنے کمرے میں داخل ہوگئی تھی۔۔۔شاہ میر ان کا سپاٹ چہرہ دیکھ کچھ خوفزدہ ہوا تھا مگر حکم بجالاتا ان کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔فضا بھی تیزی سے اقصیٰ کو دلاسہ دیتی اس کے پیچھے کمرے میں بھاگی تھی۔

"میں نے صرف شاہ میر کو بلایا تھا" شازیہ بیگم نے اسے گھورا تھا جو کندھے اچکاتی وہاں موجود سنگل صوفہ پر جابیٹھی تھی۔

"اور تم بتاؤ آخر ایسی کیا بات ہوگئی جو یوں جاہلوں کی طرح چلارہے تھے؟" رخ اب شاہ میر کی جانب تھا

"ابھی پارک سے آرہا ہوں جانتی ہیں آپ وہاں سے کیا کیا سن کر آرہا ہوں میں آپ کی لائی گئی اس لاڈلی بہو کے بارے میں؟" وہ طنزیہ انداز میں گویا ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہی سنا ہو گا کہ کیوں ایک موٹی لڑکی سے شادی کر لی، تمہیں تو لڑکیوں کی کمی نہیں۔۔۔۔اور یہ بھی کہ وہ کتنی بد تمیز اور بد زبان ہے بلا بلا۔۔۔۔ خیر تمہیں اس سے کیا؟" وہ پر سکون لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا؟ بیوی ہے وہ میری۔۔۔اس کے نام کے ساتھ میرا نام جڑا ہے اور ایسی حرکتیں کر کے وہ خود کو نہیں مجھے شرمندہ کروا رہی ہیں لوگوں کے سامنے!" وہ غصے سے بپھر تا بولا تھا۔

"ماشاالله کیا بات ہے۔۔۔ صبح سے شام ہو گئی تمہیں گھر آئے مگر ایک بار بھی تمہیں اس بیوی کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔نا کچھ پوچھا اور نہ ہی جاننے کی کوشش کی کہ وہ کہاں اور اب وہ تمہاری بیوی ہو گئی؟ تف ہے تم پر" وہ اسے شرمندہ کرتے بولی تھی۔

"آپ جانتی بھی ہے کیا کیا ہے اس نے؟"

"ہاں جانتی ہوں تو؟" آنکھیں چھوٹی کیے وہ دو بدو بولی تھی۔

"آپ سب جانتی ہیں تو سوال کیسا؟" وہ غصے سے بھرا بیٹھا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم بھی تو سب جانتے ہو پھر سوال کیسا؟" ایک کٹیلی نگاہ انہوں نے فضا پر ڈالی تھی جبکہ شاہ میر تذبذب کا شکار ہوا تھا

"آپ کہنا کیا چاہتی ہے؟" لہجہ فوراً ہی دھیما ہوا تھا

"صاف بات ہے فضا تمہیں یہاں کی تمام رپورٹس دیتی رہی ہے، تمہاری بیوی کس قسم کی ہے یہ بھی بتا چکی ہو گی۔۔۔۔ اور ان عورتوں کی آئے روز کی شکایات بھی سنا دی ہو گی تمہیں!" ان کے کہتے ہی غصہ ایک بار پھر پروان چڑھا تھا

"جب آپ سب جانتی ہی ہے تو میرا سوال یہ کہ وہ ابھی تک اس گھر میں کیا کر رہی ہے؟۔۔۔ معاف کیجیئے گا ماما مگر میں ایک ایسی لڑکی کے ساتھ اپنا تعلق نہیں جوڑ سکتا جو میرے لیے باعثِ شرمندگی ہو!" وہ دل کڑا کر بولا تھا۔

"پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو"

"کیسا سوال؟" بھنویں سکیڑے سوال کیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تمہیں کیسے یقین کہ جو تمہاری بہن یا ان عورتوں نے تمہاری بیوی کے بارے میں کہاں وہ سچ تھا؟" ان کے سوال پر دونوں بہن بھائی کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"ماما!!" دونوں کی آواز میں بے یقینی در آئی تھی۔

"جواب دو شاہ میر "لہجہ سخت ہو گیا تھا

"فضا بہن ہے میری جھوٹ کیوں بولے گی مجھ سے؟" وہ برا منا چکا تھا ان کی بات کا

"اور وہ عورتیں تمہیں کیسے یقین کہ وہ بھی سچ بول رہی تھیں؟" ایک نیا سوال داغا تھا

"وہ جھوٹ کیوں بولے گی؟ اور ویسے بھی جو کچھ انہوں نے یمنیٰ کے بارے میں بتایا وہی سب فضا بھی بتا چکی تھی تو اس بات کا سوال ہی نہیں اٹھتا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہیں" اس کے جواب پر افسوس سے انہوں نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"اگر میرے ہاتھ میں ہوتا تو جس وردی پر اتنا اکڑ رہے ہو وہ تمہارے وجود سے علیحدہ کر دیتی۔۔۔۔یقین نہیں ہوتا شاہ میر کے تم واقعی میں آرمی سے تعلق رکھتے

All Rights Reserved by Novels Lounge

ہو ؟۔۔۔ تمہاری بہن نے تمہیں یمنیٰ کے رویے کے بارے میں تو بتادیا مگر کبھی اس نے وجہ بتائی یا تم نے جاننے کی کوشش کی کہ وہ ایسا کیوں کرتی ہے ؟۔۔۔۔۔ سب چھوڑو کیا کبھی تمہیں بہن سے معلوم ہوا کہ اس نے گھر والوں سے بدتمیزی کی؟" ان کے سوال پر اس کا سر ہلکے سے نفی میں ہلا تھا۔

"وہ بھی انسان ہے شاہ میر کوئی روبوٹ نہیں ہے تمہاری بیوی۔۔۔ جیتا جاگتا وجود ہے وہ، احساس ہے اس میں بھی۔۔۔۔ خود سوچوں جب دن رات باہر آتے جاتے لوگ اس کے وزن کا مزاق اڑائے تو کیسا محسوس کرتی ہوگی وہ ؟۔۔۔۔ اوپر سے ایسی لڑکی جس کا شوہر ولیمے کے اگلے روز ہی چلا جائے اور کئی ماہ پلٹ کر پوچھے نا تو جواب دو مجھے ایسی لڑکی کو معاشرہ کیسے خوش رہنے دے سکتا ہے ؟۔۔۔۔۔ جب اس کا شوہر اس کی طاقت نہیں بنا، اس کے شوہر نے نکاح جیسے رشتے کو مزاق بنادیا تب اسے ہی اپنی طاقت بننا پڑا۔۔۔۔ اس نے خود سے دنیا کو ڈیل کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔ جیسی شکل ویسا تھپڑ یہی کیا اس نے اس دنیا کے لوگوں کے ساتھ۔۔۔ اس کی غلطی صرف اتنی ہے کہ وہ موٹی ہے ؟ اور یہی جرم ہے اس کا ؟۔۔۔۔ کیا واقعی میں ؟۔۔۔۔۔ مجھے لوگوں

All Rights Reserved by Novels Lounge

سے کوئی امید نہیں مگر افسوس تو اپنی اولاد پر ہو رہا ہے۔۔۔پوری زندگی تم لوگوں کو بس یہی سکھایا کہ لوگوں کو ان کے ظاہری حلیے سے جج مت کرنا مگر۔۔۔مجھے افسوس رہے گا کہ میں نے کسی کی بیٹی کی زندگی برباد کر دی۔۔۔ماں ہوں تمہاری دشمن نہیں، سوچ سمجھ کر ہی اس بچی کو بیاہ کر لائی ہوں تمہارے لیے۔۔۔"نم آنکھوں سے انہوں نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

دونوں کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔

"خیر مجھے مزید کچھ نہیں کہنا تم دونوں جا سکتے ہو!"وہ اپنی جانب سے بات ختم کر چکی تھی۔

"مام یمنیٰ کہاں ہے ؟۔۔۔پلیز مام!"وہ منت بھرے لہجے میں بولا تھا

"فیصل آباد گئی ہے۔۔۔اس کی کنووکیشن ہے۔۔۔تمہیں شاید علم نہیں مگر تمہارے بیوی ڈائیٹیشن ہے۔۔۔بی۔ایس کیا ہے اس نے۔۔۔جیسی ہم سفر کی چاہت رکھی تم نے بلکل ویسی ہے وہ!"ان کے اس نئے انکشاف پر شاہ میر کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ؟ آپ نے بتایا کیوں نہیں مجھے؟" اسے اپنی آواز گہرائی سے آتی محسوس ہوئی

"کی تھی کوشش بہت مگر تم نے کبھی موقع دیا؟ منگنی کے فوراً بعد کراچی چلے گئے، سال تک گھر کا رخ نہیں کیا، کال پر بھی یمنیٰ کے حوالے سے کچھ کہنا چاہتی تو کال کاٹ دیتے اور شادی سے ٹھیک ایک دن پہلے تم آئے اور ولیمے کے بعد پھر سے چلے گئے۔۔۔۔۔کب بتاتی تمہیں میں؟" غصے سے بولتے ان کا سانس پھول گیا تھا۔

"ماما پانی" فضا نے فوراً اٹھتے سائڈ ٹیبل سے گلاس اٹھائے ان کے لبوں کے قریب کیا تھا

"ارے پرے کرو اسے۔۔۔۔دیکھو شاہ میر مجھے صاف صاف بتادوں کے تم آخر چاہتے کیا ہو؟۔۔۔۔اگر تمہیں اتنا ہی اس رشتے سے اعتراض ہے تو ختم کر دو اس رشتے کو۔۔۔۔میں یمنیٰ کا نکاح شارق سے کروادوں گی۔۔۔۔۔اگر بڑا نہیں تو چھوٹا صحیح مگر یمنیٰ میرے گھر کی ہی بہو بنے گی" ان کی بات پر شاہ میر کو ساتوں آسمان اپنے سر پر ٹوٹتے محسوس ہوئے تھے، سانس تو فضا کی بھی تھم گئی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"کل صبح تک کا وقت ہے فیصلہ کرو اور مجھے بتاؤ تا کہ میں آگے کا لائحہ عمل طے کر سکوں۔۔۔۔۔اب تم دونوں جا سکتے ہو!" ان کی بات پر دونوں بہن بھائی ہی کمرے سے نکل آئے تھے۔

"بھائی۔۔۔۔"

"ابھی نہیں فضا۔۔۔ناٹ ناؤ!" ہاتھ اٹھائے اس روکتا وہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔

پوری رات اس کی گہری سوچ میں گزری تھی جب اس نے شارق کو گیٹ سے اندر آتے دیکھا تھا۔

"اتنی لیٹ کہاں سے آ رہے ہو؟" وہ جو چھپ چھپاتا گھر میں داخل ہو رہا تھا شاہ میر کے سوال پر گڑبڑا کر مڑا تھا۔

"بھائی آپ نے تو ڈرا دیا!" وہ دل پر ہاتھ رکھے بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں!" شاہ میر نے غصے سے اسے گھورا تھا

"گھر پر بور ہو رہا تھا اسی لیے دوستوں کے ساتھ باہر چلا گیا!" جواب دیتا وہ کچن میں داخل ہوتا فریج سے پانی کی بوتل نکال چکا تھا۔

"اور ایسی آوٹنگز ہفتے میں کتنی بار ہوتی ہیں؟" وہ بھی اسی کے پیچھے کچن میں آ دھمکا تھا۔

"یقین مانے تو جب سے یمنیٰ آئی ہے کہی نہیں جاتا میں۔۔۔۔ مگر اب وہ فیصل آباد چلی گئی ہے تو بور ہو رہا ہوں میں" اپنی دانست میں بولتا وہ پانی کی بوتل کو منہ لگا چکا تھا جبکہ شاہ میر تو اس کے بھابھی کی جگہ یمنیٰ سن کر چونکا ہوا تھا۔

"یہ تم نے یمنیٰ کو نام سے کب سے پکارنا شروع کر دیا؟ تم تو بھابھی بلاتے تھے نا اسے؟" آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"ہاں لیکن یمنیٰ نے منع کر دیا۔۔۔ وہ کہتی ہیں بھابھی نہ کہوں انہیں۔۔۔ دوست ہیں نا ہم اسی لیے۔۔۔۔ ویسے آپ کو آئیڈیا ہے کہ یمنیٰ کب تک آئے گی؟ میں

All Rights Reserved by Novels Lounge

مس کرتاہوں انہیں!"اس نے تو سوال کر دیا تھا مگر شاہ میر اپنی ہی دنیا میں گم ہو گیا تھا۔

"میں یمنیٰ کا نکاح شارق سے کروادوں گی۔۔۔۔۔اگر بڑا نہیں تو چھوٹا صحیح مگر یمنیٰ میرے گھر کی ہی بہو بنے گی"

"یمنیٰ نے منع کر دیا۔۔۔وہ کہتی ہیں بھابھی نہ کہوں انہیں"

شاہ میر کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔

"شارق۔۔۔۔میں فیصل آباد جارہاہوں صبح۔۔۔گھر میں کوئی پوچھے تو بتادینا!" اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اسے فیصلہ سنائے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔

"انہیں کیاہوا؟۔۔۔اُف یمنیٰ بور ہو رہا ہوں میں کب آئے گی آپ؟"شاہ میر کی بات پر حیرت سے سوچتا وہ بعد میں خود سے بڑبڑایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ارے بھئی آرہی ہوں صبر تو رکھو زرا!" مسلسل دروازے پر ہوتی بیل کی وجہ سے وہ زچ ہو گئی تھیں۔۔۔۔اس وقت گھر پر گلزار چاچا اور نازیہ بیگم کے علاوہ کوئی نہ تھا۔

"ہاں بھئی کیا مسئلہ ہے؟ کون سی آفت آن پڑی تھی۔۔۔۔کیا قیامت آگئی تھی جو یوں بیل پر رکھی انگلی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی؟" دروازہ کھولتی وہ سامنے دیکھے بنا غصے سے غرائی تھیں۔

"اسلام علیکم آنٹی!" ان کے غصے سے تھوڑا سا خائف ہوتا شاہ میر شرمندہ سا سلام پیش کر چکا تھا۔

"شاہ میر بیٹا تم؟ یوں اچانک۔۔۔۔۔۔ارے اندر آؤ!" اسے دروازے پر کھڑے دیکھ وہ ہڑبڑاتی راستہ چھوڑتی اسے اندر لے آئی تھی۔

"معاف کرنا بیٹا مجھے لگا محلے میں سے ہو گا کوئی۔۔۔۔۔" وہ شرمندہ ہوئی تھی داماد پر یوں برس کر، داماد بھی وہ جو شادی کے بعد پہلی بار سسرال آیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ارے نہیں آنٹی کوئی بات نہیں" وہ ان کی شرمندگی کا اثر زائل کرتے بولا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں حسیب اور طلعت چچی ہاتھ میں کھانے کی اشیا کا شاپر تھامے گھر میں داخل ہوئے تھے جنہیں انہیں ہاتھ سے تھامتی نازیہ بیگم جلدی سے کچن میں داخل ہوئی تھی۔

سموسے، دہی بڑے، چاٹ، بیکری کی دو تین آئیٹمز اور ساتھ میں کوک ٹیبل پر سجائے وہ سب شاہ میر کی گھور رہے تھے جو اپنی جگہ چور سا بنا اکیلا کھا رہا تھا۔

"ویسا بیٹا آپ یوں اچانک، بتایا نہیں کہ آپ آرہے ہو اور یمنیٰ نے بھی کچھ نہیں بتایا!" چچی نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

"کیا مطلب یمنیٰ کے کچھ بتایا نہیں؟ حالانکہ میں نے تو اسے رات کو ہی کال کرکے انفارم کر دیا تھا!" شاہ میر جو کچھ اور کہنے والا تھا دماغ میں ابھرتی شرارت کے زیر اثر سارا ملبہ یمنیٰ کے سر گراتا مزے سے سموسوں سے انصاف کرنے میں مگن ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

چاچا، چچی اور حسیب تینوں نے خوفزدہ آنکھوں سے نازیہ بیگم کی جانب دیکھا تھا جن کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔۔۔۔یقیناً یمنی کا شامت آج پکی پکی آئی ہوئی تھی۔

"ویسے یمنی کہاں ہے؟" ہر بار کی طرح اس بار بھی اسے آخر میں اپنی بیوی کا خیال آہی گیا تھا۔

"آپی تو یونی گئی ہوئی ہے نا! آج کنووکیشن ہے ان کی!" حسیب نے آنکھیں چھوٹی کیے شاہ میر کی جانب دیکھا تھا

"اوہ ہاں میرے ذہن سے نکل گیا۔۔۔" ایکٹینگ کرتا وہ حسیب کی ہاں میں ہاں ملا چکا تھا۔

"ارے بھئی شاہ میر کہاں ہے؟ ناشتے کے لیے بلاؤ کوئی اسے!" شبیر حسین اسے ناشتے پر نا پا کر بولے تھے۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھائی تو گھر نہیں" پراٹھے کا لقمہ منہ میں ڈالتا شارق بولا تھا

"گھر نہیں ہے کہاں گیا؟" انہوں نے حیرت سے سوال کیا تھا

"فیصل آباد۔۔۔۔۔ صبح ہی نکل گئے تھے۔۔۔ کہہ رہے تھے آپ سب کو بتا دوں میں" شارق کی بات پر شازیہ بیگم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔۔۔شاہ میر نے نکاح جیسے مقدس رشتے کا مزاق بنا کر انہیں نا صرف دنیا بلکہ خدا کے سامنے بھی شرمندہ کروادیا تھا، اسے لائن پر لانے کو ہی انہوں نے یمنیٰ اور شارق کے نکاح کی بات کی تھی۔۔۔اور اب ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔ ان کے بیٹے کو عقل آچکی تھی ان کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔

مگر شاہ میر کے علاوہ ایک اور وجود بھی تھا جس کی کلاس لینے کی اشد ضرورت تھی انہیں۔۔

فضا پر نگاہیں گاڑھے وہ گہری سوچ میں کھو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اوئے کیا ہوا ہے تجھے؟ کب سے دیکھ رہے ہیں یوں بنائے گھوم رہی ہے کوئی مسئلہ ہے؟" کنووکیشن کا اختتام ہوتے ہی اب وہ چاروں تصویریں لینے میں مگن تھی مگر یمنیٰ کی عدم دلچسپی دیکھ وہ تینوں کچھ پریشان ہوئی تھی۔

"کیا ان سے شئیر کرنا چاہیے؟" یہ سوچ دماغ میں آئی تھی۔

"نہیں رہنے دیتی ہوں۔۔۔۔" اپنی سوچ کی فوراً نفی کی تھی۔

"کچھ نہیں بھوک لگی ہے" اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"کبابش چلتے ہیں" آئیڈیا قانتہ نے پیش کیا تھا۔

"منہ بندر کھ کبابش کی ماں نا بن زیادہ۔۔۔۔ کبابش نہیں جانا۔۔۔۔ پہلے باؤلنگ کرنے جائے گے اور پھر لائل پور گیلریا کی چاٹ کھائے گے۔۔۔ کیوں کیا کہتی ہو زینب؟" زینیہ اس کو زبان بندر کھنے کو کہہ چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مجھے تو گرینڈ آٹریئم کے جھولے بھی لینے ہیں" زینب بھی پلان ترتیب دے چکی تھی۔

"تو کس کا انتظار ہیں چلو چلتے ہیں نہیں تو دیر ہو جائے گی!" پلان سنتے ہی قانتہ بولی تھی۔

ان کی اسی نوک جھوک میں ایک بھرپور دن گزارے وہ مسکراتی گھر میں داخل ہوئی تھی جب اماں کی فلائنگ چپل نے اس کا استقبال کیا تھا۔

"تو یمنیٰ ٹھہر جا توں۔۔۔ آج نہیں چھوڑوں گی میں تجھے!" چپل لیے وہ یمنیٰ کے پیچھے بھاگی تھی جو پورے صحن میں دوڑتی بس اپنا قصور پوچھے جا رہی تھی۔

"اماں میں نے کیا کیا ہے بتائے تو صحیح۔۔۔۔ چچی روکے انہیں!" وہ چچی سے بولی تھی جو بیچاری اس کی درگت بنتی دیکھ ایک سائڈ کو کھڑی تھی جبکہ حسیب ہنستا ویڈیو بنا رہا تھا۔

"چھوڑو گی نہیں میں تجھے۔۔۔ رک جا توں!" چھوڑ چپل ماری گئی تھی جو یمنیٰ کو تو نہ لگی مگر اندر آتے شاہ میر کے منہ پر اچھے سے چپساں ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

لوں جی یہ تو وہ مثال ہو گئی دوسرے کے لیے کھودے گئے گڑھے میں خود گرنا!

"یا وحشت!" منہ پر ہاتھ رکھے وہ کراہ کر رہ گیا تھا۔

"ہائے میرا بچہ" اماں تڑپتی اس کی جانب بھاگی تھی۔

یمنیٰ جو شاہ میر کی حالت پر ہنسی سے دوچار ہو گئی تھی اماں کی اتنی محبت اور اپنائیت پر آنکھیں گھما کر رہ گئی تھی۔

"بیٹا ٹھیک تو ہو نا تم!" چارپائی پر بیٹھے شاہ میر کے ماتھے پر کپڑے میں لپٹی برف کا ٹکور کرتے انہوں نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"کبھی مجھ سے تو اتنی اپنائیت نہیں جتائی" یمنیٰ بڑبڑائی تھی۔

"معاف کرنا بیٹا۔۔۔ میری وجہ سے چوٹ لگ گئی تمہیں" اماں نے معافی مانگی تھی۔

"کبھی مجھ سے تو نہیں مانگی معافی ایسے؟" ایک بار پھر کلس کر جملہ ادا ہوا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"زبان اندر رکھ اپنی یمنیٰ۔۔۔ایک تو مجھے پہلے ہی بہت غصہ ہے تجھ پر۔۔۔۔" اماں بھڑک اٹھی تھی

"کس بات کا غصہ میں نے کیا کیا ہے؟" یمنیٰ بھی تلملائی تھی

"شاہ میر کے آنے کا بتایا کیوں نہیں۔۔۔جبکہ بچہ تمہیں رات کو ہی بتا چکا تھا" اماں کی بات سن اس کی آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔۔چھوٹی آنکھیں کیے اس نے اس اٹھائیس سالا بچے کو گھورا تھا اور پھر اماں کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"وہ دماغ سے نکل گیا میرے۔۔۔۔کنووکیشن کی وجہ سے۔۔۔۔" گہری سانس خارج کرتی وہ بولی تھی۔

اس کے جھوٹ پر شاہ میر کو حیرت ہوئی تھی، اماں نے پھر کچھ کہنے کو منہ کھولا تھا جب چچی نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ دھرا تھا

"بس کر دے بھابھی بچی ہے بھول گئی۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔دیکھے تو سہی تھکی ہاری ہے یونی سے۔۔۔۔۔بھوکی ہو گی وہ" چچی ان کا غصہ رام کرتی بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھوک نہیں چچی بس تھک گئی ہوں آرام کروں گی تھوڑی دیر۔۔۔۔۔رات کا مینیو ڈیسائیڈ کر کے بتادے بنادوں گی میں!" ایک اچٹتی نگاہ دونوں ساس داماد پر ڈالتی وہ کمرے میں غائب ہو چکی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اففففف کتنی گرمی ہے!" کھانے سے فارغ ہوتے ہی وہ چھت پر بچھی چارپائی پر آبیٹھی تھی جہاں چلتی ٹھنڈی ہوا نے اسے سکون اور راحت دی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں شاہ میر بھی چلتا اس کے ساتھ آبیٹھا تھا جسے آنکھ بند کر کے بیٹھی یمنیٰ محسوس نہ کر سکی تھی، گلا کھنکھارے اس نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔

"کیسی ہو؟" یمنیٰ کے خود کو ٹھٹھک کر دیکھنے پر سوال کیا تھا۔

"ٹھیک؟" وہ چونکتی بولی تھی۔

"میرا حال نہیں پوچھو گی؟" اس کا انداز ایک بار پھر یمنیٰ کو گہرہ دھچکا لگا چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیسے ہیں آپ؟"مارے بندھے سوال کیا تھا اس نے

"میں بھی ٹھیک"جواب دیے دونوں کے درمیان گہری خاموشی حائل ہو چکی تھی۔

"کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟"چند پلوں کی خاموشی کے بعد شاہ میر کی آواز گونجی تھی۔

"کس حوالے سے؟"اس نے شاہ میر کی جانب نہ دیکھا تھا

"ہمارے بارے میں"

"ہمارے بارے میں کیا بات کرنی ہیں آپ کو؟"

"ہمارے رشتے کے حوالے سے۔۔۔۔دیکھو یمنیٰ آئی نو کہ ہمارا رشتہ تھوڑا نہیں بہت کومپلیکیٹیڈ ہیں۔۔۔۔اور یہ بھی سچ ہے کہ اس رشتے کو اتنا کومپلیکیٹ میں نے ہی بنایا ہے تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں، ولیمہ کے اگلے دن تمہیں چھوڑ کر چلا گیا، نہ گھر آیا نہ کبھی کال کی۔۔۔۔مگر۔۔۔تم میری آئیڈیل لائف پارٹنر نہیں تھی ۔۔۔۔"وہ رکا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ کو جسٹفائی کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔میں جانتی ہوں سب کچھ۔۔۔۔ ظاہری سی بات ہے مجھ جیسی موٹی لڑکی کبھی کسی مرد کی آئیڈیل بیوی نہیں بن سکتی۔۔۔۔آپ کے ساتھ کوئی ماڈرن لڑکی ہی سوٹ کرتی ہے" وہ تیزی سے بولی تھی۔

"ویٹ آمنٹ۔۔۔تم، تم سب غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔۔تمہارا ویٹ۔۔۔۔گاڈ۔۔۔۔ یمنیٰ تمہارا وزن کبھی مسئلہ نہیں تھا میرے لیے۔۔۔۔میں اس رشتے سے ناخوش تھا کیونکہ میری چوائس ایک پڑھی لکھی لڑکی تھی کوئی دیگیں پکانے والی نہیں" وہ زچ ہوتا بولا تھا۔

"جھوٹ۔۔۔۔۔۔بی۔ایس آنرز ڈگری ہے میری وہ بھی ان یو آر شنسٹ کی" اسے یقین نہ آیا تھا۔

"ہاں اور میں ایک نمبر کا گدھا ہوں۔۔۔۔شادی سے پہلے مجھے علم نہیں تھا کہ تم۔۔۔۔کہ تم پڑھی لکھی ہو۔۔۔۔۔ماما نے جب ہماری منگنی کی تو غصے میں میں اسلام

All Rights Reserved by Novels Lounge

آباد سے کراچی نکل گیا۔۔۔۔۔جب بھی تمہارا ذکر ہوتا تو کال کاٹ دیتا، سنتا ہی نہ کسی کی بھی۔۔۔"

"کیوں؟" وہ پوچھ بیٹھی تھی

"کیونکہ عقل پر میری پتھر پڑ گئے تھے۔۔۔صرف ایک ملاقات میں ہی جج کر چکا تھا تمہیں۔۔۔دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا" وہ جتنا خود کو کوستا اتنا کم تھا

"خیر وہ تو اب بھی کام نہیں کرتا" یمنیٰ کے طنز پر اس نے بری طرح سے اسے گھورا تھا۔

'اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" وہ مدعے کی بات پر آئی تھی۔

"میں ہمارے رشتے کو ایک موقع دینا چاہتا ہوں" بنا وقت ضائع کیے وہ بولا تھا۔

"موقع؟ شاہ میر ہم کوئی ٹین ایج لوورز نہیں ہے جو گرلفرینڈ، بوائے فرینڈ کے ریلیشن شپ میں ہو اور اسی پر ہمارا فیوچر بیسڈ کرے کہ چل گیا تو ٹھیک نہیں تو بریک اپ" وہ غصے سے بولی تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اچھاتم کیاچاہتی ہو؟"وہ مصلحت کے تحت پوچھ بیٹھا تھا۔

"یاتو آریاپار۔۔۔۔"وہ جھٹ بولی

"یار یمنیٰ یہ توغلط ہے۔۔۔۔۔بنا ایک دوسرے کو سمجھے ہم کیسے ڈیسائیڈ کرپائے گے کچھ ؟ووئی ہیوٹو ٹیک دس سٹیپ۔۔۔۔ہمارے رشتے کو ہمیں ایک موقع دیناہو گا" شاہ میر نے اسے سمجھایا تھا

"اور اگر اس موقع کا کوئی رزلٹ نہ نکلاتو۔۔۔توطلاق ؟"لمحہ بھر کو گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔وہ ایسا سوچنا نہیں چاہتی تھی لیکن جب بعد میں بھی یہی ہونا تھاتو پہلے کیوں نہیں؟

"توپھر ہم کوشش کرتے رہے گے،موقع دیتے رہے گے۔۔۔عمر کے اس حصے تک، جہاں تک ہمارا ساتھ لکھاہوا ہے"اپنے ہاتھ میں اس کا ہاتھ تھامے وہ پریقین لہجے میں بولا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"ٹھیک ہے میں۔۔۔۔میں سوچوں گی، کچھ وقت چاہیے مجھے" نامحسوس انداز میں اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالے وہ بولی تھی۔

اس کے ہاتھوں کی نرماہٹ محسوس کرتے شاہ میر کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"ویسے سچ بتائے اگر آپ کو اب بھی معلوم نہ ہوتا میری ایجوکیشن کے حوالے سے تو کبھی چانس دیتے اس رشتے کو؟" چند پل گزرے ہی یمنیٰ کی آواز گونجی تھی۔

"شائد نہیں" اس کے لہجے میں سچائی تھی۔

"کس قدر میٹیریلسٹک انسان ہے آپ شاہ میر۔۔۔۔آپ کسی کے کام سے یا اس کی ڈگری سے کیسے اس انسان کو جج کرسکتے ہیں؟۔۔۔چلے فرض کرے اگر میری جگہ آپ کسی ڈگری ہولڈر لڑکی سے شادی کرلیتے تو کیا گارنٹی تھی کہ وہ آپ کے گھر والوں کے ساتھ ویسے ہی رہتی جیسے میں رہتی ہوں؟۔۔۔۔ویسے آپ فوج میں ہے اور انسان کو اس کی لک سے جج کرتے ہیں۔۔۔پکا نقلی فوجی ہے آپ" اس نے منہ بسورا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یار یمنیٰ بس کر دو۔۔ایک تو تم سب کو اللہ جانے کیا ہو گیا ہے جس کو دیکھو مجھے آرمی میں ہونے کا طعنہ مار دیتا ہے۔۔۔۔اور ویسے بھی میں انسان ہوں فرشتہ نہیں۔۔۔۔ ہو گئی غلطی اب بخش دو مجھے" وہ اچھا خاصہ برا منا چکا تھا اس کی بات کا۔

"دیکھو یمنیٰ مجھے تمہارے ساتھ رشتے سے اعتراض تھا۔۔۔میں غصے میں بھی تھا اسی لیے کراچی چلا گیا۔۔۔۔شائد کراچی جا کر میں سوچ بھی لیتا اس حوالے سے مگر جب ماما نے تمام خاندان، رشتہ داروں کو میری منگنی کے حوالے سے بتایا تو مجھے سب کی کالز آتی۔۔۔۔مبارکباد کے بعد سب لوگوں کا افسوس نامہ شروع ہو جاتا۔۔۔۔۔تم میرے قابل نہیں، میری تمہاری جوڑی ان فٹ ہے۔۔۔۔ان سب باتوں نے میرا دماغ گھما کر رکھ دیا تھا اسی لیے مجھے تم سے مزید چڑ ہونے لگ گئی۔۔۔۔اور یہی وجہ ہے کہ آج یوں ہمارا رشتہ اس موڑ پر آن ٹھہرا ہے کہ ہم دونوں، خاص طور پر تم اسے لے کر شیور نہیں ہو۔"

"ایک خالص مشورہ دوں آپ کو؟" وہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی تھی۔

"شیور" اس نے کندھے اچکائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میری مانیے تو واقعی آرمی چھوڑ کر میرے ساتھ دیگوں کے کاروبار میں شراکت داری کر لیجیے۔۔۔۔کیونکہ آپ کے جسمانی اعضا جیسے کے دماغ، آنکھیں اور کان تو کام کرنا چھوڑ چکے ہیں۔۔۔۔اب یہ جو سلامت ہیں انہیں کو کام میں لاتے میرا بزنس سنبھال لے" اس کے ہاتھوں، پیروں کی جانب اشارہ کرتی وہ طنزیہ لہجے میں بولتی وہ تیزی سے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی تھی۔

شاہ میر تو اس کے طعنے پر تلملا اٹھا تھا۔۔۔مگر کوئی بات نہیں ہاتھ تو آنا ہی تھا نا۔۔۔۔ اچھا سبق سکھاتا وہ بھی ان سب طعنوں کا اسے۔

آنے والے چند دن سکون کے گزرے تھے۔۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو سمجھتے، ایک دوسرے کو جتنا ہو سکے اتنا ٹائم دے رہے تھے۔

نازیہ بیگم بھی یمنٰی کو یوں سیر یس دیکھ دل ہی دل میں پر سکون ہوئی تھی ورنہ اپنی بیٹی کے کارناموں سے وہ اچھے سے واقف تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شام چڑھنے کو تھی شاہ میر بیٹھک میں گلزار صاحب کے ساتھ بیٹھا نیوز دیکھ ملک کی موجودہ صورتحال پر تبصرہ کرنے میں مگن تھا جب کہ یمنیٰ اماں اور چچی کے ساتھ سبزی کاٹے میں مگن تھی جب کانوں سے وہ سریلی آواز ٹکرائی تھی۔

سبزی چھوڑ وہ تیزی سے کھڑکی کی جانب بھاگی تھی اور وہاں سے گلی میں نگاہ ڈالی تھی جہاں گولے والے کا سپیکر پورے زور و شور سے بج رہا تھا۔

اس کی باچھیں کھل اٹھی تھی۔

"اماں، اماں پچاس روپے دیجیئے گا گولے والا آیا ہے۔۔۔ چلا جائے گا" اماں کا بازو پوری قوت سے ہلائے وہ بولی تھی۔

"جا دفع ہو میرے کول نہیں آ۔۔۔ اپنے خسم کولوں منگ" خالص پنجابی میں اسے لتاڑتی وہ دوبارہ سبزی کاٹنے میں مگن ہوگئی تھی۔

بے چین روح کو قرار آتے نہ دیکھ وہ تیزی سے بیٹھک میں داخل ہوتی شاہ میر کے برابر جا بیٹھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شاہ میر۔۔۔۔شاہ میر۔"اسے نیوز میں مگن دیکھ اس کا شانہ ہلایا تھا

"ہوں؟"

"پچاس روپے دے جلدی"اس کے انداز میں عجلت نمایاں تھی۔

اس کے اس انداز کو دیکھتے قمیض کی جیب میں ہاتھ ڈالے پچاس کا نوٹ اس نے اپنے سامنے پھیلے اس کے ہاتھ پر رکھا تھا۔

جتنی تیزی سے وہ اندر داخل ہوئی تھی اتنی ہی تیزی سے وہ باہر کو نکلی۔

"او گولے والے بھیا مجھے بھی دینا" دروازے کی اوٹ سے آواز لگاتے اس نے اپنی پیالی اور پیسے آگے کو بڑھائے تھے جب ایک منٹ بعد ٹھنڈے گولے کی پیالی اس کے ہاتھوں میں سمائی تھی۔

"ہائے اللہ میاں جی!"خوشی سے چیختی وہ گولے پر ٹوٹ پڑی تھی

ویسے میں اسلام آباد میں اتنی سستی اور لذیز عیاشی کہاں؟

All Rights Reserved by Novels Lounge

ابھی چند پل نہ گزرے تھے کے گول گپے والے کی آواز سن آنکھیں پھر سے خوشی سے چمکی تھی۔

ایک بار وہ پھر شاہ میر کے ساتھ ہاتھ پھیلائے سو روپے کی فرمائش کرتے کھڑی تھی۔۔۔۔اب کی بار بھی عنایت کر دی گئی تھی۔

جگ اور پلیٹ اٹھائے پیسوں سمیت گول گپے والے کو پیش کی تھی جس نے دو منٹ میں بھری گول گپوں کی پلیٹ وہ بھی ڈھیر سارے کھٹے کے ساتھ اسے واپس کی تھی۔

"ہائے اللہ میاں جی" منہ میں گھلتے گول گپے پر اس کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی تھی۔

"افففف مزہ آگیا" بھرے ہوئے منہ سے اس نے لذت اٹھائی تھی۔

چند ہی منٹ گزرے ہوئے ہو گے جب سامنے والوں کے گھر سے بچہ اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ بریانی دینے آیا تھا۔۔۔۔بریانی کو چھوڑ یمنیٰ کی نظر اس بچی کے ہاتھ میں موجود "کیٹی چیز" پاپڑ پر تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کی للچائی نظروں کو وہ بچی بھی بھانپ گئی تھی تبھی پاپڑ چھپا لیے تھے۔۔۔دل للچا رہا تھا تبھی ہمت کرتی وہ ایک بار پھر شاہ میر کے سر پر جا کھڑی ہوئی تھی۔

"شاہ میر!"اس کے لفظوں کی مٹھاس پر سر نفی میں ہلائے اس کے مانگنے سے پہلے ہی سر نفی میں ہلائے جیب میں ہاتھ ڈالتا وہ پچاس کا نوٹ اس کے ہاتھ میں تھما چکا تھا۔۔۔جس پر پلکے جھپکتی وہ مسکراتی باہر کو بھاگی تھی۔

پاپڑ کھا لینے کے گھنٹے بعد ہی رات کا کھانا بھی تیار ہو چکا تھا جب سب پالک گوشت کھانے میں مگن تھے وہ اکیلی بریانی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

اتنی خوش خوراک بیوی پر شاہ میر کی آنکھیں ابل پڑی تھی۔۔۔اس نے پہلی بار اسے کھاتے دیکھا تھا۔۔۔۔حالانکہ جب وہ کراچی آئی تھی تب بھی اتنا ہی کھاتی تھی مگر تب وہ ایک نظر اس پر ڈالنا اپنی توہین سمجھتا تھا۔

"آرام سے کھاؤ پھٹ جاؤ گی"سب کی موجودگی میں وہ آہستہ آواز میں اس کے کان میں بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہائے اللہ میاں جی چکن!" چکن پر زور دیتی وہ شاہ میر کی بات اگنور کیے اس معصوم بوٹی پر بے رحم بلی کی طرح جھپٹ پڑی تھی۔

اماں کا ہاتھ کلیجے کو گیا تھا شوہر کے سامنے ایسی حرکت مگر داماد کے سامنے مزید اولاد کو زلیل کرنے کی سکت نہ تھی ان میں۔۔۔۔

آج گرمی حد سے سوا تھی اور سونے پر سہاگہ لائٹ بھی اوف ہو چکی تھی۔۔۔۔ایسے میں حسیب اور یمنیٰ دونوں نے چھت پر چارپائیاں بچھائے سونے کا انتظام کیا تھا۔

سب لوگوں پر نیند کی وادی مہربان ہو گئی تھی ماسوائے شاہ میر کے، جس کا خون چوس چوس مچھروں نے اسے زلیل کر دیا تھا۔

غصے سے وہ اٹھ بیٹھا تھا، چاہتا تو علی ماموں کی جانب رہ سکتا تھا مگر نازیہ بیگم نے پہلے بھی اس کے وہاں رہنے پر اعتراض اٹھاتے ہوئے اسے یہی رکھا تھا اور اب آج یوں گرمی میں ماموں کے جنریٹر والے گھر میں جا کر رات گزارنا۔۔۔وہ انہیں شرمندہ نہیں

All Rights Reserved by Novels Lounge

کر سکتا تھا اور دوسرا وہ تو ویسے بھی ان موسموں کا عادی تھا، ہاں عادی نہیں تھا تو ان مچھروں کا جنہوں نے اس کی جان ہوا کی ہوئی تھی۔

اپنی چارپائی سے اٹھتا وہ دھیمے قدم اٹھاتا یمنیٰ کی چارپائی کے پاس جا کھڑا ہوا تھا۔

"یمنیٰ! یمنیٰ!۔۔۔۔یمنیٰ!" اس کو بلائے آخر میں اس کا کندھا جھنجھوڑا تھا۔

"ہوں؟" گہری نیند میں ڈوبی آواز

"مجھے نیند نہیں آرہی" وہ چڑ کر بولا تھا۔

"تو میں کیا لوری سناؤں؟" شدید نیند میں بھی طنز۔۔۔شاہ میر سلگ اٹھا تھا۔

"مچھر کاٹ رہے ہیں" اس نے جواز بتایا

"موزپیل لگا لے" حل پیش کیا گیا تھا۔

"تمہیں مچھر نہیں کاٹ رہا؟" اس کی نیند دیکھ شاہ میر کو حسد ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کاٹ رہا ہے" اس نے جواب دیا

"تو پھر تم کیسے سو سکتی ہو؟" وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔

"ایسے" کہتے ہی وہ دوسری جانب کو کروٹ لیتی دوبارہ سے گہری نیند میں جا ڈوبی تھی۔

"یمنیٰ! اوئے۔۔ سو گئی کیا؟" اسے ہلتے نہ دیکھ مجبوراً موزپیل ہاتھوں پیروں پر ملے وہ نیند کی دیوی کے انتظار میں تھا۔۔۔۔ہاں وہ الگ بات تھی کہ موزپیل کی اس بدبودار خوشبو نے رہی سہی نیند بھی اڑا دی تھی۔

کروٹ لیے اس کی نظر یمنیٰ کی چارپائی پر جا رکی تھی جو مزے سے نیند میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"لکی وومین!" بڑبڑاتا وہ بھی کوشش کرتا آخرکار سو چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

صبح سویرے نیچے سے آتے شور پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ سر پر موجود سورج کی روشنی آنکھوں میں پڑتے ہی آنکھیں چدھیا گئیں تھی۔۔۔رات میں دیر سے سونے کی وجہ سے اب سوا نیزے پر موجود سورج بھی اس کی نیند نہ توڑ سکا تھا جو کام یمنیٰ نقوی کی پاٹ دار آواز نے کر ڈالا تھا۔

پاؤں میں چپل پہنے وہ نیچے آیا تھا جہاں ایک جانب چارپائی پر غصے سے بھری اماں اور متفکر سے چاچا چچی موجود تھے، وہی دوسری جانب ایک چارپائی ایک عورت اور دو مردوں کو دیکھ وہ تھوڑا کنفیوز ہوا تھا۔۔۔ مگر سامنے موجود غصے سے کھولتی یمنیٰ کے چہرے نے اسے کچھ غلط ہونے کا اندیشہ دیا تھا۔

"یمنیٰ بیٹا ایک بار ٹھنڈے دماغ سے ان کی بات تو سن لو!" چچی عاجزی سے گویا ہوئی تھی۔

"مجھے کچھ نہیں سننا چچی۔۔۔ اگر یہ لوگ پیسے نہیں دے سکتے تو میں ان کا کام بھی نہیں کروں گی۔۔۔ دیگ بنوانی ہے تو پیسے پورے دینے ہو گے انہیں" وہ آنکھیں چھوٹی کیے انہیں گھورتی بولی تھی جن کے چہروں پر پریشانی مزید گہری ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یمنیٰ دھی رحم کر ہم غریبوں پر!" ایک آدمی نے نم آنکھوں سے التجا کی تھی۔

"میں کسی کی کوئی دھی وی نہیں ہوں۔۔۔ دیگ پکوانی ہے تو پیسے پورے دے ورنہ چلتے بنے۔۔۔ لو بھلا بتاؤ تم لوگوں کی مجبوری کے زیرِ نظر اپنا پیٹ کاٹ لوں۔۔۔" وہ کلس کر بولی تھی۔

"نی یمنیٰ میں کہہ رہی ہوں زبان کو لگام دے دے نہیں تو بہت برا ہو گا!" نازیہ بیگم اپنے غصے پر قابو کرنے کی کوشش کرتے گویا ہوئی تھی۔

"اماں آپ تو چپ ہی رہے تو بہتر ہیں۔۔۔ اور تم لوگ سن لو اگر پورے پیسے نہیں دے سکتے تو جاؤ کسی اور کے آگے جا کر ہاتھ پھیلاؤ۔۔۔ میں نے یہاں ایدھی سینٹر نہیں کھول رکھا!۔۔ گھر میں پڑی میت کو کفن پہنایا نہیں اور آگئے بھیک مانگنے" اور بس نازیہ بیگم کی برداشت یہی آکر ختم ہوئی تھی۔

غصے سے اپنی جگہ سے اٹھتی وہ اس کی جانب لپکتی اسے اچھے سے جھنجھوڑ چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کب سے تیری بکواس سن رہی ہوں مگر زبان ہے تیری کے بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔ناشرم نہیں آتی تجھے ایسی چرپ زبانی کرتے ہوئے، محلے داروں کا تھوڑا سا تو خیال کرلے۔۔۔ شرم بیچ دی ہے تونے۔۔۔۔ہمسایوں کا مصیبت میں ساتھ دینے کی بجائے توں انہیں یوں زلیل کر رہی ہے!۔۔۔تو، تونے مجھے شرمندہ کروادیا ہے!" اسے بالوں سے کھینچتی وہ دو تین تھپڑ اسے جڑ چکی تھی۔

اچانک بدلتی سچویشن پر شاہ میر گھبرا گیا تھا جب چچی نے تیزی سے آگے بڑھ کر یمنیٰ کو نازیہ بیگم کی گرفت سے آزاد کروایا تھا۔

"پیچھے ہٹ جا طلعت۔۔۔ آج نہیں بچتی یہ" نازیہ بیگم انہیں پیچھے کو دھکیلنے کے درپر تھی۔

"ہاں آئے مار دے مجھے، مار دے۔۔۔۔ آج ایک بار میں ہی قصہ ختم کر دے میرا۔۔۔ مگر سن لے میری بات غور سے آپ کے ہاتھوں مر جاؤں گی مگر ان منافق لوگوں کی تنکا برابر مدد نہیں کروں گی میں۔۔۔ جو چاہے جی میں آئے کرے مگر میرا

All Rights Reserved by Novels Lounge

فیصلہ نہیں بدلے گا۔۔۔۔۔سنا آپ نے" وہ بولی نہیں دھاڑی تھی۔۔۔۔۔سانس اس کا پھول چکا تھا۔

"یمنیٰ تو۔۔۔۔"

"شاہ میر اندر لے کر جاؤ اسے" اس سے پہلے نازیہ بیگم ایک بار پھر اسے مارنے کو آگے بڑھتی طلعت چچی نے پاس کھڑے شاہ میر کو اشارہ کیا تھا جو ابھی مسئلہ سمجھنے کی کوشش میں تھا۔

ان کی بات سنتا وہ اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیے وہ کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

نازیہ بیگم بھی شاہ میر کو دیکھ اپنی جگہ کھڑی رہتی غصہ پینے کی کوشش میں تھی۔

"آپ لوگوں کی وجہ سے بہت تماشہ لگ چکا ہے ہمارے گھر، اچھا ہو گا اگر آپ لوگ واپس چلے جائے اور فکر مت کیجیئے آپ لوگوں کی ہر ممکن طریقے سے مدد کرے گے ہم!" رسیانیت سے بولتی وہ گلزار چاچا کی ویل چیئر کو تھامے اندر کی جانب جا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ ابھی باہر کیا ہو رہا تھا کیا بتانا پسند فرماؤں گی مجھے؟" کب سے ادھر سے ادھر غصے سے ٹہلتی یمنیٰ کو دیکھ اس نے آنکھیں چھوٹی کیے تفتیشی انداز میں سوال کیا تھا۔

"پلیز شاہ میر ابھی نہیں۔۔۔ اچھا ہو گا اگر آپ میرے گھریلو معملات سے دور رہیں!" وہ ہاتھ اٹھائے اسے کچھ بھی کہنے سے روک چکی تھی۔

"تمہارے معملات؟ فار رئیل یمنیٰ۔۔۔۔ جب ہم اس رشتے کو موقع دینے کا عہد کر چکے ہیں تو یہ میرا تمہارا یہ سب کیا ہے؟" اسے واقعی میں اس کی بات بری لگی تھی۔

"جائیے اور فریش ہو جائے۔۔۔ ناشتہ بنا دیتی ہوں میں" اس کی بات سرے سے نظر انداز کیے وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

"بات کی تہہ تک تو پہنچ کر ہی رہوں گا میں بھی" اس کی پشت کو گھورتا وہ بڑبڑایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھوڑی ہی دیر میں اسے صبح ہوئے ڈرامے کا پس منظر جاننے کا موقع بھی مل گیا تھا جب یمنیٰ نازیہ بیگم کے ساتھ اچھی تکرار کے بعد پرس اٹھائے دوستوں سے ملنے چلی گئی تھی اور اماں بھی حسیب کو ساتھ لیے محسن کے گھر پہنچی اب دونوں کے سروں پر کھڑی دیگ بنوانے میں مصروف تھی ایسے میں طلعت چچی ہی تھی جو شاہ میر کے دماغ میں الجھی گتھی کو سلجھا سکتی تھی۔

"میں اندر آ سکتا ہوں چچی؟" دروازہ ناک کیے اس نے اجازت مانگی تھی۔

"ارے شاہ میر بچے آؤ!" وہ ایک نظر بیڈ پر سوئے گلزار چچا پر ڈالتا مسکراتا اندر داخل ہوا تھا اور سنگل صوفہ پر جا بیٹھا تھا۔

"بولو بیٹا کوئی کام تھا، کچھ چاہیے؟" الماری میں کپڑے سیٹ کرنے کے بعد وہ اس کی جانب مڑی تھی۔

"ایک ضروری بات کرنی تھی اگر آپ دو گھڑی بیٹھ کر سن لے" اس نے التجا کی

"جی بیٹا بالکل کہوں کیا کہنا ہے" اس کے سامنے بیٹھتی وہ اجازت دیتے گویا ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چچی آج صبح جو کچھ ہوا!۔۔۔میرا انچ میں مداخلت کرنا پتہ نہیں بنتا ہے یا نہیں مگر میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر ایسی کیا بات ہوگئی جو یمنیٰ کا رویہ اتنا بدتمیزانہ تھا ان لوگوں کے ساتھ؟۔۔۔۔میری بیوی کا ہر ایک عمل مجھ سے، میری ذات سے جڑا ہے۔۔۔ اسی لیے مجھے جاننا ہے کہ کیوں اس کا لہجہ اتنا برا تھا ان بے ضرر سے لوگوں کے ساتھ؟"اس کی آواز میں ناچاہتے ہوئے بھی غصہ شامل ہوگیا تھا۔

"کیونکہ ان بے ضرر سے لوگوں نے بہت تکلیف پہنچائی ہے اسے شاہ میر۔۔۔ایک معصوم سی بچی کو اس ظالم دنیا سے آشنا کروادیا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی" ان کے لہجے میں اداسی چھاگئی تھی۔

"میں سمجھا نہیں؟"

"سمجھاتی ہوں میں۔۔۔یہ ان دنوں کی بات ہے جب یمنیٰ میٹرک میں تھی، عرفان بھائی (یمنیٰ کے والد) اور گلزار دونوں مل کر آرڈر پر دیگیں تیار کیا کرتے تھے۔۔۔۔ ایسے میں انہیں ایک بار ایک بہت ہی بڑا آرڈر ملا تھا جس پر وہ دونوں نہایت خوش تھے۔۔۔آرڈر ڈیلوری سے پہلے کی پیمنٹ تو انہیں موصول ہوگئی تھی مگر اس کے بعد

All Rights Reserved by Novels Lounge

کی پیمنٹ دینے میں وہ لوگ بہانے بازی کرنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ ایسے میں دونوں بھائیوں نے پولیس میں ان کی کمپلین درج کروادی تھی اور وہی ان کی زندگی کی سنگین غلطی بن گئی تھی۔۔۔ وہ لوگ اچھے نہیں تھے۔۔۔ غنڈے موالی تھے، پولیس بھی ان کے آگے دم بھرتی تھی۔۔۔۔۔ پولیس کمپلین درج کروانے کے بعد انہوں نے ہمیں پریشان کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ دھمکی بھری کالز، گالم گلوچ، ہمارا پیچھا غرض وہ ہر طرح سے ہمیں ہراساں کرنے میں کامیاب ٹھہرے تھے مگر عرفان بھائی پیچھے نہ ہٹے تھے۔۔۔ ہر باپ کی طرح وہ بھی اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے شوقین تھے۔۔۔۔ حسیب اور یمنیٰ دونوں بچوں کو لے کر کافی خواب سجائے تھے انہوں نے اور یہ پیسے ان کی تعلیم کے لیے نہایت ضروری تھے۔۔۔۔۔ یمنیٰ کی دوست زینب کے والد کی مدد سے ہم کیس کو کورٹ تک لے جانے میں کامیاب ٹھہرے تھے مگر سنوائی کے پہلے ہی دن۔۔۔" ان کی ہچکی بندھی تھی۔

"سنوائی کے پہلے ہی دن ان لوگوں نے۔۔۔۔ ان لوگوں نے دن کی روشنی میں گولیاں چلادی دونوں بھائیوں پر۔۔۔۔ گلزار کو بچاتے عرفان بھائی نہ بچ سکے جبکہ

All Rights Reserved by Novels Lounge

گلزار بھی اپنی ٹانگیں کھو چکے تھے۔۔۔ مگر ان لوگوں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔۔۔۔ سارے محلے کو ایسا ڈرایا کہ کسی نے بھی آگے بڑھ کر مدد نہیں کی۔۔۔۔ اس دن تمہارے ماموں، ممانی اور کزن ملک سے باہر گئے ہوئے تھے، تمہارے نانا نے بھی مدد کی کوئی پیش قدمی نہ کی حالانکہ عرفان بھائی اور گلزار نے ہی انہیں سنبھالا تھا۔۔۔ لوگوں کے ایسے رویے دیکھ ہم سب ٹوٹ گئے تھے مگر سب سے زیادہ یمنیٰ۔۔۔۔ ہمارے حالات بدتر سے بدتر ہو چکے تھے، گھر میں فاقوں کی نوبت آچکی تھی۔۔۔۔ ایسے میں یمنیٰ اور حسیب کی پڑھائی کے لیے جوڑا گیا پیسہ ہی ہمارے کام آیا تھا۔۔۔۔ کئی کئی دن وہ ہمارے گھر کے باہر ڈیرہ جمائے بیٹھے رہتے۔۔۔۔۔ خوف سے ہم میں سے کوئی باہر قدم نہ نکالتا۔۔۔۔ صرف میں یا نازیہ بھابھی میں سے ہی کوئی راشن لینے باہر نکلتی اس عرصے میں بھی وہ لوگ ہمارا پیچھا نہ چھوڑتے گھر سے دکان اور دکان سے گھر تک ہمارے پیچھے رہتے، ہم پر جملے کستے، غلیظ الفاظ استعمال کرتے۔۔۔۔ زندگی ہم پر بہت تنگ ہو چکی تھی۔۔۔ چھ ماہ مزید یونہی چلتا رہا اور آخر کار تمہارے علی ماموں نے واپس آکر ہمیں اس جہنم بھری زندگی سے نکالنے کا بیڑہ اٹھایا۔۔۔ بہت مدد کی انہوں نے ہماری، ایک بھائی بن کر۔۔۔ وہ دوبارہ سے

All Rights Reserved by Novels Lounge

کیس ری۔ اوپن کروانا چاہتے تھے مگر ہماری ہمت جواب دے گئی تھی مزید کوئی تکلیف نہیں جھیل سکتے تھے۔۔۔۔ خدا کے فیصلے پر صبر و شکر کر لیا تھا ہم نے۔۔۔۔۔۔ ان لوگوں کے جانے کے بعد محلے داروں کا ایک ٹولا روزانہ ہمارے گھر آن جمع ہوتا اپنی مجبوریاں سنانے اور عرفان بھائی کا افسوس کرنے۔۔۔۔۔ مگر یہ افسوس ہمارے مدھم زخموں کو پھر سے کرید دیتا۔۔۔۔۔۔ اس سانحے نے ہم سب کو بہت بدل دیا تھا اور سب سے زیادہ یمنیٰ کو۔۔۔۔ وہ لوگ جن کی ہر مشکل لمحے میں عرفان بھائی نے مدد کی تھی انہوں نے ایسے پیٹھ موڑی کے پلٹ کر پوچھنا گوارہ نہ کیا۔۔۔۔ لوگوں کی اس منافقت اور دوہرے میعار نے اسے بہت برے طریقے سے تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔۔ گھر کے حالات اور لوگوں کے رویے دیکھ اس نے خود اس گھر کو چلانے کا بیڑہ اٹھالیا۔۔۔۔ محسن محلے کا یتیم بچہ تھا۔۔۔ عرفان بھائی کے ساتھ پہلے کام کیا کرتا تھا اور بعد میں یمنیٰ کے ساتھ اس نے کام کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔ شروع میں بہت مسئلہ ہوا اسے۔۔۔۔ لوگوں کے طعنے، طنز۔۔۔ ان کی باتیں کہ اب ایک لڑکی مردوں کے کام کرے گی۔۔۔۔ محلے کی عورتوں نے تو یہ تک کہہ دیا کہ بیٹی کی کمائی کھانے سے اچھا ہے انسان فاقوں سے مر جائے۔۔۔۔ اور

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایسی باتوں نے اس کے دل میں مزید ان لوگوں کے لیے نفرت گھول دی۔۔۔جب لوگوں نے اپنی کڑوی کسیلی باتوں کا اس پر کوئی اثر ہوتے نہ دیکھا تو انھوں نے اس کے دانوں سے بھرے چہرے اور موٹاپے کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔۔۔۔ مگر وہ اسے توڑ نہ سکے۔۔۔۔کان لپیٹے اس نے نہ صرف کاروبار سنبھالا مگر اپنی پڑھائی کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔۔۔۔۔میری بیٹی نے بہت محنت کی ہے آج اس مقام تک پہنچنے کی شاہ میر۔۔۔آسان نہیں ہوتا فرسٹ ائیر کی بچی کے لیے خاندان کی کفالت کرنا اور ایسے میں معاشرے سے بھی لڑنا۔۔۔بہت ہمت چاہیے ہوتی ہیں اس کے لیے۔۔۔۔۔۔ اور اب جب بھابھی کو وہ عرفان بھائی کی طرح لوگوں کی مدد کرتے دیکھتی ہے تو اس کا دل جلتا ہے کیوں اس کی ماں ایسے لوگوں کی مدد کرتی ہیں جو بدلے میں صرف منافقت اور نفرت بانٹتے ہیں۔۔۔۔آج صبح کی جھڑپ بھی اسی چیز کو لے کر تھی۔۔۔۔۔اپنے دل میں اس کے لیے کوئی بدگمانی نہ رکھنا۔۔۔۔وہ لوگوں کے لیے بہت بری ہیں مگر اپنوں کے لیے اتنی ہی اچھی۔۔۔امید ہے تم آج صبح ہوئے واقع سے اس کے بارے میں کچھ غلط نہیں سوچو گے۔۔۔۔خیر میں چائے بنا کر لاتی

All Rights Reserved by Novels Lounge

ہوں تم بیٹھو!" بات کا اختتام کرتے وہ کمرے سے نکلتی وہ آنکھیں صاف کرتی کچن کی جانب چل دی تھی۔

ان کے جاتے ہی گہری سانس خارج کیے وہ خود گہری سوچ میں مبتلا ہو چکا تھا۔

آنکھوں سے کوسوں دور نیند وہ کروٹ لیے اس کی جانب مڑا تھا جو مزے سے چھوٹے چھوٹے خراٹے بھر رہی تھی۔۔۔۔ چچی کی کہی گئی تمام باتیں دوبارہ ذہن میں گونجنے لگ گئی تھیں۔

اس نے ایک گہری نگاہ اپنی اس عجوبہ بیوی پر ڈالی تھی جو نجانے کب سے اس کے دل میں بری طرح سے سما گئی تھی۔

اس نے ہمیشہ ایک ایسی ہی لائف پارٹنر کی تو طلب کی تھی۔۔۔ پڑھی لکھی، مضبوط۔۔۔ دنیا کا مقابلہ کرنے والی۔۔۔۔۔ ایسی لڑکی جو ہیروئین کی ڈیفینیشن پر پورا اترتی ہو۔۔۔ اور اسے وہ مل گئی تھی۔۔۔۔ ہاں یہ اس کی بدقسمتی کہ وہ اس

All Rights Reserved by Novels Lounge

ہیرے کی قدر نہ کر سکا۔۔۔۔اسے کوئلہ سمجھتا رہا۔۔۔۔مگر اب وہ کسی صورت اس ہیرے کو کھونے نہیں والا تھا یہ تو شرط تھی۔

خود سے عہد کیے وہ آنکھیں بند کرتا میٹھی مسکان ہونٹوں پر سجائے گہری نیند میں ڈوب چکا تھا

موٹروے پر کار ڈرائیو کیے اس نے ایک اچٹتی نگاہ برابر میں بیٹھی یمنیٰ پر ڈالی تھی جس کا منہ اس وقت غصے سے لال ہوا پڑا تھا۔۔۔۔اپنی ہنسی دبائے وہ دوبارہ سڑک کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ صبح سویرے ہی یمنیٰ کے اٹھنے سے پہلے وہ اپنا اور اس کا سامان پیک کر کے واپس جانے کی اطلاع دے چکا تھا جس پر تڑکتی بھڑکتی منہ پھٹ یمنیٰ نے جھٹ انکار کیا تھا مگر شوہر کے سامنے ہی اماں سے سلامی کے طور پر پڑنے والا جوتا، چند

All Rights Reserved by Novels Lounge

مہذب قسم کی گالیاں اور آخر میں مرا ہوا منہ نہ دکھانے کی دھمکی کامیاب ہوتے وہ زبردستی اسے گاڑی میں دھکیلنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

اور یمنیٰ جس کا ارادہ کبھی مڑ کر بھی اسلام آباد جانے کا نہ تھا وہ اب غصے سے لال منہ دوسری طرف لیے بیٹھی تھی۔

شاہ میر کو ہنسی تو بہت آرہی تھی مگر ساتھ ہی ساتھ پریشانی بھی کھائی جا رہی تھی، اب جب ان کے درمیان سب ٹھیک ہو چکا تھا تو وہ پھر واپس جانے سے گریز کیسا؟

یہی سوچ باقی کے پورے سفر اس کے دماغ کو جکڑے ہوئے تھی۔

"کہی یہ مجھے موقع دے کر پچھتا تو نہیں رہی؟" اس کے سپاٹ چہرے پر ایک نظر ڈالے دماغ میں خیال سا آیا

"نہیں، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا بھلا مجھ میں کس چیز کی کمی ہے؟" وہ اپنی ہی سوچ رد کر چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دماغ کی۔۔۔۔" نجانے کہاں سے یمنیٰ کی آواز گونجی تھی، ایک جھٹکے سے اس نے گاڑی روکی تھی جس پر یمنیٰ بھی چونک اٹھی تھی۔

"کیا ہوا؟" اس کا ہڑبڑایا چہرہ دیکھ یمنیٰ نے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔

"تم نے ابھی کچھ کہا کیا؟" وہ آنکھیں حیرت سے پھیلائے سوال کر رہا تھا۔

"نہیں تو کیوں؟ آپ نے کچھ سنا؟" وہ سر نفی میں ہلائے سوال کر گئی تھی۔

"شائد وہم تھا!" وہ پانی کا گھونٹ بھرتا گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر چکا تھا۔

اگر یمنیٰ کو بتا دیتا تو اسے یقین تھا کہ یہ لڑکی ضرور اسے آرمی چھوڑ کر دیگوں کے کاروبار میں شریک ہونے کی دعوت دے دیتی۔

گھر پہنچتے ہی یمنیٰ کو سب نے ہاتھوں ہاتھ لیا تھا سب سے بڑھ کر تو شارق کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا جس کا بس نہ چلتا کہ وہ یمنیٰ کو گلے ہی لگا لیتا۔۔۔ اپنے بھائی کو یوں اپنی بیوی کا دم چھلا بنتے دیکھ شاہ میر کے دماغ میں شازیہ بیگم کی ان دونوں کی نکاح کی بات

All Rights Reserved by Novels Lounge

گونجی تھی جس پر استغفار پڑھتا وہ شارق کو آنکھیں چھوٹی کیے گھور رہا تھا جو یمنیٰ یمنیٰ کرتا اسے پچھلے تمام دنوں کی روداد سنا رہا تھا۔

"میں کمرے میں جا رہا ہوں!" اونچی آواز میں بولتا وہ اپنی جانب سے یمنیٰ کو سگنل دیے کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ اس کی بیوی بے خبر سی مزے سے چائے کی چسکیاں لیتی شارق کی باتیں انجوائے کر رہی تھی۔

یمنیٰ کا انتظار کرتا وہ نجانے کب نیند کی وادی میں گم ہوا کہ رات کو کھانے پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ مندی مندی آنکھوں سے اس نے موبائل اٹھائے ٹائم دیکھا تھا جہاں رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔ دماغ بیدار ہوتے ہی باہر سے آتے ہنسی قہقہے اس کے کانوں سے ٹکرائے تھے۔۔۔

قدموں کی چاپ کمرے کی طرف آتے سن اس نے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں سے شارق اندر داخل ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ اٹھ گئے بھائی؟ میں آپ کو ہی اٹھانے آیا تھا۔۔۔۔ کھانا تیار ہے فریش ہو کر آجائے!" اسے کہتا وہ کمرے سے جا چکا تھا۔

شارق کی شکل دیکھ اسے یمنیٰ کا خیال آیا تھا اور موڈ ایک دم سے بگڑ گیا تھا۔۔۔ یعنی کے وہ کمرے میں نہیں آئی تھی۔۔۔ اس بگڑے موڈ میں وہ خود پر موجود کمبل بھی نہ دیکھ سکا تھا جو اس نے نہیں لیا تھا۔

کمبل کو خود سے اٹھائے وہ غصے سے واشروم کی جانب بڑھا تھا۔

"میں کل واپس جا رہا ہوں!" ڈائینگ ٹیبل پر موجود تمام لوگوں کا ہاتھ اس کی بات سن رکا تھا۔ سب نے اپنی کھانے کو چھوڑا اسے دیکھا تھا مگر اس کی نظریں صرف یمنیٰ پر تھی جس کی آنکھوں میں بیک وقت بے یقینی، حیرانگی اور شکوہ در آیا تھا۔

"یوں اچانک خیریت؟" شازیہ بیگم نے بہو، بیٹا دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں مام۔۔۔۔ صرف ایک ہفتے کی ملی تھی۔" جواب دیے وہ یمنیٰ کی پر شکوہ نگاہوں کو اگنور کرتا کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے یمنیٰ کو ساتھ لے کر جاؤ!" وہ عام سے انداز میں بولی تھی۔

"نہیں۔۔۔" وہ ایک دم اچھل کر بولا، سب نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

"میرا مطلب یہ وہاں اکیلی بور ہو جائے گی، لیکن پھر بھی آپ پوچھ لے اس سے۔۔۔" وہ آواز دھیمی رکھے گویا ہوا تھا۔

"شاہ میر۔۔۔"

"شاہ میر ٹھیک کہہ رہے ہیں آنٹی مجھے نہیں جانا۔۔۔ میں واقعی وہاں اکیلی ہو جاؤ گی!" وہ شازیہ بیگم کی بات کاٹتے وہ بولی تھی اور شاہ میر جو انکار کے باوجود بھی اس کا اقرار سننے کا خواہشمند تھا، لب بھینچ کر رہ گیا تھا اس کی اس بات پر۔

----

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

بیڈ پر بیٹھے ٹی-وی دیکھتے اس کی نظر الماری میں کپڑے رکھتی یمنیٰ پر جا ٹھہری تھی۔
جس کا چہرہ ڈنر سے اب تک بالکل سپاٹ تھا۔

شاہ میر جو اس انتظار میں تھا کہ کمرے میں آکر وہ اس سے پوچھ گچھ کرے گی اس کے بند منہ کو دیکھ اب ایک عجیب سی بے چینی نے اسے گھیر رکھا تھا۔

کپڑے سیٹ کرتی وہ واشروم سے فریش ہو کر سائڈ ٹیبل سے لوشن اٹھائے بیڈ پر اس کے برابر بیٹھی ہاتھوں پر ملنا شروع ہو گئی تھی۔

"میں کل جا رہا ہوں" اسے خاموش دیکھ وہ زبان لبوں پر پھیرتا بولا تھا۔

"ہمم سن لیا تھا میں نے باہر" رکھا پھیکا سا جواب سننے کو ملا تھا۔

"کچھ کہوں گی نہیں؟" نجانے کس احساس کے تحت سوال اٹھا تھا۔

"کیا کہوں؟" سوال کے بدلے سوال

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کچھ بھی۔۔۔ مطلب میرے جانے کے حوالے سے۔۔۔ کچھ کہنا چاہتی ہو؟" وہ اس کی تمام حرکات کو نوٹ کرتا سوال کر چکا تھا۔

"واپس جانے کا فیصلہ آپ کا ہے۔۔۔ میرا نہیں خیال میرا کچھ کہنا بنتا ہے اس پر" لوشن واپس اپنی جگہ پر رکھے وہ اپنی سائڈ پر نیم دراز ہوتی رخ موڑے آنکھیں موند گئی تھی۔

"ہاں ٹھیک!" ٹی۔وی بند کیے لائٹ آف کرتا وہ بھی دوسری جانب کروٹ لے چکا تھا۔

بند آنکھوں کے پیچھے سے کئی آنسو اس کی آنکھوں سے نکلتے گال کو بھگو گئے تھے۔

دماغ میں بس ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا۔

"کیا اس نے شاہ میر کو دوسرا موقع دے کر ٹھیک کیا؟"

All Rights Reserved by Novels Lounge

اسے جانا تھا اور وہ چلا گیا تھا، یمنیٰ کے دل میں تکلیف ضرور اٹھی تھی مگر ہر شے کو پس پشت ڈالتی وہ پارک میں واک کے لیے جا چکی تھی۔

"ارے یمنیٰ تم واپس کب آئی؟" آنٹیوں کا وہی مخصوص ٹولا اسے اتنے دنوں بعد دیکھ گھیر چکا تھا۔

"کل ہی آئی ہوں" جواب دیتی وہ سائڈ سے نکلنے کو تھی جب وہ دوبارہ اس کے سامنے آچکی تھی۔

"کس کے ساتھ؟" ان کے مشکوک انداز میں پوچھنے پر اس نے گہری سانس بھرے خود پر قابو پایا تھا۔

"شاہ میر کے ساتھ" زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ بولی تھی۔

"اور شاہ میر کہاں ہے؟" انہوں نے ایک اور سوال تیار کر رکھا تھا۔

"واپس چلے گئے" سر جھڑکے اس نے جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کی بات سن تمام عورتوں نے معنی خیز نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"آنٹی اب میں جاؤں؟" انہیں اپنے سامنے اسٹیچو بنے دیکھ اس نے سوال کیا تھا۔

"ہاں ہاں شیور کیوں نہیں" راستہ ملتے ہی وہ آگے کو بڑھی تھی جب کانوں سے ان کی باتیں ٹکرائی تھی۔

"دیکھا بیچارہ زبردستی کا رشتہ ہی نبھا رہا ہے۔۔۔ اگر سب ٹھیک ہوتا تو وہ واپس تھوڑی نہ جاتا۔۔۔" ان کی باتیں سن ایک بار پھر اپنے اندر پلٹتے غصے پر قابو پاتی وہ آگے نکل چکی تھی۔

شاہ میر کو گئے مزید دو ماہ گزر چکے تھے، ایک بار پھر ان دونوں کے مابین ایک دیوار سی حائل ہو چکی تھی جو شاہ میر کا اپنا ہی کارنامہ تھا۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس بار یمنیٰ نے خود کو مزید گھر کے کاموں میں الجھا دیا تھا،لوگوں کے طعنے، ہنسی مزاق ابھی بھی قائم تھے مگر اب اس نے نظر انداز کرنا سیکھ لیا تھا۔

وہ پورا دن بس اقصیٰ کے ساتھ لگی رہتی۔۔۔۔اسے یوں دیکھ اقصیٰ کو اس پر ترس آتا اور اپنے بھائی پر غصہ مگر یہ غصہ اس دن آتش فشاں بن کر شاہ میر پر پھوٹا تھا جب اس نے چپکے سے یمنیٰ کے موبائل کو چیک کیا تھا اور وہاں شاہ میر کی جانب سے کوئی کال تو کیا ایک میسج تک نہ آیا تھا۔

"اقصیٰ کیا ہو گیا ہے پلیز بی کول!"اس کی حالت کے پیش نظر وہ اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو کچھ سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"نہیں تم مجھے آج بتا ہی دو کہ تم نے اس سے شادی کیا اسے زلیل و خوار کرنے کو کی ہے؟۔۔۔۔پہلے ولیمہ کے اگلے روز چلے گئے اور پلٹ کر پوچھا نہیں اور پھر دوسری بار بھی یہی حرکت کی تم نے؟۔۔نہیں آخر تم چاہتے کیا ہو؟۔۔۔ایک ہی بار فیصلہ کیوں نہیں کر لیتے تم کوئی؟"اقصیٰ اچھی خاصی تپی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں کیا چاہتا ہوں؟ میں کیا چاہتا ہوں؟ کسی نے کبھی اس سے پوچھا وہ کیا چاہتی ہے؟۔۔۔۔ ٹھیک ہے مانا غلطی میری تھی پہلی بار میں مگر اس غلطی کو سدھارنے کے لیے میں گیا تھا ناں اس کے پیچھے اس کے شہر؟ منا کر لایا تھا اسے واپس مگر اس نے کیا کیا میرے ساتھ؟" وہ بھی اب غصے سے دھاڑا تھا۔

"ایسا بھی کیا کر دیا اس نے جو اتنی بڑی سزا دے دی تم نے اسے؟" اقصیٰ نے دانت پیستے جواب طلب کیا تھا۔

"بس اس وجہ سے تم نے اتنی گری حرکت کی شاہ میر؟" وجہ سن کر اقصیٰ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

"یہ تمہیں اتنی سی وجہ لگ رہی ہے؟۔۔۔۔ میرے بلانے پر بھی وہ نہیں آئی۔۔۔۔ اس نے مجھ پر اپنے شوہر پر اس کے بھائی کو ترجیح دی۔۔۔ یہ اتنی سی بات ہے؟۔۔۔۔ مجھ سے نہیں اس سے پوچھو وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شاہ میر تم، تم۔۔۔۔۔ یا اللہ میرے سامنے ہوتے تو سر پھاڑ دیتی میں تمہارا۔۔۔ اتنا نیگیٹیو سوچ بھی کیسے لیا تم نے یمنیٰ کے بارے میں۔۔۔۔۔ یو نو واٹ پہلے تو میں اسے مزاق سمجھ کر ہنس لیتی تھی مگر اب مجھے واقعی لگتا ہے کہ تمہیں آرمی چھوڑ کر یمنی کا دیگوں کا کاروبار سنبھال لینا چاہیے کیونکہ تمہارا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا ہے" وہ اس پر شدید برہم ہوئی تھی۔

"تم ابھی بھی اس کا ساتھ دے رہی ہو؟" شاہ میر نے حیرانگی سے سوال کیا تھا

"ہاں دے رہی ہوں کیونکہ اس بار بھی تم غلط ہو۔۔" وہ غصے سے پھنکاری تھی۔

"اینڈ فار یور انفارمیشن تم نے اسے ڈائریکٹ بلایا نہیں تھا صرف ایک اشارہ کیا تھا۔۔۔۔ اور دوسری بات وہ آئی تھی کمرے میں مگر تمہیں سوتا دیکھ تمہاری تھکن کا احساس کرتی وہ واپس ہمارے پاس چلی آئی تھی۔۔۔۔ یو ڈمب ہیڈ!۔۔۔۔۔۔"

"وہ؟ وہ آئی تھی؟" شاہ میر بس اتنا بولا تھا۔

"ہاں۔۔۔۔ اور تم اب ڈوب مرو۔۔ خدا حافظ!"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نہیں اقصیٰ رکو۔۔۔۔یار پلیز بات سن لو میری۔۔۔۔" اس کے چڑ کر کال کاٹنے پر وہ تیزی سے چلایا تھا۔

"کیا ہے؟" وہ چلائی تھی۔

"یمنیٰ۔۔۔اسے تو نہیں معلوم میرے جانے کی ریزن؟" کچھ جھجھکتے اس نے سوال کیا تھا۔

"ابھی تک تو کسی کو نہیں معلوم مگر اب لگتا ہے بتا دینا چاہیے مجھے" دانت پیستے جواب دیا گیا تھا۔

"نہیں رکو۔۔۔یار خدا کے لیے ایسا مت کرنا" انداز منت بھرا تھا۔۔اگر یمنیٰ کو وجہ معلوم ہو جاتی تو جو طعنے دے دے اس نے شاہ میر کی آنے والی زندگی اجیرن کرنی تھی وہ اسے سب ابھی سے اچھے سے نظر آ رہا تھا۔

"اور کیوں نا کروں میں ایسا؟" اقصیٰ نے کلس کر سوال کیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"یار پلیز ایک آخری موقع دے دو اپنے بھائی کو۔۔۔۔یقین مانو اس بار سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔۔۔یار پلیز اقصیٰ میری بہن نہیں؟" وہ بھرپور منت کرتے بولا تھا۔

"تو پھر اسے اپنے پاس بلاؤ۔۔۔وہ ہماری نوکرانی نہیں ہے، یہاں ہمارے کام کرنے نہیں آئی وہ" اس کے لہجے میں ابھی بھی ہلکا سا غصہ شامل تھا۔

"اسے اپنے پاس واپس نہیں بلا سکتا یار میں۔۔۔" اس نے گہری سانس خارج کی تھی۔

"لیکن کیوں؟" وہ پھر سے چلائی تھی۔

"بتاتا ہوں"۔۔وہ اسے اپنی مجبوری سنا چکا تھا جس پر اقصیٰ نے گہری سانس بھری تھی۔

"ہمم صحیح، مگر اس بار سب ٹھیک کر لینا شاہ میر۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر برباد مت کرو۔۔۔۔اور جلدی کرو جو بھی کرنا ہے" اقصیٰ نے اسے سمجھایا تھا جس پر وہ مسکرا کر رہ گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں سچے اور پکے دل سے وعدہ کرتا ہوں اس بار واقعی میں سب سیٹ کر دوں گا!" وہ مسکرا کر بولا تھا۔

"اب تو واقعی جلدی کرنی ہو گی شاہ میر نقوی" خود سے بڑبڑاتے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرے کانٹیکٹ لسٹ سے یمنیٰ کا نمبر نکالا تھا۔

مزید دو ماہ گزر چکے تھے شاہ میر کی جانب سے ایک بار پھر خاموشی پر اقصیٰ نے دانت کچکچائے تھے اور ایک افسوس بھری نگاہ یمنیٰ پر ڈالی جو شازیہ بیگم سے مسکرا کر بات کرتی انہیں ہر بار کی طرح اس بار بھی یقین دلوا چکی تھی کہ وہ شاہ میر سے رابطے میں ہے۔

"تم میرے ہاتھوں سے مرو گے شاہ میر" اقصیٰ دل میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

"مبارک ہو سب کو رمضان کا چاند نظر آگیا!" چھت سے نیچے اترتے فضا اور شارق خوشی سے چلائے تھے جس پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔ ایک

All Rights Reserved by Novels Lounge

دوسرے کو مبارکباد دیے وہ اب سحری اور افطاری کا مینیو ڈسائیڈ کرنے بیٹھ چکے تھے جبکہ شارق سب کی نگاہوں سے بچتا یمنیٰ کو اشارے کیے اپنے دوستوں کے ساتھ باہر نکل چکا تھا۔

"اقصیٰ کی تو ایسی کنڈیشن نہیں کہ وہ کچن کا کوئی بھی کام کر سکے تو فضا بھابھی کے ساتھ تمام کام تمہیں ہی کروانے ہیں" شازیہ بیگم کے کہنے پر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا، جہاں یمنیٰ نے اسے نرم سی مسکراہٹ پاس کی تھی وہی فضا ہنہ کرتی منہ موڑ گئی تھی۔

یمنیٰ کو فضا کی اس سے بے رخی کی ابھی تک وجہ معلوم نہ ہو سکی تھی، جب سے وہ فیصل آباد سے واپس آئی تھی فضا کا رویہ اس سے کافی روڈ ہو چکا تھا مگر گھر میں کوئی بدمزگی نہ چاہتے ہوئے وہ خاموش رہ جاتی تھی۔

"فضا سن رہی ہو نا میری بات؟" کام چور بیٹی کے کارناموں سے وہ اچھے سے واقف تھی اسی لیے اس کا بازو جھنجھوڑے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اوہوں سن لیا میں نے کروادوں گی کام، اب بازو چھوڑ دے میرا کیا جسم سے الگ کردے گی" شازیہ بیگم کی سخت گرفت پر وہ مچل کر بولی تھی۔

"ہاں تو بیگم کیا ڈیسائیڈ کیا آپ سب نے رمضان کے حوالے سے؟ اور ماشااللہ یہ تو ہماری بہو کے ساتھ اس گھر میں پہلا رمضان ہے ہمارا!" شبیر حسین کھانے کی ٹیبل پر نرم مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولے تھے۔

"مجھے تو کسی چیز کا علم نہیں، اس بار کچن کی انچارج آپ کی بہو ہے، سحری اور افطاری دونوں کو زمہ داری لی ہے اس نے" شازیہ بیگم کی آنکھیں چمکی تھی، جن میں اپنی بہو کے لیے محبت اور فخر شامل تھا۔

"یعنی اس بار رمضان کی ہر سحری اور افطاری عید کے برابر ہو گی؟" سفیان شرارت سے بولا تھا، جس پر سب ہنس دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بہو ہماری اس نکمی بیٹی کو بھی کچھ سیکھا دے اپنے ساتھ" شبیر حسین نے شرارت سے فضا کی جانب دیکھا تھا جو مزاق کو سیریس لیتی لب بھینچ چکی تھی۔

"ارے یہ تو میری چھوٹی بہن ہے۔۔ کوئی کام نہ بھی کرے تو کوئی مسئلہ نہیں" وہ پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولی تھی۔

"ڈونٹ" ایک جھٹکے سے اس نے یمنی کا ہاتھ ہٹایا تھا۔

اس سے پہلے کوئی بھی اس کی اس حرکت پر سیریس ہوتا شور مچاتا شارق ڈائنگ ٹیبل پر آن پہنچا تھا، ہاتھ میں اس کے کے۔ ایف۔ سی موجود تھا، جو اس نے اپنے پیچھے چھپایا ہوا تھا۔

کھانے کی میز پر موجود یمنی کی ناپسندیدہ ڈش گوبھی دیکھ اس نے منہ بنایا تھا۔

"ارے بھابھی چھوڑے اس گوبھی کو دیکھے میں آپ کے لیے کیا لایا ہوں؟" کے۔ ایف۔ سی کا پیکیٹ اس کے سامنے لہرایا تھا شارق نے

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کے۔ایف۔سی؟"خوشی سے وہ ہلکی سی چلائی تھی

جھٹ اس کے ہاتھ سے پیکٹ تھامے اسنے اسے کھولا تھا،اندر موجود فرائڈ چکن دیکھ شارق پر اسے ڈھیروں پیار آیا تھا۔

"ہائے اللہ جی۔۔۔۔چکن!"چکن پر ہر بار کی طرح زور دیتی وہ مزے سے کھانے لگی تھی۔

سب مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے،اتنے عرصے میں وہ اس بات سے تو آشنا ہو چکے تھے کہ یمنیٰ نقوی کو کے۔ایف۔سی کے چکن سے عشق تھا عشق۔

"السلام علکیم ایوری ون!"مزے سے چکن کھاتے اس کے ہاتھ سلام کی آواز پر رکے،حیرت سے سر اٹھائے اس نے سامنے دیکھا تھا جہاں وہ سفری بیگ پیروں میں رکھے سب کو دیکھ مسکرا رہا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھائی!!" اسے سامنے پا کر شارق خوشی سے چلاتا، بھاگتا، جمپ کرتا اسے گلے لگا چکا تھا

اس کی اس حرکت پر شاہ میر کے ساتھ باقی سب بھی دل کھول کر ہنسے تھے۔۔۔

"آپ یوں اچانک ؟۔۔۔ ہر بار یہی کرتے ہیں آپ۔۔۔ کبھی بتا کر نہیں آتے!"

ساتھ ہی اس نے شکوہ بھی کر ڈالا تھا

"اگر بتا کر آیا کروں تو ہر بار تمہارا یہ ری۔ایکشن کیسے دیکھنے کو ملے ؟" اس کے کندھے پر ہاتھ پھیلائے وہ ابرو اچکائے بولا تھا۔

ان سب کی ہنسی دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز سے تھمی تھی۔

شاہ میر سمیت تمام گھر والوں نے (ماسوائے اقصیٰ کے) اس کے کمرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے افراد ایک دوسرے کو دیکھتے کندھا اچکا چکے تھے۔

یعنی اب فوجی جانے اور اس کی کوجی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"موسم خاصہ گرم ہے یہاں۔۔۔دھیان رکھیے گا کہی مزید نہ جل جائے آپ" اس کی گہری سانولی رنگت پر مزاقاً طنز کرتا، شارق اس کے کان میں بولا تھا۔

"مار کھاؤ گے مجھ سے" اسے پنچ دکھاتا وہ اپنے ماں باپ کی جانب بڑھتا باری باری سب سے ملا تھا

اقصیٰ کے علاوہ سب اس سے خوش اخلاقی سے ملے تھے جبکہ اقصیٰ کا رویہ اس کے ساتھ خشک تھا جسے سفیان نے بڑی غور سے دیکھا ملاحظہ فرمایا تھا۔

"ارے یہ کیا یمنیٰ تو فرائیڈ چکن بھی پورا نہیں کھا کر گئی" کے۔ایف۔سی کا بیگ ویسے ہی پڑے دیکھ کر شارق کا منہ بنا تھا۔

نگاہیں اپنے کمرے پر ٹکائیں شاہ میر خود گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

اتنے ماہ بعد اسے یوں سامنے پا کر اندر دبایا لاوا ایک دم سے پھٹنے کو تھا۔۔۔۔۔۔ہاتھ میں موجود فرائڈ چکن کو پیکٹ میں پٹختی وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھتی کمرے میں داخل ہوتے ہی زور سے دروازہ بند کر چکی تھی۔

اس کی بلا سے اگر باہر آواز جاتی ہے تو جائے۔۔۔۔۔۔بے بسی اور غصے سے اس کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔

آخر کیا سمجھ رکھا تھا اس شخص نے اسے؟ ہر بار، ہر بار وہ اس کی ذات کی نفی کرتا!۔۔۔۔۔بن کچھ کہے، بن کچھ کیے وہ اسے اذیت اور تکلیف پہنچاتا۔۔۔

بار بار ایک ہی شخص سے اپنی ذات کی نفی اسے قطعاً برداشت نہیں تھی۔۔۔چاہ ماہ کی تکلیف، اذیت آنسوؤں کی صورت گالوں پر بہہ گئی تھی۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے وہ اپنے آنسوؤں صاف کرتی الماری کی جانب بڑھی تھی۔۔۔الماری میں سے کپڑے نکال وہ بیگ پیک کر چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بس شاہ میر نقوی! مزید تمہارے ہاتھوں میں خود کو زلیل نہیں ہونے دوں گی۔۔۔اب ہمارا رشتہ واقعی ختم سمجھو!" خود سے بڑبڑاتی وہ بیگ پیک کرتی اسے الماری کے ساتھ رکھ چکی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ جھٹ سے واشروم میں چلی گئی تھی۔

منہ دھوئے اس نے اپنے چہرے سے ہر غم، ہر آنسوؤں کو چھپانا چاہا تھا۔۔۔کسی بھی صورت اس انسان کے سامنے تو وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

واشروم سے باہر نکلے اس کی نظر شاہ میر پر گئی تھی جو صوفہ پر بیٹھا اپنے شوز لیس کھول رہا تھا۔

"یار یمنیٰ میرا بیگ تو ان پیک کر دو!" انتہائی سادہ لہجے میں بنا سر اٹھائے وہ اس پر حکم صادر کر چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کے حکم پر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی اسی لیے بنا کچھ کہے اس کا بیگ اٹھائے اس نے شاہ میر کو جوالا نگاہوں سے دیکھ نہایت غصے سے اس کا بیگ الماری کے سامنے زمین پر پٹخا تھا۔

صوفہ پر بیٹھے شاہ میر کا ایک ہاتھ ایک بار لرزا ضرور تھا مگر سر اٹھانے کی غلطی اس نے نہ کی تھی، ورنہ کیا معلوم اس کی یہ فیصل آبادی پہلوان بیوی اپنا غصہ اس پر نکالتی اسے ہی بیگ کی جگہ پٹخ دیتی۔۔

بیگ سے سامان نکالتی جتنی زور سے وہ الماری میں پٹخ رہی تھی اتنی ہی تیز شاہ میر کے دل کی دھڑکن ہوئی چلی جارہی تھی۔

اس کے دو مہنگے پرفیومز اور ایک مہنگی گھڑی۔۔۔اسنے یوں انہیں الماری میں پھینکا تھا جیسے وہ کسی سستے لنڈہ بازار کے رہائش پزیر ہو!۔

"یمنیٰ زرا آرام سے" گلا کھنکھارے اس نے دھیمی سے آواز میں کہا تھا

مگر وہ کہنا ہی غلط ہو گیا تھا جب سامان پٹخنے کی آواز مزید اونچی ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم رہنے دو باقی کا میں کر لوں گا!" تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامے وہ لبوں پر مسکراہٹ لانے کی کوشش کرتا وہ بولا تھا۔

"شوق سے" جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے کھینچتی وہ غصے سے پھنکارتی بیڈ پر اپنی سائڈ پر جا کر لیٹتی سحری کا آلارم لگائے جا سوئی تھی۔

"یا اللہ!۔۔۔شارق سچ کہہ رہا تھا واقعی موسم بہت گرم ہیں۔۔۔۔افففف شاہ میر۔۔۔۔ڈوب مرو" خود سے بڑبڑاتا باقی کا سامان آرام سے الماری میں رکھے وہ واشروم میں جا گھسا تھا۔

ایک بجے کے قریب اس کی آنکھ آلارم بجنے پر کھلی تھی، آلارم بند کیے اس نے بیڈ کی دوسری جانب ٹیڑھی نگاہ سے دیکھا تھا جہاں شاہ میر کی نیند میں بھی خلل پیدا ہوا تھا۔

واشروم سے فریش ہو کر وہ باہر نکلی تو شاہ میر آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تم اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی؟" نیند میں ڈوبی آواز میں اس نے سوال کیا تھا۔

وہ اسے کوئی جواب دینا نہیں چاہتی تھی مگر خود پر کسی قسم کا شک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی اسے وہ۔

"سحری بنانی ہے مجھے" سپاٹ انداز میں اس نے جواب دیا تھا۔

"اتنی جلدی؟ ابھی ٹائم ہے!" وہ موبائل پر ٹائم دیکھتے بولا تھا۔

"مجھے اتنے بجے ہی بنانی ہے آپ کو کوئی مسئلہ؟" اس نے غصے سے دریافت کیا تھا جس پر تھوک نگلتے شاہ میر نے جھٹ سر نفی میں ہلایا تھا۔

آج اسے اپنے ایک سینیئر کی بات بڑے زوروں سے یاد آئی تھی جس کے مطابق بیوی کے سامنے کیا ہی سپاہی اور کیا ہی میجر!۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

وہ شاہ میر کو آنکھیں دکھاتی کمرے سے باہر نکل کر کچن میں جا گھسی تھی۔۔۔کل رات اس شخص کی وجہ سے اس نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا جس کی بنا پر اب زوروں کی بھوک لگی ہوئی تھی۔

فریج کھولے اس کی نظر کے۔ایف۔سی کے پیکٹ پر گئی تھی جس کے ساتھ ایک سٹکی نوٹ چسپاں تھا۔

فرائڈ چکن کو اوون میں گرم کرنے کے لیے رکھتے ہوئے اس نے وہ چٹ پڑھی تھی۔

"اگر رات میں بھوک کی وجہ سے آنکھ کھلے تو کھا لیجیے گا۔۔۔۔۔۔میں سب کو منع کر دیا ہے کہ کوئی بھی نہیں کھائے گا یہ۔۔۔۔۔۔۔۔اور اگر یمنیٰ کے علاوہ کوئی اور یہ نوٹ پڑھ رہا/رہی ہے تو ہاتھ مت لگایئے گا۔۔۔۔۔یہ صرف یمنیٰ کا ہے"شارق کی چٹ پڑھ اس کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔

رات کو بنایا گیا پلان اب کچھ ڈگمگاتا محسوس ہوا تھا اسے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نہیں اب کی بار نہیں!" سر جھٹکتی وہ فرائڈ چکن کو اوون میں چھوڑتی کمرے کی جانب بڑھی ہوئی تھی جہاں اس کی زندگی کو برباد کرنے والا خود مزے کی نیند سو رہا تھا۔

ایک پل کو تو اس کا جی چاہا تھا کہ اپنا تکیہ اس کے منہ پر رکھ کر اس کا گیم ہی ختم کر دے، مگر اس شخص کے پیچھے وہ قاتلہ نہیں بن سکتی تھی۔

دو حرف لعنت اس انسان پر بھیجتی وہ خاموشی سے اپنا بیگ اٹھاتی کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔

اس وقت سب آرام سے سوئے ہوئے تھے تو بنا کسی فکر کے اس نے اوبر کیب منگوالی تھی اپنے لیے اور خود لاؤنج ایریا میں بیٹھی کیب کا انتظار کر رہی تھی۔

"کہی جا رہی ہو تم؟" پیچھے سے آتی آواز پر دہل کر اس نے اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھا تھا۔

ذرا سا سر موڑے اس نے پیچھے کو دیکھا تھا جہاں سامنے سفیان ہاتھ میں پانی کی بوتل تھامے کھڑا تھا جبکہ نظریں اس کے بیگ پر ٹکی ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس پر ایک نگاہ ڈالے وہ نظریں پھیرتے لب بھینچ چکی تھی۔

"میدان چھوڑ کر بھاگ رہی ہو؟" اس سے کوئی جواب نہ پا کر وہ اس کے سامنے والے سنگل صوفہ پر جا بیٹھا تھا۔

"آپ اس وقت جاگ رہے ہیں؟" وہ بات گھما چکی تھی، سفیان مسکرایا تھا

"اقصیٰ کو پیاس لگی تھی۔۔۔۔اب میرے سوال کا جواب دو!" اسے جواب دیتا وہ اپنا جواب طلب کر رہا تھا۔

"میں آپ کو جوابدہ نہیں ہوں!" اس نے سر جھٹکا تھا

"مگر خود کو تو ہو" وہ زرا آگے کو ہوا تھا جس پر یمنیٰ نے اچھنبے سے اسے دیکھا تھا۔

"کم آن یمنیٰ میں تمہیں اتنا کمزور نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔میدان چھوڑ کر بھاگنے والوں میں سے تو تم نہیں لگتی تھی مجھے۔۔۔۔۔تم توڈٹ کر مقابلہ کرنے والوں میں سے ہو۔۔۔۔۔۔پھر یہ بزدلی کیوں؟۔۔۔۔۔جس شخص نے تمہیں اتنی تکلیف دی اسے

All Rights Reserved by Novels Lounge

کیا یونہی چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟ احساس نہیں دلاؤ گی اسے اس کے کیے کا؟۔۔۔۔۔بدلہ نہیں لو گی اس سے؟۔۔۔۔۔اسے بھی وہی سب فیل کرواؤ جو تم نے فیل کیا۔۔۔۔ اسے بھی ٹھکرائے جانے کا مزہ چکھاؤ۔۔۔"سفیان کی باتوں پر اس کا منہ ہونقوں کی طرح کھل گیا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ کا بھائی ہے وہ۔۔۔"یمنیٰ کی آواز میں حد درجہ حیرت شامل تھی

"فلوقت غلط ہے وہ۔۔۔۔"سفیان نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"اٹس ہائی ٹائم یمنیٰ کے اپنی ذات پر حملہ کرنے والوں کا تم منہ توڑ ڈالو!۔۔۔۔۔۔اور ہاں ایک اور بات میں کچھ کہتا نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اندھا ہوں۔۔۔۔ سب دکھتا ہے مجھے"صوفہ سے اٹھتے اس کے قریب کھڑے ہوئے وہ اس پر ایک نرم مسکراہٹ اچھالتا وہاں سے نکلا تھا جبکہ یمنیٰ اپنی جگہ سن سی ہو گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اپنے کمرے کی جانب بڑھتے سفیان کے قدم شاہ میر کے کمرے کے دروازے پر رکے تھے جہاں وہ ٹراؤزر کی دونوں جیبوں میں ہاتھ پھنسائے مسکراتا اسے دیکھ رہا تھا۔

"تھینکس بڈی!" اس نے سفیان کا شانہ تھپتھپایا تھا۔

"اٹس از آلاسٹ چانس شاہ میر۔۔۔۔۔ سب ٹھیک کر لینا۔۔۔" جواباً اس کا کندھا تھپتھپائے وہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔

گہری سانس خارج کیے شاہ میر نے دروازے کی اوٹ سے لاؤنج کا منظر دیکھا تھا جہاں وہ موبائل کان سے لگائے اوبر بکنگ کینسل کر رہی تھی۔

الماری میں اپنا سامان سیٹ کرتے ہی وہ اس کا بیگ بھی دیکھ چکا تھا اور تب شاہ میر نقوی کو حالات کی سنگینی کا احساس ہوا تھا۔

اس بار تو اسے الٹا لٹک کر بھی کان پکڑنے پڑے تو وہ تیار تھا مگر یمنیٰ نقوی کو وہ کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اتنی دیر لگادی مہربان آتے آتے؟" کمرے میں داخل ہوتے ہی سفیان کے کانوں سے اقصیٰ کا طنز ٹکرایا تھا جس پر مسکراہٹ ضبط کرتا وہ پانی کا گلاس اسے تھما چکا تھا۔

"اتنی دیر لگادی کیا آکسیجن اور ہائیڈروجن ملا کر خود پانی بنا رہے تھے آپ؟" آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا۔

"ایک کولیگ کی کال آگئی تھی" وہ بہانہ گڑھتے بولا تھا۔

"اس وقت؟" اس نے گھڑی کی جانب دیکھا رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔

"ہاں بہت سے لوگوں کو سحری تک جاگنے کی عادت ہوتی ہے اور انہیں لگتا ہے کہ سب جاگ رہے ہوگے" وہ کندھے اچکاتا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔

نظر شیشے میں ابھرتے اپنے عکس پر اور پھر اپنے پیچھے بیڈ پر بیٹھی اپنی بیوی کے عکس پر گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

کتنا فرق تھا دونوں میں۔۔۔اگر وہ دن کے اجالے کی طرح روشن تھی تو وہ رات کے اندھیرے کی طرح کالا۔۔۔۔۔۔

جس تکلیف میں یمنیٰ اس وقت مبتلا تھی کبھی وہ بھی ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ایک وقت تھا جب سوسائٹی اسے بھی اس کے کالے رنگ پر طنز کرتی تھی۔

اس کے دوست اسے مختلف کریمز اور بلیچ استعمال کرنے کا مشورہ دیا کرتے تھے اور پھر اس کی زندگی میں اس کی محبت اس کی بیوی نے قدم رکھا جس نے ظاہری حلیے سے بالاتر اس کے دل سے محبت کی۔۔۔۔۔اس بات پر وہ چاچا چچی کا جتنا شکر گزار ہوتا اتنا کم تھا کہ جنہوں نے کبھی بھی اپنے بچوں کو لوگوں کو ان کے ظاہری حلیے سے جج کرنا نہیں سکھایا تھا۔

"اب آ بھی جائے سونا نہیں ہے کیا؟" اقصیٰ چڑ کر بولی تھی جس پر وہ ہوش میں آتا اس کی جانب مڑا تھا اور آگے بڑھ کر اس کا پھیلا یا ہوا ہاتھ تھاما تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"سحری میں وقت ہی کتنا رہ گیا ہے؟ جاگ لیتے ہیں!" اس کے برابر میں بیٹھتا وہ بولا تھا۔

"مگر مجھے نہیں جاگا نیند آ رہی ہے" اس کے کندھے پر سر رکھے وہ آنکھیں موند گئی تھی اور سفیان آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنا شروع ہو گیا تھا۔

دھیمے قدم اٹھاتی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی، سوئے ہوئے شاہ میر پر ایک نگاہ ڈالے وہ بیگ واپس الماری کے ساتھ رکھے تین بجے کا آلارم لگاتی اسے شاہ میر کے پاس رکھے، دبے پاؤں ویسے ہی کمرے سے باہر نکلتی سحری کی تیاری کرنے کچن میں جا گھسی تھی

اس کے جانے کا یقین کیے شاہ میر نے آنکھیں کھولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں جانتا ہوں بہت ناراض ہو تم مجھ سے۔۔۔۔۔۔ناراض ہونا بنتا بھی ہے۔۔۔۔۔

مگر وعدہ کرتا ہوں یمنیٰ اب کی بار سچ میں ہمارے درمیان موجود تمام دوریاں، تمام

مسئلے مسائل مٹادوں گا!"خود سے عہد کیے وہ بھی آنکھیں بند کر چکا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ سحری ہے یا کسی کی دعوت؟"ٹیبل کو اتنا سجے دیکھ اس سب کی آنکھیں پھیلی تھی

جبکہ فضا کے منہ سے واؤ نکالا تھا۔۔۔موبائل کا کیمرہ کھولے اس نے جھٹ تین-چار

تصاویریں کھینچے واٹس ایپ اسٹیٹس، فیسبک اور انسٹا گرام پر پوسٹ کر دی تھی۔

"سحری ہی ہے"لسی کا جگ کچن سے لاتی یمنیٰ مسکرا کر بولی تھی۔

"پھر بھی اتنا کچھ؟"شازیہ بیگم تو مزید اپنی بہو پر دل و جان سے فدا ہوئی تھی۔

"اتنا کچھ بھلا کہاں ہے آنٹی؟۔۔۔۔رات کا سالن تھوڑا سا بچا تھا تو میں نے سحری

کے لیے قیمہ چڑھا دیا، اس کے ساتھ فرائے انڈے، پراٹھے اور لسی۔۔۔۔اس میں

کچھ زیادہ نہیں"وہ جگ ٹیبل پر رکھتے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"پراٹھے؟فار ریئل؟میں پراٹھے نہیں کھاتی آپ کو معلوم نہیں؟ہر کوئی آپ کی طرح تین، تین پراٹھے نہیں کھاسکتا!۔۔۔۔مجھے میری ڈائٹ سحری چاہیے"نخوت سے بولتی وہ چیئر گھسیٹتی وہ آرڈر دینے والے انداز میں بولی تھی۔

"فضا۔۔۔"شازیہ بیگم نے اسے ٹوکنا چاہا تو یمنیٰ نے ہاتھ تھام کر کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا انہیں۔

غصہ تو اس کے اس انداز پر باقی سب کو بھی بہت آیا تھا خاص طور پر شاہ میر کو جو اس کی طبیعت صاف کرنے کے چکر میں منہ کھولنے ہی والا تھا مگر یمنیٰ کا منہ کھلتے دیکھ رک گیا تھا۔

"معلوم ہے تم ڈائٹ پر ہو۔۔۔۔اور ایک ڈائٹیشن سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ پراٹھا ڈائٹ کے لیے ایک ہیلتھی آپشن ہے۔۔۔۔۔خیر میں نے تمہارے لیے جو کی روٹی بھی بنادی تھی۔۔۔۔اور ایک آخری بات آئندہ ایسی ٹون میں میرے ساتھ بات کی تو زبان کاٹ ڈالوں گی میں تمہاری۔۔۔۔بھابھی ہوں تمہاری میں، تمہارے بھائی کی بیوی اس گھر کی ایک فرد۔۔۔۔نوکر نہیں ہوں جو تم یوں نخرے دکھاتی

All Rights Reserved by Novels Lounge

پھیروں۔۔۔ آئندہ مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے سے پہلے سو بار سوچ لینا کہ تم اپنے بھائی کی لاڈلی ہو میری نہیں!" اپنی کرسی پر اس کے سامنے ہی بیٹھتی وہ اچھے سے اس کی طبیعت صاف کر چکی تھی۔

روٹی کا نوالہ منہ کی جانب لیجاتی فضا کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔ سب گھر والوں نے بھی آنکھیں پھیلائے یمنیٰ کو دیکھا تھا۔۔۔ فضا کا لہجہ کافی عرصے سے اس کے ساتھ کڑوا تھا جس پر شازیہ بیگم نے اسے ٹوکا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر آج یمنیٰ نے ایک ہی جملے میں اگلے پیچھلے تمام حساب برابر کر لیے تھے۔

باقی سب بھی خاموشی سے اپنی نشست سنبھال چکے تھے جب فضا کی چنگھاڑتی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی؟ اور کیا کہاں بھابھی؟ بھائی کی بیوی؟۔۔۔ فار شیور ہاں!۔۔۔ اسی بھائی کی بیوی جو تمہیں منہ تک نہیں لگاتا۔۔۔ تم سے بات کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے؟۔۔۔۔ اینڈ یو نو واٹ مام! کوئی کال یا میسج نہیں کرتے تھے بھائی اسے۔۔۔۔ پچھلے چار ماہ سے جھوٹ بول رہی ہے یہ،

All Rights Reserved by Novels Lounge

فون چیک کیا تھا میں نے اس کا۔۔۔اور تم تو مجھے کچھ سکھاؤ ہی نہ پہلے بھائی کی بیوی تو بن جاؤ پھر چلانا مجھ پر حکم!"غصے سے وہ اسے بولتی شازیہ بیگم کو بھی بیچ میں لپیٹتی دوبارہ اس کی جانب مڑی تھی

یمنی کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"جب آپ مجھے بیاہ کر لائی تھی تو آپ نے مجھے کہاں تھا کہ میں آپ کے لیے بالکل اقصیٰ اور فضا جیسی ہوں۔۔۔۔آپ کی بیٹی ہوں۔۔۔۔۔تو اب مجھے ویسی عزت بھی چاہیے۔۔۔۔۔میں اس گھر میں وہی عزت اور رتبہ ڈیزروو کرتی ہوں جو آپ کی بیٹیوں کا ہے۔۔۔اور اگر ایسا نہ ہوا تو اب کی بار میدان چھوڑنے کی بجائے میں لڑوں گی۔۔۔۔۔پھر چاہے کچھ بھی ہو جائے!"وہ شازیہ بیگم کو جواب دیتی اپنی سحری کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

سحری کرتے وقت ہی اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔۔۔اور لرزتے بھی کیوں نا۔۔۔۔۔۔آخر کو ایک میاں بیوی کے لباس کو کسی تیسرے انسان نے چاک کیا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

اس سے بے نیاز اپنی وقتی فتح پر جشن مناتی فضا نے مزے سے سحری کا لطف اٹھایا تھا یہ جانے بنا کہ وہ آج وہاں موجود تمام لوگوں کی محبت ایک لمحے میں گنوا بیٹھی تھی اور اس کی جگہ بڑے شان سے یمنیٰ نے لے لی تھی۔

سحری کرے ہی وہ ازان ہونے سے بھی پہلے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔جی بھر کر رو لینے کے بعد آذان ہوتے ہی وضو کیے وہ واشروم سے روم میں آئی تھی جب شاہ میر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔۔" وہ شرمندگی سے بولا تھا۔

"فضا کو ایسا نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔۔اس نے بہت غلط بات کی ہے۔۔۔میں اسے سمجھاؤں گا!۔۔۔۔وہ معافی مانگے گی تم سے اسے پلیز معاف کر دینا۔۔۔۔دل میں کسی قسم کا بغض مت رکھنا!" اس کی بات پر یمنی کا غصہ پھر سے بڑھا تھا مگر وہ صبر کرتی اسے پی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بغض رکھنا آپ کا اور آپ کی بہن کا کام ہے۔۔۔۔میرے معملے میں جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر بھی ہوتا ہے۔۔۔۔۔اب راستہ دیجیئے مجھے دیر ہو رہی ہے نماز کے لیے۔۔۔" دانت پیستے بولتی وہ اسے زرا سائڈ پر کرتی خود جائے نماز بچھاتی نیت باندھ چکی تھی۔

فجر کی نماز ادا کرتا وہ تھوڑی دیر کی واک کے لیے پارک میں چلا آیا تھا جہاں واک کرتے اسے آنٹیوں کا وہ مخصوص ٹولا ایک بار پھر نظر آیا تھا۔۔۔انہیں اپنی جانب آتا دیکھ وہ واپس جانے کو مڑا تھا لیکن افسوس وہ اسے گھیرے میں لے چکی تھی۔

"ارے شاہ میر بیٹا تم کب آئے؟"

"جی کل رات ہی آیا ہوں" اب مرتے کیا نہ کرتے موؤدب انداز میں اس نے جواب دیا تھا۔

"یمنی فیصل آباد چلی گئی کیا؟" ان میں سے ایک نے حیرت سے پوچھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"جی نہیں کیوں؟"شاہ میر حیران ہوا

"ارے ایسا ہی تو ہوتا ہے جب وہ یہاں آتی ہے تو تم کراچی کی فلائیٹ سے نکل جاتے ہو اور جب تم آتے ہو تو وہ فیصل آباد کو روانہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ ویسے واقعی نہیں گئی؟"اسے وجہ بتائے انہوں نے نہایت حیرت سے دوبارہ سوال کیا تھا۔

اگر واقعی یمنیٰ کل رات ہی فیصل آباد چلی جاتی تو؟۔۔۔ سوچ کر ہی اس نے جھرجھری لی تھی۔

"جی نہیں آنٹی ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ اب مجھے اجازت دیجیئے رات کو لیٹ آیا تھا اور نیند بھی پوری نہیں ہوئی تو۔۔۔۔۔۔۔"

"ہاں ہاں جاؤ تم۔۔۔ ویسے بھی اب کس کام کے؟"اسے جانے کا بولتی وہ دوسرا جملہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔

شاہ میر نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔۔۔ کچھ لوگوں کو دوسروں کے معملات میں ٹانگ اڑائے بنا کبھی چین نہیں آتا۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

مگر ایک بات تو شاہ میر نقوی پر واضع ہو گئی تھی کہ ان کا رشتہ اس حد تک الجھ گیا تھا کہ اس کی الجھنے اور دشواریاں دوسرے لوگوں کے لیے ایک انٹرٹینمنٹ بن گئی تھی۔۔۔ مگر اب کی بار وہ جو آیا تھا سب سلجھا کر ہی واپس جانے والا تھا۔

"شارق رکو!" اسے باہر جاتے دیکھ فضا جلدی سے اس کے پیچھے آئی تھی۔

"کیا ہے؟" وہ تو جیسے اس پر جھپٹنے کو تیار تھا۔

"یہ تمہیں کیا ہوا ہے اور کیسے بات کر رہے ہو مجھ سے؟" فضا کو اس کا انداز ایک آنکھ نہ بھایا تھا

"جس کی تم حقدار ہو" وہ منہ میں بڑبڑایا

"کیا کہاں؟" اس کی بڑبڑاہٹ سن اس نے سوال کیا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کچھ نہیں۔۔۔روکا کیوں یہ بتاؤ؟" اس نے بات گھمادی تھی۔

"اوہاں! مجھے یونی تو چھوڑ آؤ!" وہ مسکرائی تھی۔

"کس خوشی میں؟" آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا

"کیا مطلب کونسی خوشی اور یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا؟" فضا تو اس کے تیور دیکھ غصہ ہوئی تھی۔

"وہی انداز ہے جو تم ڈیزروو کرتی ہو۔۔۔باقی میں تمہارا نوکر نہیں ہوں، جس بھائی لاڈلی ہو اسے ہی کہوں یونی چھوڑ کر آئے۔۔۔میں تو چلا!" اس میٹھی زبان سے ٹکا کے جواب دیتا وہ باہر نکل گیا تھا

پیچھے آتے شاہ میر نے بخوبی اس کا جواب سنا تھا۔

"چلو فضا میں چھوڑ آؤں!" اس کے پاس سے گزرتا سپاٹ انداز میں بولتا وہ باہر نکل چکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کے انداز پر فضا بھی کچھ جزبز سی ہوتی اس کے پیچھے ہی باہر کو نکلی تھی۔۔۔ پورا سفر اس نے شاہ میر کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کرنا چاہی تھی مگر اس کا ہوں ہاں میں جواب سن وہ شرمندہ ہو جاتی۔

"بھائی آپ کب سے یوں منہ بنائے بیٹھے ہیں۔۔۔ کیا اس کی وجہ میری اور یمنیٰ کی صبح سحری کی تکرار ہے؟۔۔۔ بٹ بھائی وہ آپ کو ڈیزروو نہیں کرتی۔۔۔ شی از ناٹ آ وائف۔۔۔ ایک عجوبہ ہے وہ، بیوی کے طور پر گھر نہیں بلکہ میوزیم میں رکھوا دینا چاہیے اسے۔۔۔۔ شی از ڈسگسٹنگ!" اور بس یہی شاہ میر کی بس ہوئی تھی، گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔

"بھائی۔۔۔۔" فضا چیخ اٹھی تھی

"یونی۔۔۔ آگئی ہے تمہاری" دانت پیستے وہ بولا تھا، اس کے جبڑے تن گئے تھے جبکہ سٹئیرنگ ویل کو بھی سختی سے تھاما ہوا تھا اس نے۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"اوہ!۔۔۔۔آپ بھی آیئے نا اپنی دوستوں سے ملواؤ آپ کو میں۔۔۔۔۔جانتے ہیں انہیں آرمی والے بہت پسند ہیں!" سیٹ بیلٹ کھولتے اس کی زبان بھی برابر چلتی جا رہی تھی۔۔

گاڑی سے نکلتے ہی وہ ریما کی جانب بڑھی تھی۔۔۔گورا رنگ، دبلی پتلی وہ لڑکی واقعی میں بے تحاشہ خوبصورت تھی، اس کا قد بھی یمنیٰ کے برابر تھا۔

"ریما گیس کرو آج مجھے کون یونی چھوڑنے آیا؟" اس کے گلے لگ وہ خوشی سے بولی تھی۔

"امم کون؟"

"شاہ میر بھائی!" وہ یکدم خوشی سے بولی تھی۔

"شاہ میر؟" ریما کی آنکھیں یکدم پھیلی تھی، جن میں روشنی سی پھوٹنے لگ گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں۔۔۔۔اور میں نے انہیں روکا ہے کہ تم سے ملواؤں گی۔۔۔وہ رہی ان کی کار۔۔۔" کہتے ہی وہ پیچھے کو مڑی تھی، جبکہ ریما اپنے بال سیٹ کرنا شروع ہو گئی تھی۔ مگر وہاں کسی کو نہ پا کر فضا کی خوشی پل بھر میں ماند پڑی تھی۔

"ارے یہ بھائی کہاں گئے؟ ابھی تو یہی تھے!" اس نے ریما کی جانب دیکھا جس کے چہرے کی رنگت پل بھر میں ماند پڑی تھی۔

"اٹس اوکے۔۔۔۔ان کی جاب ہی ایسی ہے۔۔۔۔ مے بی کوئی ارجنٹ کام آگیا ہو!" ریما زبردستی کا مسکراتے بولی تھی جس پر فضا کو اپنی دوست پر ترس اور محبت دونوں ایک ساتھ آئے تھے۔

"ریما تم کتنی اچھی ہو۔۔۔۔۔ کتنا انڈرسٹینڈ کرتی ہو بھائی کو، اور ایک وہ ہے بھائی کی بیوی عجیب جاہل ہے، بھائی کو سمجھتی ہی نہیں، ہر وقت منہ بنائے گھومتی پھرتی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔ ویسے مجھے سچ میں بھائی پر بہت غصہ آرہا ہے۔۔۔ انہیں یوں جانا نہیں چاہیے تھا!" اس کے ساتھ چلتی وہ بولتی ہوئی کلاس میں داخل ہوتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"اب کیا کر دیا تمہارے سو کالڈ بھابھی نے؟" ناک سکیڑے اس نے سوال کیا تھا۔

بس کیا تھا اس کے پوچھتے ہی فضا نے دل کا سارہ زہر اس کے سامنے اگل دیا تھا۔

"یا اللہ کتنی جاہل لڑکی ہے وہ۔۔۔۔۔۔ڈونٹ مائنڈ مگر میں نے پہلے صرف سنا تھا مگر اب یقین ہو گیا ہے کہ فیصل آباد میں پیسہ جتنا ہے جہالت اس سے بھی زیادہ ہے" ریما کچھ ناپسندیدگی سے بولی تھی جو فضا کو تھوڑا بہت برا لگا تھا

"نہیں ایسا نہیں ہے فیصل آباد پڑھے لکھے لوگوں کا شہر ہے مگر ہوتے کچھ میری سو کالڈ بھابھی جیسے لوگ بھی جو ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔۔۔ جن کے پاس ڈگری تو ہوتی ہے مگر عقل نہیں"

فضا اور ریما کی دوستی شاہ میر کی شادی کے بعد یونی میں ہوئی تھی، مگر یہ دوستی مزید گہری تب ہوئی جب فضا نے موبائل پر شاہ میر کی آرمی یونیفارم میں تصویر نہ صرف ریما کو دکھائی بلکہ بڑھ چڑھ کر اسے شاہ میر کے کارنامے بھی سناتی جس پر ریما دل و جان سے شاہ میر پر فدا ہو چکی تھی اور ان دونوں کی دوستی مزید گہری ہو گئی تھی۔ مگر

All Rights Reserved by Novels Lounge

اصل جھٹکا ان کی دوستی کو تب لگا جب ریما کو یمنیٰ اور شاہ میر کی شادی کا علم ہوا، جس پر ریما نے روتے ہوئے فضا کے سامنے اپنی محبت کا اعتراف کیا تھا۔

"تم نے مجھے پہلے بھائی کو لے کر اپنی محبت کے بارے میں کیوں نہیں بتایا ریما؟" فضا اس کے سر پر کھڑی بے بسی سے بولی تھی

"تم نے خود کہاں تھا کہ شاہ میر ایک ویل ایجوکیٹیڈ لڑکی کے خواہش مند ہے۔۔۔ میں خاموش رہی کہ ایک بار ڈگری کمپلیٹ ہو جائے تو اس حوالے سے تم سے بات کروں گی۔۔۔ مگر مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہارا ہی بھائی ایک نائن سے شادی کے لیے تیار ہو جائے گا!" وہ شکوہ کناں نگاہوں سے فضا کو دیکھتی بولی تھی

"یار!۔۔۔ بھائی کہاں راضی ہے؟ وہ تو ماما ان پر زبردستی کر رہی ہے، وہ تو اس رشتے سے زرا برابر خوش نہیں ہے۔۔۔۔ اب بتاؤ میں کیا کروں؟" فضا اس کے برابر میں آ بیٹھی تھی۔

"تو اب کچھ نہیں ہو سکتا؟" ریما کا سر جھک گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گھر آکر بھی فضا پریشان سی رہی تھی۔۔۔ مگر یہ پریشانی پہلے اکھڑ پن اور پھر نفرت میں یمنیٰ کے لیے تب بدلی جب آس پڑوس سے لوگوں کی شکایات پر شکایات موصول ہونے لگی۔

یمنیٰ کی ان حرکتوں سے باغی ہوتے اس نے ریما سے گھر کے تمام حالات ڈسکس کیے تھے جس نے حل تجویز کرنے کی بجائے اسے ایک جلا بھنا سا جواب دے دیا تھا

"جب نام کی ڈگری ہولڈر بھا بھی لاؤ گی تو یہی ہو گا نا!" ریما کے اس جواب پر وہ کچھ خاموش سی ہو گئی تھی۔

مگر ریما اب خاموش نہ ہوتی وہ وقتاً فوقتاً اسے احساس دلاتی کے اگر یمنیٰ کی جگہ وہ ہوتی تو حالات کچھ اور ہوتے اور اوپر سے یمنیٰ کے وزن کو لے کر جو اس کی دوستیں ہنسی مزاق کرتی اس پر فضا مزید شرمندہ سی ہو جاتی۔

ایسے میں اس نے ریما سے وعدہ لیا کہ کچھ بھی کر کے وہ یمنیٰ کو شاہ میر کی زندگی سے نکال کر ریما کو لے آئے گی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دیکھ لو فضا مجھے اپنی بھابھی بنانا تمہاری خواہش ہے میری نہیں۔۔۔۔۔ میں تو اپنی محبت کو کہی چھپا کر آگے بڑھ جاؤ مگر تم مجھے اس راستے پر دوبارہ چلا رہی ہو۔۔۔۔ یہ نا ہو کے مستقبل میں تم مجھے اس بات کا طعنہ دے دو!" ریما کا انداز گویا احسان کرنے والا تھا، نہایت خوبصورتی سے وہ اپنی خواہش پر فضا کا نام لگا چکی تھی۔

"ہاتھ چھوڑے میرا، افطاری کے برتن دھونے ہیں مجھے کہاں لے جا رہے ہیں آپ؟" اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کرتے وہ چڑ کر بولی تھی۔

"برتن دھونے کے لیے ڈش واشر ہے ہمارے پاس" شاہ میر اسے آنکھیں دکھاتا بولا تھا

اور اسے لیے چھت کی جانب بڑھا تھا

"ہاں تو ڈش واشر میں خود تھوڑی نا اچھل کر چلے جائے گے۔۔۔ آفکورس میں نے ہی ڈالنے ہیں!" یمنیٰ نے بھی چڑ کر جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟ کل سے دیکھ رہا ہوں اگنور کیے جا رہی ہو مجھے۔۔۔۔ بات کیوں نہیں کرتی مجھ سے ڈھنگ سے؟" چھت پر اس وقت وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے جب شاہ میر نے یہ شکوہ کیا تھا جس پر یمنیٰ نے گہری سانس بھرے آنکھیں گھمائی تھیں۔

"مسئلہ کوئی نہیں ہے میرے ساتھ اور ڈھنگ کی بات میں ڈھنگ کے انسان سے ہی کرتی ہوں۔۔۔۔۔ اب خوش؟ جاؤ میں!" جواب دیتی وہ نکلنے کو تھی جب شاہ میر واپس یمنیٰ کو اپنے سامنے لایا تھا۔

"یار یمنیٰ بات تو سنو میری"

"مجھے کچھ نہیں سننا" وہ بگڑ کر بولی تھی

"یمنیٰ پلیز۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ کو ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کچھ نہیں سننا مجھے۔۔۔۔۔ہٹیے اب میرے راستے سے!" اسے ایک جانب کو دھکا دیتی وہ تیزی سے نیچے کو بڑھی تھی جبکہ شاہ میر تو اس اچانک دھکے کی تاب نہ لاتا اپنا بازو مسل کر رہ گیا تھا۔

"میری سحری کہاں ہے؟" سحری کے وقت جہاں سب لوگ اپنی اپنی سحری کرنے میں مگن تھے وہی فضا اپنی ڈائٹ سحری نہ پاکر پوچھ بیٹھی تھی مگر کوئی جواب نہ پاکر وہ چڑی تھی۔

"اوہیلو میڈم تم سے پوچھ رہی ہوں میں میری سحری کہاں ہے؟" فضا نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔

"نہیں بنائی" اپنی سحری کرتی وہ سکون سے بولی تھی

"واٹ؟ دوبارہ کہنا زرا" فضا کو لگا اسے سننے میں کوئی غلطی ہوگئی ہو

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کان خراب ہیں؟ ایک بار میں سنائی نہیں دیتا؟ نہیں بنائی سحری تمہاری۔۔۔ جاؤ اور خود بناؤ اپنی" پراٹھے کا نوالہ منہ میں ڈالے وہ سکون سے بولی تھی۔

"یوں! تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟" فضا غصے سے چلائی تھی۔

"کم از کم تمہاری نوکرانی نہیں سمجھتی۔۔۔ اور یوں چلا کر جاہلوں والی حرکت مت کرو" ایک کان میں انگلی ٹھونسے وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولی تھی۔

"جب ہمارے کام نہیں کرنے تو اس گھر میں کیا کر رہی ہو؟" اس کی اس بات پر تو شاہ میر کو اپنے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا محسوس ہو رہا تھا مگر سفیان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اسے خاموش رہنے کو کہاں تھا۔

"تمہارا بھائی مجھے بیوی بنا کر لایا ہے تمہاری پرسنل میڈ نہیں۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھائی، مام آپ۔۔۔ آپ دیکھ رہے ہیں اس کے انداز؟ کس لہجے میں بات کر رہی ہے یہ مجھ سے۔۔۔ کوئی کچھ کہتا کیوں نہیں اس سے؟" فضا کو تو سب لوگوں کی خاموشی زیادہ چبھ رہی تھی۔

"ہمارے لیے جیسی تم ہو ویسی ہی وہ بھی ہے فضا اگر چاہتی ہو کہ تمہاری بھابھی کا رویہ تم سے ٹھیک ہو تو پہلے اپنا رویہ اس کے ساتھ ٹھیک کرو۔۔۔" ایک ہی جملے میں اس کی ایسی تیسی کرتی شازیہ بیگم اپنی سحری کی طرف دھیان لگا چکی تھی۔

فضا نے امید سے شاہ میر کی جانب دیکھا جو پہلے ہی اسے غصے بھری نگاہوں سے گھور رہا تھا جس پر فضا نے اپنا تھوک نگلا تھا۔

سحری میں کم وقت دیکھتی وہ جلدی سے کچن کی جانب بھاگی تھی اور وہاں موجود پھلوں سے اس نے سحری کی تھی۔

اس کے جاتے ہی یمنیٰ نے شازیہ بیگم کو دیکھا جنہوں نے مسکرا کر اسے سپورٹ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

یمنیٰ کو ان کے ساتھ رات کی میٹنگ یاد آئی تھی جس میں اس نے ان سے فضا کی عقل ٹھکانے لگانے کی کھلی چھوٹ مانگی تھی اور یہ بھی کہ وہ اس معملے میں کچھ نہیں بولے گے۔

شبیر حسین اور شازیہ نقوی بھی بیٹی کی حرکتوں سے نالاں تھے اسی لیے یمنیٰ کو کچھ جھجھکتے ہوئے اجازت دے ہی دی تھی۔۔۔ مگر اب سحری کے وقت فضا کا رویہ دیکھ ان دونوں میاں بیوی کو اپنا فیصلہ ٹھیک ہی لگا تھا۔

"آئی کانٹ بلیو واٹ اس نے یہ سب کیا اور کسی نے تمہارا ساتھ نہیں دیا؟" فضا کی بات سن ریما کو دھچکا لگا تھا

"نہیں" فضا نے سر نفی میں ہلایا تھا

"ایسا لگتا ہے جیسے وہ گھر میرا نہیں اس کا ہے۔۔۔ سب کو قابو میں کر لیا ہے اس نے۔۔۔۔۔شارق ماما پاپا ہر وقت اس کے گن گاتے رہتے ہیں اور کل تو شاہ میر

All Rights Reserved by Novels Lounge

بھائی نے بھی مجھے غصے آنکھیں دکھائی کین یو بلیو واٹِ؟" فضا تو نجانے کیا کچھ مزید کہہ رہی تھی مگر ریما کو سننے میں کوئی انٹرسٹ نہیں رہا تھا۔

اب اسے فضا کے وعدے خالی کھوکھلے محسوس ہو رہے تھے، یقیناً شاہ میر کی بیوی سب کے دلوں میں راج کر چکی تھی اور اب شاہ میر بھی۔۔۔ ریما کو اس گھر اور شاہ میر کی زندگی میں داخلہ اب ناممکن سا لگ رہا تھا۔

باقی کا تمام دن بھی ریما کا اسی سوچ میں گزرا تھا۔

"اچھا ریما میں چلتی ہوں بھائی لینے آئے ہیں مجھے!"

کیا شاہ میر آیا ہے؟ یہ سوچ دماغ میں آتے ہی ریما جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ" اس کا چہرہ ایک دم روشن ہوا تھا جسے فضا اپنے خراب موڈ کی وجہ سے نا جان پائی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

مگر یہ کیا شاہ میر کی جگہ کسی اور کو دیکھ کر اس نے بھنویں سکیڑی تھیں۔۔۔۔۔وہ شارق تو ہرگز نہیں تھا کیونکہ اسے وہ دیکھ چکی تھی مگر یہ کون تھا۔۔۔۔ریما نے کچھ ناپسندیدگی سے اسے دیکھا تھا۔

"یہ کیا ہے؟ افطاری کہاں ہے اور تم کب آئی؟" افطاری کے وقت اپنے سامنے کھجور، پانی اور سالن روٹی دیکھ فضا کی آنکھیں پھیلی تھیں۔

سحری کے نام پر کی جانے والی ڈائٹ کی ساری کسر افطاری کے وقت نکلتی تھی اور اب یوں اپنے سامنے یہ سب دیکھ اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔

"بی بی جی میں تو بس آج کے لیے آئی ہوں اور یہ سب وہی ہے جو بڑی بیگم صاحبہ نے پکانے کو کہاں مجھے" میڈ سکون سے جواب دیتی خود وہاں سے جا چکی تھی۔

"مام واٹ از دس؟" فضا اب ان کی جانب مڑی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"افطاری ہے۔۔۔۔۔شارق اور یمنیٰ کا تو باہر افطاری کا پلان بن گیا تھا۔۔۔۔۔شاہ میر اور سفیان کی افطاری دوستوں کے ساتھ تھی رہ گئے پیچھے ہم چار لوگ تو میں نے یہی بول دیا۔۔۔۔ویسے بھی تم تو ڈائٹ پر ہونا؟" اس کی جانب میٹھا سا ہلکا سا طنز پاس کیا تھا انہوں نے۔

"ڈیڈ!"

"مجھے بیچ میں مت لانا" اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ ٹوک چکے تھے اسے۔

"مگر ڈائٹ میں بھی تھوڑا بہت کھا سکتے ہیں ایسی چیزیں۔۔۔۔ان لیمیٹیڈ اماؤنٹ!" وہ چڑ کر بولی تھی۔

"جب ڈائٹ میں پراٹھا نہیں کھا سکتے تو کچھ بھی نہیں کھا سکتے۔۔۔اب زبان بند کرو اور دعا مانگ لو۔۔۔روزہ افطار ہونے والا ہے!" اسے جواب دیے انہوں نے خود بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

یہ اگلے روز کی بات تھی جب فضا اور ریما گراؤنڈ میں بیٹھی اپنی اپنی گاڑی کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں

"ویسے فضا ایک بات پوچھوں؟" ریما جو کب سے اس کی شکایات سنتی بور ہو چکی تھی اب اچانک کچھ یاد آنے پر بولی تھی۔

"ہاں پوچھو؟"

"وہ کل جو تمہیں لینے آئے تھے وہ کون تھے؟۔۔۔ آئی مین تم نے کہاں تمہارے بھائی۔۔۔"

"اوہ وہ؟ وہ سفیان بھائی تھے اقصیٰ کے ہزبینڈ!"

"اقصیٰ کے ہزبینڈ؟" ریما کو تو جیسے زوروں کا جھٹکا لگا تھا

یکدم آنکھوں کے سامنے سفید گوری اقصیٰ کا چہرہ لہرایا تو وہی دوسری طرف سفیان کا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ویسے مائنڈ نہ کرنا فضا مگر تمہاری مام نے نا صرف شاہ میر کے ساتھ زیادتی کی ہے بلکہ اقصیٰ کے ساتھ بھی کی ہے۔۔۔۔ مینز جسٹ لک ایٹ بوتھ آف دیم۔۔۔۔ اقصیٰ کتنی پیاری اور خوبصورت ہے اس کے لیے کیا ایسا کالا انسان ہی رہ گیا تھا؟" ریما نے نخوت سے سر جھٹکا تھا اور فضا کو تو چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا اس کا۔

"شٹ اپ ریما۔۔۔ وہ بھائی ہے میرے ان کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں سنوں گی میں۔۔۔ اور کیا کہاں کالے؟۔۔۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے لیے کالا گورا کوئی معنی نہیں رکھتا!" وہ دھیمی آواز میں غصے سے غرائی تھی۔

"لیکن موٹا پتلا معنی رکھتا ہے؟ ہے نا؟۔۔۔۔ وہ تمہارا بھائی ہے اسے میں نے کالا کہہ دیا تو تمہیں برا لگا، مگر تم جو خود اپنے بھائی کی بیوی کو اتنے مہینوں سے، ہتنی، موٹی کہہ رہی ہو۔۔۔ تب یاد نہیں آیا کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمانوں میں کسی کو باڈی شیم کرنا بھی سختی سے منع ہے؟۔۔۔۔۔۔ یو نو واٹ یو آر سچ آ ڈبل فیس گرل فضا!۔۔۔۔ تمہیں تمہارے بھائی کی بیوی اس لیے بری نہیں لگتی کیونکہ میں شاہ میر

All Rights Reserved by Novels Lounge

کو پسند کرتی ہوں وہ تمہیں اس لیے بری لگتی ہیں کہ کیونکہ وہ موٹی ہیں اور کلاس کی لڑکیاں مزاق اڑاتی ہیں تمہاری بھابھی کا۔۔۔ جیسے آج مجھے اپنے بھائی کے لیے شٹ اپ کال دیا ہے ویسے ہی بہت پہلے اپنی بھابھی کے لیے دے دی ہوتی تو آج یوں اپنی جلائی آگ میں نہ جل رہی ہوتی۔۔۔۔۔ اور ہاں آئیندہ سے مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔ تم جیسی لڑکی سے مجھے کوئی دوستی نہیں رکھنی!" ایک بار اور نہایت خوبصورتی سے وہ سارا ملبہ فضا کے سر ڈالتی اس دوستی سے آزاد ہو چکی تھی جس کا مین وجہ صرف شاہ میر تھا، مگر جاتی جاتی اسے آئینہ دکھانا نہ بھولی تھی۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی ریما کی نظر شاہ میر پر پڑی تھی۔۔۔ جو تصویریں فضا نے اس کی دکھائی تھی ان میں اس کا رنگ گندمی تھا مگر اب اس کا رنگ سانولا ہو چکا تھا جس پر ریما ناپسندیدہ نگاہ ڈالتی اپنی گاڑی میں جا بیٹھی تھی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" واپسی کے سفر پر اس کا موڈ آف دیکھ کر شاہ میر نے اچھنبے سے سوال کیا تھا جس پر سر نفی میں ہلائے وہ آنسوؤں چھپانے کو رخ موڑ گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

رمضان کو ایک ہفتہ گزر گیا تھا اور اس ایک ہفتے میں یمنیٰ کی چال ڈھال ہی بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔وہ جو ہر سال اپنے گھر رمضان میں مزے مزے کی سحری وافطاری بناتی تھی یہاں آکر وہ سب کچھ مکمل طور پر بند کر دیا تھا اس نے۔۔۔۔۔فوجی اور اس کی لاڈلی بہن کو تو صحیح معنوں میں ناک وچنے چبوا کر رکھ دیے تھے اس نے۔۔۔۔شاہ میر جب بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا وہ ہمیشہ اگنور کر دیتی۔۔۔۔۔۔ اس کا زیادہ وقت بھی شارق کے ساتھ ہی گزرنا شروع ہو گیا تھا۔

"یوں نفرت بھری نگاہوں سے مت دیکھو انہیں۔۔۔۔"لان میں چہل قدمی کے ساتھ ساتھ باتیں کرتے وہ دونوں شاہ میر کی آنکھوں کو بری طرح سے کھٹکے تھے۔

"نظر لگا دو گے!"اسے اپنی جانب متوجہ پا کر اقصیٰ نے جملہ مکمل کیا تھا۔

"ویسے تم نے کبھی سوچا ہے شاہ میر کے یمنیٰ کیوں اپنا زیادہ وقت شارق کے ساتھ گزارتی ہے؟ یا اسے سب پر اہمیت دیتی ہے؟"ایک بار پھر اس نے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نہیں تم نے کیوں سوچا ہو گا؟ تمہیں تو بس غصہ کرنا یا نیگیٹو سوچنا آتا ہے" اقصیٰ نے مسکراتے سر نفی میں ہلایا تھا۔

"تم کیا یہاں مجھے طعنے دینے بیٹھی ہو؟" چائے پیتی اقصیٰ کو دیکھ اس نے کلس کر سوال کیا تھا۔

"نہیں سمجھانے آئی ہوں کے مزید وقت ضائع کیے بنا اسے منالو!"

"منانے کی کوشش کر تو رہا ہوں؟۔۔۔۔ مگر وہ سنتی کہاں ہے" اس نے سر جھٹکا تھا

"مگر تم اپنا ہنڈرڈ پرسنٹ نہیں دے رہے شاہ میر۔۔۔۔ اور یہی تمہاری غلطی ہے۔۔۔ تم اسے کیسے منا رہے ہو؟ اس کے آگے پیچھے گھوم کے؟ راستہ کاٹ کر؟۔۔۔۔ کم آن شاہ میر تم ایک سینسیبل آرمی آفیسر ہو کوئی راہ چلتے تھرڈ کلاس عاشق نہیں۔۔۔ تمہارا دماغ تو بالکل ہی کام کرنا چھوڑ چکا ہے۔۔۔ تم کسی فینٹیسی ورلڈ میں نہیں رہ رہے یہ ایک حقیقی دنیا ہے۔۔۔ آگے پیچھے گھوم لینے سے، راستہ روکنے سے، زبردستی اپنی بات منوانے سے ناولٹک ہیروئین تو مان جاتی ہے مگر اصلی

All Rights Reserved by Novels Lounge

زندگی میں موجود بیوی نہیں، تم اسے منا نہیں سکتے ہاں خود سے دور ضرور کر رہے ہو۔۔۔۔۔وہ اریٹیٹ ہوتی ہے تمہاری پریزنس سے یہ ایک اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔" اقصیٰ نے گہری سانس لی تھی اور خاموشی سے اپنی چائے دوبارہ پینا شروع کر دی تھی۔۔۔۔۔اس سے زیادہ نہ تو وہ اسے سمجھا سکتی تھی اور نہ ہی سمجھانے کی اسے ضرورت تھی۔

کچھ دیر ان میں گہری خاموشی چھائی رہی تھی۔

"تم نے بتایا نہیں؟" اچانک شاہ میر نے سوال اٹھایا

"کیا؟" اقصیٰ نے چونک کر پوچھا

"یہی کے یمنیٰ اور شارق۔۔۔۔۔۔" وہ خاموش ہو گیا تھا اور اقصیٰ سمجھ گئی تھی اس کا اشارہ

"جانتے ہو جب میں نے یمنیٰ سے یہ پوچھا کہ وہ ہر وقت شارق کے ساتھ کیوں رہتی ہے اور ہمارے ساتھ ٹائم کیوں سپینڈ نہیں کرتی تو اس نے کیا کہا؟۔۔۔۔۔اس کا

All Rights Reserved by Novels Lounge

جواب تھا کہ شارق نے کبھی اسے اس کی فیزیکل اپیئرینس کو لیکر مزاق کا نشانہ نہیں بنایا، طنز و تحقیر بھری نگاہوں سے نہیں دیکھتا تھا۔۔۔۔نہ صرف اس کی ظاہری صورت بلکہ اس کے پیشے کو لیکر بھی کبھی بھی شارق نے اسے شرمندہ نہیں کیا تھا۔۔۔جانتے ہو تمہارے جانے کے بعد شروعات میں ہم یمنیٰ کے دیگیں پکانے کا مزاق اڑاتے تھے جس پر وہ بس مسکرا کر رہ جاتی مگر تب شارق اس کے لیے ہم سے لڑتا۔۔۔نہ صرف گھر والوں سے بلکہ باہر والوں کے سامنے بھی ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا۔۔۔۔یہ وہ جگہ تھی جہاں تمہیں ہونا چاہیے تھا شاہ میر۔۔۔۔۔وہ کہتی ہے ایسا نہیں ہے کہ شارق اس سے مزاق نہیں کرتا وہ کبھی کبھی مزاق یا شرارت سے اسے موٹی کہہ دیتا ہے مگر تب وہ لفظ اسے تکلیف نہیں دیتا یاں چبھتا نہیں ہے جیسے اوروں کے کہنے پر چبھتا ہے۔۔۔۔۔جانتے ہو جب ہمیں معلوم ہوا کہ وہ ڈگری ہولڈر لڑکی کیوں دیگیں بناتی ہیں تو ہم سب شاک تھے ماسوائے شارق کے جو مام کے علاوہ شروع سے ہی سب جانتا تھا۔۔۔۔۔یمنیٰ اس زندگی میں بہت کم لوگوں پر بھروسہ کرتی ہیں، اس کی فیملی اور دوستوں کے بعد شارق ہی وہ انسان ہے جس پر اسے اندھا اعتماد ہے۔۔۔اسے ہم پر یقین نہیں یہ ہمارے لیے بڑی بات نہیں مگر

All Rights Reserved by Novels Lounge

اسے تم پر بھی یقین نہیں، اپنے شوہر پر یقین نہیں ؟۔۔۔ یہ تمہارے لیے کسی تمانچے سے کم نہیں۔۔۔ تو اپنی فضول کی سوچوں سے نکلوں اور اپنے رشتے کو بہتر کرو۔۔۔ باقی رہا شارق اور یمنیٰ کا رشتہ تو شارق یمنیٰ کے لیے بالکل حسیب جیسا ہے اور یہ بھی یمنیٰ کے ہی الفاظ ہیں۔۔۔ ہوپ سو سمجھ گئے ہوگے تم۔۔۔۔ لو بھلا تمہارے چکر میں میرا ڈرامہ نکل گیا" بات کے اختتام میں ہنس کر کہتی وہ ڈرامہ دوبارہ پلے کر چکی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ہاں مگر میں نے تو پورے ایک ماہ کی چھٹی کے لیے اپلائی کیا تھا!" فون کان سے لگائے وہ پریشان سا بولا تھا جب یمنیٰ اس کی چائے کا کپ اندر کمرے میں لے کر آئی تھی۔

اس کو پریشان دیکھ وہ کندھے اچکاتی کپڑے الماری میں رکھنا شروع ہوگئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں کیا کرنا ہے مجھے اب آرڈر آئے ہیں تو جانا تو پڑے گا!" کہتے اس نے کن اکھیوں سے یمنیٰ کی جانب دیکھا جس کے ہاتھ سست پڑ گئے تھے۔

"چلو ٹھیک ہے تم انجوائے کرو اپنی چھٹیاں!۔۔۔خدا حافظ!" کال کاٹے چائے کے سپ لیے اس نے آنکھیں یمنیٰ پر ٹکا دی تھی جیسے اس کے تاثرات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

جب تک اس نے کپڑے سیٹ کیے تب تک وہ بھی چائے ختم کر چکا تھا اسے کمرے سے باہر جاتے دیکھ وہ اس کے پیچھے لپکا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا، نظریں اس کے چہرے پر ٹکائے یمنیٰ نے ابرو اچکائی تھی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو "کیا؟"

"میں سحری تک واپس جا رہا ہوں چھٹی ختم کر دی ہے۔۔۔کال آئی ہے" وہ فوراً بولا تھا

"ہمم ٹھیک!" اس نے کچھ نا کہنا بہتر سمجھا تھا۔

شاہ میر نے گہری سانس خارج کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یمنیٰ۔۔۔۔" اس کے دونوں ہاتھ تھامیں وہ اسے اپنی جانب موڑ چکا تھا۔۔"میں، میں۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں اب کی بار واپس آکر سب ٹھیک کر دوں گا پرامس!" وہ جو کچھ کہنا چاہتا تھا الفاظ کم پڑ جانے کی بدولت بس یہی کہہ سکا تھا۔

کچھ قدم آگے کو لیے اس کے ماتھے پر لب رکھتا وہ اس پر حیرتوں کے پہاڑ توڑ چکا تھا۔۔۔ منہ کھولے اس نے حیرانگی سے شاہ میر کو دیکھا جو اس کی ہونقوں جیسی شکل دیکھ مسکراہٹ دباتا کھلے منہ کو انگلی سے بند کر چکا تھا۔

"آپ۔۔ آپ۔۔۔ مجھے آپ کی کسی بات پر یقین نہیں۔۔۔ اچھا ہوگا اگلی بار آئے گے تو اپنا فیصلہ کر کے آئے۔۔۔۔ بلکہ اگلی بار کیوں؟ ابھی جانے سے پہلے کر دے" وہ نظریں پھیرتی، آواز میں موجود بھاری پن پر قابو پاتے بولی تھی۔

شاہ میر کو خود پر ڈھیروں غصہ آیا تھا اس کی بیوی واقعی اس پر اعتبار نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر اس نے اعتبار بخشا ہی کب تھا اسے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"فیصلہ لے چکا ہوں میں۔۔۔ عمل آکر کروں گا۔۔۔۔اور ایک بات اپنے دماغ میں بٹھالو اس فوجی کے ساتھ مرتے دم تک بندھ گئی ہو تم، الگ ہونے کی بات نہیں کرنا ورنہ تمہیں معلوم نہیں کہ کتنے خر دماغ ہیں ہم!" اسے گلے لگائے وہ اس کے کان میں بولا تھا۔

یمنیٰ کا تو سر چکرانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھے اس نے فکرمندی سے سوال کیا تھا۔

اس کی بات پر شاہ میر کھل کر ہنسا تھا۔

"نہیں مجھے بخار ہو گیا ہے" مسکراہٹ دبائے اس نے جواب دیا تھا۔

"مگر باڈی ٹمپریچر تو نارمل ہے!" یمنیٰ نے حیرت سے جواب دیا تھا۔

"یہ عام بخار نہیں ہے۔۔۔۔" اس نے سر نفی میں ہلایا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"عام نہیں؟"

"اونہوں!۔۔۔۔اسے محبت کا بخار کہتے ہیں!"اس کے ماتھے پر ایک بار پھر لب رکھے وہ اسے اسٹیچو کرتا خود کمرے سے باہر چلا گیا تھا مگر قہقہ دیر پا گونجا تھا اس کا۔

"باولا ہو گیا ہے کیا یہ شخص۔۔۔۔چھی۔۔۔۔"اسکی ایک منٹ پہلے کی گئی حرکت پر وہ جھر جھری سی لے کر رہ گئی تھی۔

"تمہیں معلوم تھا شاہ میر جا رہا ہے واپس؟"اپنے سوجھے پیروں کی مالش کرتی یمنیٰ سے اقصیٰ نے تفتیشی انداز میں سوال کیا تھا جس نے سرہاں میں ہلایا تھا۔

"جی بتایا تھا انہوں نے مجھے۔۔۔"یمنیٰ کی بات پر اقصیٰ نے پرسکون سانس خارج کی تھی۔

وہ سحری کر کے نکلا تھا گھر سے اور اس کا یوں اچانک جانا سب کو کھٹک رہا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"اب تو تکلیف نہیں ہو رہی؟" یمنیٰ کے پوچھنے پر اقصیٰ مسکرا دی تھی۔

"نہیں تھینک یو!" اسے فلائنگ کس پاس کرتے وہ بولی تھی۔

"دودھ لاتی ہوں آپ کے لیے!" وہ جلدی سے بیڈ سے اتری تھی۔

"یمنیٰ نہیں!" اقصیٰ کا منہ بن گیا تھا

"نو آرگیومینٹس!" ہاتھ اٹھائے اسے کچھ بھی کہنے سے روکتی وہ باہر چلی گئی تھی

ملازمہ کے کچھ گیسٹ کا ذکر کرنے پر وہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تھی مگر وہاں موجود مخصوص آنٹیوں کے ٹولے کو دیکھ اس نے آنکھیں گھمائی تھی۔

سفیان اور شبیر حیسن کا یہ آفس ٹائم تھا، شازیہ بیگم سو رہی تھی، یمنیٰ اقصیٰ کے پاس روم میں تھی اور شارق گھر سے باہر ایسے میں وہی گھر میں موجود تھی جب ان عورتوں کو دیکھتے ہی اسے غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیسی ہو فضا بیٹی؟" ان کا لگاوٹی انداز اسے زہر لگا تھا۔

"جی ٹھیک آپ فرمایئے کوئی کام؟" وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"وہ شاہ میر کو سحری ٹائم جاتے دیکھا تو بس پوچھنے آ گئے سب ٹھیک ٹھاک ہے نا؟۔۔۔ کہیں بیوی سے کوئی لڑائی تو نہیں ہو گئی؟۔۔۔ آخر کو تم لوگ پڑوسی ہو ہمارے۔۔۔۔ تم لوگوں کی بڑی فکر لگی رہتی ہیں ہمیں! جب ایسی بھابھی لاؤ گے تو ایسا تو ہو گا ہی نا۔۔۔۔۔۔ زبردستی کی شادی کا یہی انجام ہوتا ہے ویسے۔۔"

"آپ لوگوں میں شرم یا تہذیب نام کی چیز نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ رمضان کے بابرکت مہینے میں بھی آپ لوگوں کو دوسروں کی کن سوئیاں لینے سے فرصت نہیں!۔۔۔۔ اور جہاں تک بات رہی ہماری بھابھی کی تو وہ جیسی بھی ہو مگر آپ لوگوں کی طرح منافق ہرگز نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور میرے بھائی کی شادی کا انجام کیا ہوتا ہے اس کی فکر تو آپ لوگ کیجیئے ہی مت!"

"لو بھلا ہم تو بس ہمدردی۔۔۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اٹھیئے!۔۔۔۔۔"اس نے درشتگی سے ان کی بات کاٹی تھی

"بیٹا!"

"میں نے کہاں اٹھیئے یہاں سے اور نکل جائے ہمارے گھر سے۔۔۔"اپنے غصے پر قابو پائے اس نے باہر کا راستہ دکھایا تھا۔

"ارے فضا بیٹا تم ناراض کیوں ہوتی ہو؟"

"میں نے کہاں نکلیئے۔۔۔۔۔"اب کی بار وہ کیا دھاڑی کہ وہ سب کی سب سرپٹ باہر کو بھاگی تھیں۔

اقصیٰ کے لیے کچن میں دودھ لینے جاتی یمنیٰ اور باہر سے اندر آتے شارق دونوں نے حیرانگی سے فضا کے اس نئے روپ کو دیکھا تھا جو ان دونوں کو اگنور کرتی وہاں سے نکل گئی تھی

"یہ اسے کیا ہوا ہے؟"یمنیٰ نے حیرت سے اس کی پشت تکتے شارق سے سوال کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نند بنی سہیلی؟" شارق کے غیر متوقع جواب پر اس کے سر پر چپت رسید کرتی وہ کچن کی جانب بڑھی تھی۔

"ارے یمنیٰ سنے تو!" وہ لپک کر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

\-------------

تین دن ہو گئے تھے شاہ میر کو گئے مگر ایک بار پھر اس کی جانب سے کوئی کال یا میسج نا پا کر یمنیٰ مزید اس سے بدظن ہو گئی تھی۔

"جھوٹا فوجی!" وہ ابھی اسے کوسنے میں ہی مگن تھی جب ہاتھ میں موجود موبائل پر شاہ میر کی کال آتے دیکھ آنکھیں پھیلی تھی اور موبائل چھوٹ کر گرنے کو تیار تھا۔

"ہی۔۔۔ ہیلو؟" اپنی سانس ہموار کیے اس نے موبائل کان کو لگایا تھا۔

"یمنیٰ؟" دوسری جانب سے شاہ میر کی مسکراتی آواز ٹکرائی تھی۔

"ج۔۔۔ جی" وہ بھوکلائی تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آریو آل رائٹ؟" شاہ میر نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

"جج۔۔۔جی"

"کیسی ہو؟"

"ٹھیک"

"مجھ سے نہیں پوچھو گی کہ میں کیسا ہوں؟" اس کے جواب پر شاہ میر سوال کیا تھا یا شکوہ وہ سمجھ نہیں سکی

"ٹھیک ہی ہو گے آپ بھی!"

"مگر میں ٹھیک نہیں ہوں" اس نے یمنیٰ کی بات کی تردید کر دی تھی

"کیوں کیا ہوا؟" اچھنبے سے سوال کیا تھا یمنیٰ نے

"ارے بتا کر تو گیا تھا کہ بخار ہوا ہے مجھے محبت کا۔۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یا اللہ!" اس کی بات سن موبائل کان سے ہٹائے یمنیٰ نے غور سے نمبر دیکھا تھا کہ واقعی یہ اس کا فوجی ہی تھا نا؟

"یمنیٰ آر یو دیئر؟" شاہ میر نے کوئی جواب پائے سوال کیا تھا۔

گلا کھنکھارے یمنیٰ نے دوبارہ موبائل کان کو لگایا تھا۔

"دیکھو بھائی تم جو کوئی بھی ہو خدا کے واسطے اس دکھوں کی ماری لڑکی کے ساتھ رمضان کے بابرکت مہینے میں ایسا مزاق مت کرو۔۔۔ نہیں تو دل بند ہو جانا ہے میرا اور ابھی اتنی نیکیاں نہیں کمائی میں نے کہ جنت جا سکوں!" یمنیٰ کی فریاد پر شاہ میر کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔

"او مائی گاڈ یو آر ہیلپ لیس یمنیٰ!" وہ کھل کر ہنسا تھا۔

"اچھا کیا کر رہی تھی؟" ہنسی پر قابو پائے اس نے سوال کیا تھا۔

"کچھ نہیں!" اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا تھا، کتنا مشکل تھا اس شخص سے بات کرنا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شٹ! مجھے لگا کہوں گی کہ آپ کو یاد کر رہی تھی" وہ مسکرایا تھا۔

"آپ کا اور میرا رشتہ ایسا ہے نہیں کہ آپ کو یاد کروں!" نا چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہوا تھا جسے شاہ میر نے اچھے سے محسوس کیا تھا۔

"تو پھر ضرور مجھے گالیاں نکال رہی ہو گی تبھی تو چھینکیں نہیں رک رہی تھی میری!" اس کی بات کا برا منائے بنا وہ بولا تھا

برا مناتا بھی کیوں سب کچھ تو اپنا کیا دھرا تھا اس کا۔

"یا اللہ انہیں کیسے پتہ چلا" اس نے دل میں سوچا تھا

"جی نہیں رمضان میں مہینے میں گالیاں نہیں دیتی میں" وہ چڑ کر بولی تھی۔(ہائے اللہ جی معاف کرنا) ساتھ ہی معافی بھی مانگ چکی تھی

"رمضان میں جھوٹ بھی نہیں بولتے، خیر وہ تو ویسے بھی نہیں بولتے"

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ تو جانے کیا اول فول بولے جا رہے ہیں، میں جا رہی ہوں اللہ حافظ!" کہتے ہی وہ کال کاٹ چکی تھی۔

"ارے یمنیٰ، سن تو لو۔۔۔ اوئے۔" مگر کال کٹ چکی تھی، اس نے دوبارہ کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے کال نہیں اٹھائی تھی۔

"کافی محنت کرنی پڑے گی۔۔۔" وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔

"خیر! جب محبت کی ہے محنت بھی کر ہی لے گے" کندھے اچکاتا وہ اپنی واک جاری کر چکا تھا۔

"یہ شخص واقعی پاگل ہو چکا ہے" اس کی دو تین مس کالز کو دیکھ یمنیٰ بڑبڑائی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

پہلا عشرہ مکمل ہو چکا تھا اور اب دوسرا شروع ہو چکا تھا۔۔۔فضا کے انداز میں کافی بدلاؤ آیا تھا سب اس کا کریڈیٹ یمنیٰ کو دے رہے تھے مگر اس کی اصل حقدار تو ریما ہی تھی جو پورا تو نہیں مگر اسی-نوے فیصد دماغ ٹھکانے لگا چکی تھی فضا کا۔

اب تو یمنیٰ نے اس کی سحری بنانا شروع کر دی تھی اور مزے مزے کی افطاری بھی بناتی تھی۔۔۔گھر والے اس کی افطاری کی جتنی تعریف کرتے کم تھا مگر سب سے زیادہ تو اس کی ہمت اور محنت کی تعریف کی جاتی جو اتنی گرمی میں روزہ رکھ کر سارے کام نبٹاتی تھی۔

فضا نے بھی ایک دو بار ماں کے آنکھیں دکھانے پر مدد آفر کی تھی مگر وہ نرمی سے رد کر چکی تھی۔۔۔بقول یمنیٰ کے اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

شاہ میر روزانہ کال تو نہیں کر سکتا تھا مگر میسج ضرور کرتا جس پر یمنیٰ کوئی رسپونس نہیں دیتی تھی۔

ریجیکشن کس بلا کا نام ہے زرا اس سے شاہ میر بھی تو واقف ہو۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دوسرا عشرہ بھی نہایت پرسکون گزرا تھا جب ایک روز تیسرے عشرے کے پہلے دن فیصل آباد سے آنے والی کال پر یمنیٰ کا رو رو کر برا حال تھا۔

حسیب کا بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اور اسے کسی بھی صورت فیصل آباد جانا تھا۔۔۔ سب اسے سمجھا بجھا تھک گئے تھے مگر وہ بضد تھی کہ اسے جانا ہے تو جانا ہے، شارق کے فائنل ایگزامز سر پر تھے وہ نہیں جا سکتا تھا، سفیان کا بھی ساتھ جانا مناسب نہیں تھا اور اکیلی یمنیٰ کا جانا انہیں منظور نہیں تھا۔

ایسے میں شاہ میر کی واپسی کسی خوشگوار جھونکے کی مانند تھی، شاور لیے وہ اپنا سامان چھوٹے بیگ میں ڈالتا یمنیٰ کے ساتھ فیصل آباد کو نکل چکا تھا۔

پورا راستہ یمنیٰ کا روتے گزرا تھا۔

"یمنیٰ ٹینشن مت لو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ بلیو می!" گاڑی ڈرائیو کرتے اس نے یمنیٰ کا ہاتھ تھاما تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"پکا؟" نم آنکھوں سے اس نے شاہ میر کی جانب دیکھا تھا جس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

روتی بے خودی میں وہ اس کے شانے پر سر رکھ چکی تھی، اس کے بالوں پر لب رکھے وہ ڈرائیونگ کرنے لگ گیا تھا۔

"لو پانی پی لو!" بیچ راستے میں گاڑی روکے اس نے پانی آفر کیا تھا اسے

"رمضان ہے!" سوسو کرتی نم آنکھوں سے وہ اس گھور کر بولی تھی۔

"اوپس سوری۔۔۔ تھوڑی دیر یہاں ریسٹ کر لے؟" وہ تھک چکا تھا اسی لیے پوچھا

"نہیں" یمنیٰ درشتگی سے بولی، وہ شاہ میر کی تھکان کو بھی دیکھ نہیں پائی تھی

"اوکے اوکے چلتے ہیں!" وہ نرمی سے بولا تھا

"گھر چلے پہلے؟" فیصل آباد انٹر ہوتے ہی اس نے سوال کیا تھا

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"نہیں ہاسپٹل!" وہ آنکھیں رگڑتی بولی تھی

شاہ میر نے گاڑی نیشنل ہوسپٹل کے راستے کی جانب موڑ دی تھی۔

گاڑی ابھی پوری رکی بھی نہیں تھی کہ وہ جھٹ سے دروازہ کھولتی باہر کو نکلی تھی

"یمنیٰ آرام سے!" گاڑی پارک کر کے لاک کیے وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا جو ریسپشن سے حسیب کا روم نمبر پوچھتی پرائیویٹ وارڈ کی جانب بھاگی تھی۔

شاہ میر تو اس کی سپیڈ دیکھ کر حیران تھا، اس کی بیوی اس وزن کے ساتھ جتنا تیز بھاگتی تھی یا تو وہ زلزلہ پیدا کر دے یا زمین ہی توڑ دے

ایسی حالت میں بھی ایسی سوچ!۔۔۔ اس نے فوراً استغفار پڑھی تھی۔

جب تک وہ کمرے میں داخل ہوا اس کا رونا عروج پر تھا، حسیب نے کوفت سے اپنی بہن کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جو نقصان اسے بائیک ایکسیڈینٹ سے نہیں پہنچا تھا وہ اس کی

All Rights Reserved by Novels Lounge

بہن اپنے وزن سے پہنچانے کی بھرپور صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔ مگر شاہ میر کی طرح حسیب بھی بس سوچ ہی سکا تھا ورنہ جو ایک ٹانگ تڑوا کر بیٹھا تھا اس کو جی نے اس کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دینی تھی۔

نظروں سے ہی وہ محسن اور طلعت چاچی کو سلام کر چکا تھا، نازیہ بیگم گلزار چاچا کی وجہ سے گھر پر ہی تھی۔

"آپی میں بالکل ٹھیک ہوں!" اب تو بیچارے کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی

اس نے شاہ میر کو اشارہ کیا تھا جس نے آگے بڑھ کر یمنی کو پیچھے ہٹایا تھا

"اب بس کرو یمنیٰ دیکھو وہ بالکل ٹھیک ہے" (لیکن اگر تم یوں اس کے گلے لگی رہی تو سانس بند ہونے سے ضرور مر جائے گا بیچارہ) یہ بات بھی وہ سوچ ہی سکا تھا صرف۔

"میں شکرانے کے نفل ادا کر آؤ!" وہ آنسوؤں صاف کرتی بولتی کمرے سے چلی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیسے ہو چیمپ؟"اس کی جگہ سنبھالے شاہ میر نے حال دریافت کیا تھا

"ایک دم فرسٹ کلاس!"وہ انگوٹھے دکھائے بولا تھا

"شاہ میر بیٹا پہلے گھر چلے جاتے تھوڑا آرام کر لیتے"چچی اس کی تھکن بھانپتے بولی تھی۔۔۔

"اور یمنیٰ مجھے ایسا کرنے دیتی؟گنجا کر دینا تھا اس نے مجھے وہی"وہ ہنسا تو سب ہنس دیے تھے۔

اتنے میں نرس کمرے میں داخل ہوتی میڈیسن کی پرچی انہیں تھما کر گئی تھی جو محسن لینے جا چکا تھا۔

"اچھا بیٹا مغرب کا وقت ہونے والا ہے تم بھی یمنیٰ کے ساتھ گھر چلے جاؤ،روزہ افطار کر کے اچھے سے آرام کر لو۔۔۔۔باقی میں اور محسن ہے یہاں اس کے پاس۔۔۔"گھڑی پر وقت دیکھتے انہوں نے شاہ میر کو تاکید کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"سنئیے آپ کو ڈاکٹر سر بلا رہے ہیں کیبن میں" اتنے میں نرس دوبارہ آکر بولی تھی۔

جی جی اچھا کہتی اس کے پیچھے نکل گئی تھی۔

"ویسے یار بہت غلط انسان ہو تم، میری بیوی بیچاری تمہارے لیے روئے چلے جا رہی تھی اور تم تھے کہ منہ بنائے جا رہے تھے۔۔۔۔ بیچاری کو روزے کی حالت میں اتنا خوار کیا تم نے" شاہ میر افسوس سے سر ہلائے بولا

"ایک منٹ کس کا روزہ؟" حسیب نے حیرانگی سے پوچھا

"تمہاری بہن کا اور کس کا!" شاہ میر ہنس کر بولا

"یمنیٰ نے روزے رکھنا کب شروع کیے؟" حسیب کی تو آنکھیں پھیل گئیں تھیں۔

"آئی تھنک سو جب سے فرض ہوئے ہیں اس پر کیوں تم اتنی حیرت سے کیوں پوچھ رہے ہو؟۔۔۔۔" شاہ میر نے اچھنبے سے سوال کیا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"دیکھیئے بھائی آپ کے ساتھ کسی قسم کا مزاق ہوا ہے یمنیٰ اور روزے؟ناممکن!"

حسیب نے سر نفی میں ہلایا

"تم تو یوں کہہ رہے ہو جیسے یمنیٰ روزے نہیں رکھتی۔۔۔روزے پر مزاق نہیں کرو حیسب!"شاہ میر نے مصنوئی غصے سے اسے گھرکا تھا

"کیونکہ یمنیٰ واقعی روزے نہیں رکھتی۔۔۔۔۔"حیسب اپنی بات پر زور دے کر بولا تھا۔

"کیا مطلب اور کب سے؟"اب تو شاہ میر کو بھی شدید حیرت نے آن گھیرا تھا

"جب سے فرض ہوئے ہیں تب سے۔۔۔۔۔آج تک ایک بھی نہیں رکھا اس روزہ خور لڑکی نے۔۔۔"

"نو آئی کانٹ بلیو واٹ"شاہ میر کو یقین نہیں آیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں پروو کر سکتا ہوں۔۔۔۔ابھی اسی وقت ہاسپٹل کی بیک پر جو کینٹین ہے وہاں جائیے۔۔۔۔۔دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا!"حیسب چیلنجینگ انداز میں گویا ہوا تھا۔

شاہ میر تو الٹے پاؤں باہر کو بھاگا تھا۔

کاریڈور سے بیک کی طرف جاتے راستے کو وہ نکلا تو آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی جہاں سامنے ہی وہ کوک کے ساتھ لیز مصالہ سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

شاہ میر کا دماغ گھوم گیا تھا،اسے جیسے چکر سے آنے شروع ہو گئے تھے۔

"یمنیٰ!"

جہاں اونچی آواز میں وہ چلایا وہی چوری پکڑے جانے پر یمنیٰ کی آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیل گئی تھی۔

یمنیٰ نے ناک کی سیدھ میں دیکھا جہاں وہ سر تا پیر غصے سے لال ہوا پڑا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اللہ جانے کیوں مگر یمنیٰ کو آنکھوں کے سامنے شاہ میر نہیں بلکہ موت کا فرشتہ نظر آرہا تھا جو لمحہ بالمحہ اس کے قریب تر ہوا جا رہا تھا۔

"ہائے اللہ جی رحم!"

وہ بس اتنا ہی بڑبڑا سکی تھی۔

"آئی کانٹ بلیو واٹ۔۔۔۔۔۔ آئی لٹرلی کانٹ بلیو واٹ کہ تم نے مجھے بیوقوف بنایا۔۔۔۔ دھوکا دیا ہم سب کو۔۔۔۔۔ اب میں سمجھا کیسے یمنیٰ میڈم روزہ رکھ کر اتنے آرام سے تمام کام کرتی تھی۔۔۔۔۔ بنا کسی کے مدد کے اتنی لذیز افطاریاں تیار ہو جاتی تھی۔۔۔ کیونکہ محترمہ روزہ خور ہے!" آخری جملہ اس کی جانب دیکھ ادا کیا تھا جبکہ وہ تازہ تازہ اپنی چوری پکڑے جانے پر شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

"جب پانی بیچ راستے میں آفر کیا تھا تب کیسے بولی تھی روزہ ہے میرا۔۔۔۔ شرم نہیں آتی رمضان میں جھوٹ بولتے ہوئے" شاہ میر نے سر جھٹکا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں نے کہا تھا رمضان ہے۔۔۔۔۔روزے کی تو بات ہی نہیں کی میں نے" شاہ میر کی آنکھیں پھیل گئیں تھی۔۔۔۔اس نے یمنیٰ کی جانب ہونقوں کی طرح منہ کھولے دیکھا تھا

"ڈرائیو پر دھیان دے مغرب ہونے والی ہے روزہ مکروہ ہو جائے گا!۔۔ آپ کا۔۔۔" شاہ میر کی گھوری پر جملہ مکمل کیا تھا اس نے۔۔۔

اندر سے دل تو بند ہونے کو تھا مگر فیصل آباد کو جی تھی ڈرنا تو سیکھا ہی نہیں تھا اس نے۔

غلطی ہوتے ہوئے بھی ڈٹ گئی تھی وہ۔

"تم تو واپس چلو عقل ٹھکانے لگاؤ گا تمہاری میں" اس پر ایک نگاہ ڈالے شاہ میر نے خود سے عہد کیا تھا۔

گھر پہنچتے ہی روزہ کھلنے میں ایک منٹ رہ گیا تھا جب وہ دونوں وضو کرتے دستر خوان پر آبیٹھے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

دستر خوان رمضان کے حوالے سے سجایا گیا تھا۔۔ کھجور، فروٹ چاٹ، دہی بھلے، سموسے، پکوڑے، رولز، کباب اور ساتھ ہی ساتھ تین سے چار قسم کے شربت۔۔۔۔شاہ میر کو یقین تھا کہ یہ دستر خوان رمضان کی وجہ سے کم اور داماد کی آمد کی وجہ سے زیادہ بھرا گیا تھا۔۔

اسے افسوس ہوا تھا معاشرے کے اس المیہ پر جہاں لڑکی والوں کو بیٹی بیاہنے کے بعد بھی اس کا گھر بسانے کے لیے جتن کرنے پڑتے ہیں

مگر روزہ افطار ہوتے ہی شاہ میر کو اپنی سوچ گٹر میں جاتی محسوس ہوئی تھی جب اس کے سسرال والے نہایت رغبت اور مزے سے وہ سب کھا پی رہے تھے۔

شاہ میر نے خوفزدہ نگاہوں سے اپنی بیوی کو دیکھا تھا جو پہلی چیز نگلے بنا دوسری اندر پھینک رہی تھی، نجانے کیوں آج اسے خود پر بے تحاشہ ترس اور رونا آرہا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اگر یہی رمضان کہی ان کی شادی کے شروعات میں آجاتا تو فیصلہ لینے میں آسانی رہتی شاہ میر نقوی کو مگر اب اس کمبخت دل کا کیا کرے وہ جو ہمک ہمک یمنیٰ نقوی کی طلب کرتا تھا۔

"یمنیٰ آرام سے کھا یہی ہے سب!" داماد کو یوں بیٹی کو گھورتے دیکھ اماں نے اسے ٹھوکا مارا تھا جو منہ بناتی اماں کی بات سمجھ گئی تھی۔

نماز کے بعد رات کی چائے کا دور چلا تھا جب یمنیٰ محترمہ ایک بار پکوڑوں سے بھری پلیٹ لیے شاہ میر کے سامنے آبیٹھی تھی۔

اسے یوں کھاتے دیکھ شاہ میر کو ابکائی محسوس ہوئی تھی۔

"میں، میں سونے جارہا ہوں۔۔۔" چائے جلدی سے ختم کیے اس نے کمرے کو دوڑ لگائی تھی۔

"یہ شاہ میر کو کیا ہوا ہے؟" اماں نے یمنیٰ نے سوال کیا تھا جو کندھے اچکاتی کھانے میں مگن تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کم کھایا کر!" اماں کی بات اس نے نظر انداز کر دی تھی۔

وہ دونوں دو دن وہاں رکے تھے اور شاہ میر نے نوٹ کیا تھا کہ روزے کے معاملے میں نازیہ بیگم بھی اس پر زور زبردستی نہیں کرتی تھی۔۔۔اب تو شاہ میر کو یہ بات کھٹکنے لگ گئی تھی۔

اس نے نازیہ بیگم سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اب اسلام آباد نکلنے سے پہلے وہ ان کے کمرے میں موجود تھا۔

"آنٹی یمنیٰ روزے کیوں نہیں رکھتی؟۔۔۔اور آپ بھی اسے کچھ نہیں کہتی کیوں؟" کب سے کھٹکتا سوال وہ کر چکا تھا ان سے

"اپنی طبیعت کی وجہ سے!۔۔۔۔شروع میں جب رکھتی تو بیمار پڑ جاتی۔۔۔چکر آتے۔۔۔ایک دو روزے تو میں نے زبردستی رکھوائے مگر بی-پی ڈاؤن ہو گیا اس کا۔۔۔۔ہسپتال لیجانے تک کی نوبت آگئی۔۔۔اسی لیے کفارہ ادا کر دیتے ہیں ہر

All Rights Reserved by Novels Lounge

سال، مگر روزہ نہیں رکھنے دیتی اپنی بیٹی کو۔۔۔۔نابابانا!" شاہ میر نے افسوس سے دیکھا تھا

اس قوم کا یہی مسئلہ تھا ہر شخص کسی نا کسی پوائنٹ پر جہالت کا مظاہرہ کر دیتا تھا۔

یمنیٰ کے حوالے سے ایک ماں کے طور پر فکر کرنا اچھی بات تھی مگر یہ وجہ نہایت بھونڈی تھی۔

خیر وہ ان سے لڑ نہیں سکتا مگر اب اپنے فیصلے پر ڈٹ گیا تھا وہ، یمنیٰ سے روزے تو وہ رکھوا کر رہے گا۔

واپسی کے سفر سے پہلے ہی وہ کال کر کے شازیہ بیگم سے میڈ کو واپس بلوانے کا کہہ چکا تھا۔

برابر میں سوئی ہوئی یمنیٰ کو دیکھ وہ پر اسرار سا مسکرا دیا تھا۔۔یقیناً یہ آخری عشرے کے روزے اس پر بھاری پڑنے والے تھے جس سے بے خبر وہ اپنی میٹھی نیند کے مزے لے رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اسلام آباد واپسی پر شاہ میر نے اسے روزے چھوڑنے کے حوالے سے کچھ نہ کہا تھا، یمنیٰ جسے ڈر تھا کہ وہ سب کے سامنے اس کی پول کھول دے گا اب اسے یوں خاموش دیکھ وہ بھیگی بلی دوبارہ شیرنی بن گئی تھی۔

روزہ تو اس کا تھا نہیں تو آتے ہی اس نے اپنے لیے میکرونی بنائی تھی جسے مزے کے ساتھ اسے کھایا تھا۔

پورا راستہ اس نے سو کر گزارا تھا تو اب نیند تو آنے سے رہی اسی لیے سب کے لیے وہ کچن میں نہایت دلجمعی سے افطاری بنانے میں مصروف تھی مگر جو چیز اسے بری طرح سے کھٹک رہی تھی وہ تھی ان کی میڈ جو افطاری سے پہلے چلی جاتی تھی مگر آج ابھی تک گھر نہیں گئی تھی۔

یمنیٰ کے پوچھنے پر اس نے یہی بتایا تھا کہ اسے شازیہ بیگم نے اسے روکا ہے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

پورا دن شیرنی بنی یمنیٰ ایک بار پھر افطاری ٹائم بھیگی بلی بن چکی تھی جب سامنے بیٹھا شاہ میر جوالا آنکھوں سے اسے ہی گھورے جا رہا تھا، اتنا گھورا کہ بیچاری کا کھانا تک حرام ہو گیا تھا۔۔۔۔ بے بسی کے مارے وہ کھانا ہی چھوڑ چکی تھی اور اب افطاری بچی بھی نہیں تھی کہ وہ شاہ میر کے جانے کے بعد کھا لیتی

برتن سنک پر دھونے کے لیے رکھتی وہ اسے کوسے جا رہی تھی جب ملازمہ نے آکر اسے شاہ میر کا پیغام دیا تھا

"میڈم آپ رہنے دیجیئے میں کر دیتی ہوں ویسے بھی شاہ میر سر آپ کو باہر لان میں بلا رہے ہیں!" ملازمہ کی بات سن وہ اچھنبے کا شکار ہوئی تھی۔

"مجھے بلایا ہے؟۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے، دھیان سے رکھنا ڈش واشر میں خراب نہ کر دینا برتنوں کو!" اسے ہدایت دیتی وہ خراب موڈ کے ساتھ لان کی جانب بڑھی تھی جب ایک مخصوص سی خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

خوشبو سونگھتی وہ تھوڑا سا آگے لان میں سجے ٹیبل کی جانب آئی جہاں کے۔ایف۔سی دیکھ بھوک اور آنکھیں دونوں چمکی تھی۔

"ہائے اللہ جی کے۔ایف۔سی؟۔۔۔۔ضرور شارق لایا ہوگا۔۔۔۔۔کھا کر شکریہ ادا کروں گی اس کا!" جلدی سے پیک کھولے وہ فرائڈ چکن اور نگٹس کی خوشبو اندر اتارے خود سے بولی تھی۔

"کیسا لگا سرپرائز!" اچانک کوئی کان کے قریب بولا تھا

"یا وحشت!" وہ چلائی

گردن موڑ کر دیکھا تو شاہ میر میٹھی مسکان اور چمکتی آنکھوں سمیت اس کے پیچھے کھڑا تھا

یمنیٰ بامشکل نوالہ نگل سکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ۔۔۔یہ آپ لائے میرے لیے؟ کیوں؟" حیرت کے ساتھ بولے وہ تفتیشی انداز میں سوال بھی کر چکی تھی۔

"معافی جو مانگنی ہے تم سے!" وہ گھومتا اس کے سامنے والی کرسی پر آ بیٹھا تھا۔

"کس بات کی معافی؟" آنکھیں چھوٹی کیے اس نے سوال کیا تھا

"ہر تکلیف کی۔۔۔۔شروع سے اب تک جتنی تم ہرٹ ہوئی میری وجہ سے ہر ایک کی معافی" اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے وہ انکی نرماہٹ محسوس کر رہا تھا جبکہ یمنیٰ اپنی گندی انگلیوں والے ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دیکھ الجھن کا شکار ہوئی تھی۔

"رہنے دے پہلے بھی ایسا کچھ بول چکے ہیں آپ مگر پھر چھوڑ کر چلے گئے تھے" اس نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکلانا چاہے تھے مگر شاہ میر نے ایسا ہونے نہ دیا تھا۔

"آئی نو اسی لیے تو یہ لایا ہوں تمہیں یقین دلانے کو کہ واقعی اس بار میں کتنا شرمندہ ہوں!۔۔۔۔۔" اس نے کے۔ایف۔سی کی جانب اشارہ کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"نجانے کیوں مگر مجھے ابھی بھی آپ پر یقین سا نہیں ہو رہا!۔۔۔۔۔اس کے پیچھے کا راز کیا ہے؟"اس نے آنکھیں چھوٹی کیے سوال کیا تھا۔

"کوئی راز نہیں ہے دل سے معافی مانگنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔دیکھو یمنی کیا تم نہیں چاہتی دوسرے کپلز کی طرح ہم بھی ایک نارمل لائف جیے؟۔۔۔ہماری زندگی میں بھی خوشیاں ہی خوشیاں ہو؟۔۔۔۔۔لوگ ہماری جوڑی دیکھ کر ہمیں آئیڈیلائز کرے؟۔۔۔۔ہماری جوڑی کی مثالیں دی جائیں!۔۔۔۔کیا تم نہیں چاہتی؟"وہ اسے اپنی باتوں میں الجھا رہا تھا۔

"چاہتی تو میں بھی ہوں مگر۔۔۔۔"وہ تذبذب کا شکار ہوئی تھی۔

"مگر وگر کچھ نہیں یمنیٰ۔۔۔۔ہمیں اگر ایک اچھی لائف گزارنی ہے تو ایک دوسرے پر یقین کرنا ہو گا۔۔۔۔ایک دوسرے کی طاقت بننا ہو گا!۔۔۔۔کب تک ہم دونوں دوسروں کے لیے انٹرٹینمنٹ بن کر رہیں گے؟۔۔۔مانتا ہوں کہ شروع سے ساری غلطی میری ہی تھی مگر اب میں معافی مانگ رہا ہوں نا تو تھوڑا سا اپنا

All Rights Reserved by Novels Lounge

دل تم بھی بڑا کرو اور مجھے معاف کر دو" وہ معصومیت بھرے انداز میں بولا تو یمنیٰ نے اسے گھورا تھا۔

"کیا ایسے کیا گھور رہی ہو؟"

"کچھ نہیں پہلا فوجی دیکھا ہے زندگی میں جو نہ صرف اپنی غلطی مان رہا ہے بلکہ معافی بھی مانگ رہا ہے۔۔۔۔بڑی حیران کن بات ہے ویسے!" اسے ابھی بھی شاہ میر پر یقین نہیں آیا تھا۔

اس کی بات سن شاہ میر نے دانت کچکچائے تھے مگر دوبارہ لبوں پر مسکراہٹ سجانے میں کامیاب ٹھہرا تھا۔

"ہاں کیونکہ مجھے احساس ہو گیا ہو گیا ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ کتنا غلط رویہ اپنائے رکھا تھا اور اب تو۔۔۔۔" وہ کہہ کر خاموش ہوا

"اور اب تو؟" یمنیٰ نے تجسس سے پوچھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اور اب تو معملہ دل کا ہے۔۔۔۔۔۔بتایا تھا نا تمہیں" اس کے ہاتھوں پر گرفت سخت کیے اس نے اچانک یمنیٰ کو اپنی جانب کھینچا تھا

جو بھوکلاتی سرخ سی پڑ گئی تھی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔کیا یاد کرے گے کیا معاف!" وہ ہڑبڑاتی بولی تھی۔

"سچ میں؟" شاہ میر کی آنکھیں چمکی تھی مگر اس کے چمک کے پیچھے کے راز سے یمنیٰ مخفی تھی۔

"ہوں!" سر جھکائے اس نے زوروں سے سر ہلایا تھا۔

"تم جانتی نہیں ہوں یمنیٰ تم نے مجھے آج کتنا خوش کیا ہے۔۔۔اوہ مائی ڈیئر آئی لوو یو!" اس کے یوں کھلم کھلا اظہار پر وہ شرما گئی تھی۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں شاہ میر ہمیں ماضی کی باتوں کو بھلائے آج اور آنے والے کل کو سنوارنا چاہیے۔۔۔۔لوگوں کی باتیں تو ہوتی ہی زہر ہیں ان کی وجہ سے

All Rights Reserved by Novels Lounge

خود کو کیوں تکلیف دے؟" اپنی اتنی سمجھدار بیوی کی بات سن شاہ میر عش عش کر اٹھا تھا۔

"تو اس کا مطلب تم مجھ پر یقین کرتی ہو؟" اب وہ اصل مقصد کی جانب آنا شروع ہوا تھا۔

"کوشش کر سکتی ہوں" اتنی بھی کوئی بے وقوف تھی نہیں یمنیٰ

"تم مجھ پر یقین کرنا چاہتی ہو نا یمنیٰ؟ مجھے ایک آخری موقع دینا چاہتی ہو نا؟" شاہ میر کی بات سن اس نے جھٹ سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"تو میری ایک بات مانو گی؟" وہ کچھ جھجھکتا بولا تھا

"جی کہیے!"

"روزے رکھو گی؟" اس کی بات سن یمنیٰ کا دل اچانک بند ہوا تھا۔

"رر۔۔۔روزے؟" وہ بھوکلا گئی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں روزے!۔۔۔۔۔کیوں کوئی مسئلہ ہے؟"

"نن۔۔نہیں مگر وہ کیا ہے نا میری طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔۔۔چکر سے آتے ہیں۔۔۔۔۔اسی لیے نہیں رکھتی۔۔۔۔۔۔بی۔پی لو ہو جاتا ہے!" اس کی بات پر شاہ میر نے دانت کچکچائے تھے

نازیہ بیگم کے بعد اس نے حسیب سے بھی رابطہ کیا تھا جس کے مطابق شروعات میں رکھے گئے روزوں پر یمنیٰ نے طبیعت خرابی کا بہانہ گڑھا تھا۔۔۔۔مگر آہستہ آہستہ یمنیٰ کا جسم خود بھی اس بات پر آمادہ ہو گیا تھا کہ روزہ اس کی صحت کے لیے اچھا نہیں۔

اور اب یمنیٰ کی یہی عادت شاہ میر کو ٹھیک کرنی تھی۔

سائیکولوجیکلی وہ اس بات پر پختہ تھی کہ روزہ رکھنے سے اس کی طبیعت خراب ہوتی ہے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاں سوچ لو اگر رکھو گی تو ایک گفٹ ہے تمہارے لیے میرے پاس!" شاہ میر نے اسے لالچ دی

"نن۔۔۔ نہیں میں نہیں رکھ سکتی" وہ مکر گئی۔

"ٹھیک مرضی تمہاری۔۔۔ اندر آجاؤ باہر مچھر ہو رہا ہے بہت!" وہ کہتا اندر چلا گیا تھا۔

"اللہ کیا ناراض ہو گئے یہ؟" وہ اس کی پشت کو دیکھتی بڑبڑائی تھی۔

اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے جب وہ سب لاؤنج میں بیٹھے ترتھ اینڈ ڈیئر کھیل رہے تھے۔۔ بوتل اب یمنیٰ پر آرکی تھی۔

"سو یمنیٰ ترتھ یا ڈیئر؟" شارق نے سوال پوچھا تھا

شاہ میر کا دماغ بڑی تیزی سے چلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تر تھ کیونکہ ڈئیر ان لڑکیوں کے بس کی بات نہیں!" یمنیٰ کے بولنے سے پہلے ہی شاہ میر بول اٹھا تھا۔

اس کی بات سن وہاں موجود تینوں لڑکیوں کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔

"تم کیا ہمیں کمزور سمجھتے ہو؟" اقصیٰ نے حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے سوال کیا تھا۔

"سمجھنے کی کیا ضرورت ہے؟" شاہ میر نے کندھے اچکائے تھے۔

"یمنیٰ ڈئیر لو۔۔۔۔نہ صرف لو بلکہ پورا بھی کر کے دکھاؤ" اقصیٰ اکڑ کر بولی تھی۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے اقصیٰ بھابھی آپ ڈئیر لیجیئے!" فضا نے دانت کچکچائے تھے۔

غصے تو یمنیٰ کو بھی بہت آیا تھا اسی لیے فوراً میدان میں اترتی ڈئیر لے چکی تھی۔

"ڈئیر۔۔۔۔اب بولیے کیا کرنا ہے؟" وہ اقصیٰ اور فضا کو فاتحانہ نگاہوں سے دیکھتی ڈئیر چوز کر چکی تھی جس پر دونوں نے اسے داد دی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کم آن بھائی اب آپ ڈئیر دیجیۓ" شارق اس کا شانہ تھپتھپایا یہ تھا۔

"ڈئیر تو میں تمہاری بھابھی کو دے چکا ہوں مگر اب یہ اس پر ہے کہ وہ اپنا ڈئیر مکمل کرتی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔اور ہاں یہ ڈئیر تمہیں آخری روزے تک جاری رکھنا ہے!" اس کی جانب شرارت سے مسکراتا وہ اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"ایسا کونسا ڈئیر دیا ہے بھائی نے آپ کو یمنیٰ؟" شارق کے حیرانگی سے پوچھنے پر وہ بھی کچھ حیران ہوئی مگر یکدم آنکھیں پھیلی تھیں۔

کمینہ فوجی اسے ٹریپ کر گیا تھا۔

"میں۔۔میں نہیں کروں گی ڈئیر پورا اپنا!" یمنیٰ اچانک چلائی تھی۔

"سوچ لو اگر پورا نہ کیا تو سب کو بتا دوں گا ڈئیر میں!" شرارت اس کی آنکھوں میں ناچ رہی تھی۔

یمنیٰ نے بے بسی سے لب کچلے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھائی مگر ڈئیر ہے کیا؟" شارق متجسس ہوا تھا اور باقی سب بھی۔

"یہ میرا اور میری بیوی کا سیکریٹ ہیں۔۔۔ اگر تمہاری بھابھی یہ ڈئیر کمپلیٹ نہیں کر سکتی تو بتا دیتا ہوں میں۔۔۔۔ کیوں بتا دوں؟" شاہ میر نے مسکراہٹ ضبط کیے اس کی جانب دیکھے دونوں ابرو اچکائے تھے۔

"نہیں۔۔۔ میں، میں ڈئیر پورا کروں گی" وہ رونے کو تھی، دانت کچکچائے اس نے حامی بھری۔

"آخری روزے تک" وارنگ والے لہجے میں انگلی دکھائے وہ سیٹی بجاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"ویسے یمنیٰ ڈئیر ہے کیا؟" شارق ابھی بھی تجسس میں گھیرا ہوا تھا۔

"شٹ اپ" اس پر چلاتی وہ بھی شاہ میر کے پیچھے چل پڑی تھی۔

اقصیٰ اور فضا کچھ اور سمجھتی ایک دوسرے کو دیکھ معنی خیز مسکرا دی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

اب ان بیچاروں کو کون بتاتا کہ ڈئیر کے چکر میں وہ یمنیٰ سے روزے رکھوانے والا تھا۔

آج کی سحری یمنیٰ کو اپنی زندگی کی سب سے مشکل سحری لگی تھی۔۔ جہاں یمنیٰ سے سحری کرنا مشکل تھا وہی شارق کو ابھی تک ڈئیر ہی کھٹک رہا تھا جبکہ شاہ میر کی تو خوشی سے باچھیں جیسے کھل اٹھی تھی۔

"کیا کروں روزہ نہ رکھوں؟۔۔ نہیں نہیں ڈئیر مکمل کر کے رہوں گی میں اپنا۔۔۔۔!" جھٹ اپنی سوچ کی نفی کی تھی اور پھر راز کھل جانے کا ڈر بھی تو تھا۔

ایک جگ لسی کا، دو بوتلیں پانی کی اور تین پراٹھوں کے بعد وہ پانچ دفع واشروم سے ہو آئی تھی۔

اب ظاہری سی بات ہے انسانی معدہ کو اونٹ کا معدہ سمجھ کر پانی پیو تو یہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

خیر اللہ کا نام لیتی وہ آخر کار سو ہی چکی تھی۔۔۔۔۔ یہ بھی اللہ کی مہربانی تھی کہ آنکھ اس کی ظہر ٹائم کھلی تھی۔۔۔۔۔ نماز اور قرآن کے بعد وہ نہانے چلی گئی تھی۔

اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا جہاں روزہ افطار ہونے میں صرف چار گھنٹے رہ گئے تھے۔

"تم کر سکتی ہو یمنیٰ!" اس نے خود کو موٹیویٹ کیا تھا۔

کمرے سے نکلتے ہی وہ اقصیٰ کے کمرے کی جانب بڑھی تھی جب راستے میں اسے ملازمہ ہاتھ میں پلاسٹک کا ڈبہ تھامے کچن میں جاتی دکھائی تھی۔

اسے روک کر پوچھنے پر علم ہوا کہ ساتھ والوں کی جانب سے دیگ کی بریانی آئی ہے۔۔۔

ایک دم سے ساری موٹیویشن ہوا ہوئی تھی۔۔۔۔ اتنی لذیز خوشبودار بریانی کی مہک سونگھ کر طبیعت اپنے آپ خراب ہونا شروع ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اچانک نیت نے انگڑائی لی تھی۔۔۔۔ کہاں کا ڈئیر کون سا ڈئیر؟۔۔ اتنی لذیز بریانی وہ کسی صورت نہیں چھوڑنے والی تھی۔

"تم ایسا کرو یہ مجھے پکڑاؤ میں دیکھ لیتی ہوں اسے۔۔۔۔۔ تم دیکھو فریج میں سامان ہے آج کی افطاری کا؟" وہ اس کے ہاتھ سے ڈبہ چھینتے بولی تھی۔

"وہ تو میں نے پہلے ہی دیکھ لیا ہے۔۔۔۔۔ کچھ سامان کم ہے تو بھائی (ڈرائیور) کو بھیج دیتی ہوں وہ لے آئے گا!" ملازمہ نے جواب دیا تھا۔

"ارے تم بھی حد کرتی ہو!۔۔۔ اپنے بھائی کو جانتی نہیں؟ ادرک کہو تو لہسن لے آتا ہے۔۔۔ ایسا کرو اس کے ساتھ خود چلی جاؤ آسانی رہے گی!" یمنیٰ تیزی سے بولی تھی۔

"جی بہتر!" وہ سر ہلاتی گروسری کی لسٹ اور پیسے لیے چلی گئی تھی۔

میدان صاف پا کر وہ ڈبہ لیے الٹے قدموں اپنے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اب وہ کہی چھپ کر کھانا کھانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔ایسے میں الماری کا سب سے نیچے والا پورشن اسے بیسٹ لگا تھا جو اس نے پچھلے ہفتے ہی صاف کیا تھا۔

الماری میں چھپ کر بیٹھے اس نے بریانی کا ڈبہ کھولا تھا۔

"ہائے اللہ جی بریانی" آج تو اسلام آباد کی پھیکی بریانی میں سے بھی کراچی کی بریانی والی خوشبو آرہی تھی اسے۔

چاولوں کو پلٹیں اس نے بوٹی ڈھونڈی تھی اور خوشی کی انتہا نہ رہی جب ایک کی بجائے تین۔ تین بوٹیاں ملی تھی اسے۔

"ایسا کرتی ہوں جلدی سے کھا لیتی ہوں۔۔۔ویسے بھی شاہ میر کو کیا پتہ چلے گا!" اپنی ہی سوچ پر خود کو داد دیتی اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

\-------------

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کہاں گئی یہ مس ہائے اللہ جی!" جب وہ کمرے میں آیا تو یمنیٰ نماز پڑھ رہی تھی۔
دوسری بار آیا تو وہ تلاوتِ قرآن میں مصروف تھی۔

روزہ تو رکھوا دیا تھا مگر شک تھا اسی لیے اس پر نظر رکھے ہوا تھا، مگر اب جو شبیر حیسن کے ساتھ بیٹھا تو وقت گزرنے کا علم نہ ہوا۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ کمرے میں آیا تھا، وہ گھر میں بھی کہی نہیں تھی اور کمرے میں بھی نہیں۔۔۔

اچانک اسے چاولوں کی تیز خوشبو آئی تھی۔

خوشبو کا اندازلگا تا وہ الماری کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے جلدی سے الماری کھولی تھی۔۔۔ منہ کی جانب جاتا بریانی کا پہلا لقمہ بیچ راہ میں رک گیا تھا جب غصہ بھری لال آنکھوں سے وہ اسے گھور رہا تھا۔

"ہائے اللہ جی دوبارہ رحم!" اس نے تھوک نگلا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیا کر رہی ہو یمنیٰ بیگم؟" دانت پیستے اس نے مصنوئی مسکراہٹ سجائے پوچھا تھا۔

"وہ۔۔۔وہ بریانی۔۔۔۔۔بریانی آئی تھی ساتھ والوں کے گھر سے۔۔۔تو سوچا چیک کر لوں ٹھیک ہے بھی کہ نہیں" اس نے بھونڈی سی دلیل دی تھی۔

"روزے کی حالت میں کھا کر؟" اس نے جبری مسکراہٹ سمیت بھنویں اچکائے پوچھا تھا۔

"نن۔۔۔نہیں کھا کر کیوں؟ سونگھ کر۔۔۔۔ہاں سونگھ کر!" اس نے ایک اور دلیل پیش کی

"اس طرح چھپ کر؟"

"ہاں وہ تو اس لیے کہ کسی اور کو اس کی خوشبو نہ چلی جائے اور روزہ خراب نہ ہو جائے!" وہ مسکراتی باہر نکلی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہاؤ سویٹ یمنیٰ۔۔۔ مگر تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں آفٹر آل تمہارا ابھی روزہ ہے۔۔۔ اور ڈیئر بھی!" اس کے قریب ہوئے ہاتھ سے بریانی کا ڈبہ کھینچے وہ کان میں آخری لفظ بولا تھا

یمنیٰ نے ڈر کے مارے تھوک نگلا تھا۔

"ہاں تو پورا کروں گی نا ڈیئر!" وہ اکڑتی بولی تھی۔

"تمہارے لیے یہی بہتر ہیں" کہتا وہ باہر چلا گیا تھا جبکہ اس کے جاتے ہی یمنیٰ نے بچوں کی طرح پاؤں زمین پر مارے تھے۔

افطاری تک بس وفات پا جانے کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔ تمام گھر والے ایکٹیو یمنیٰ کو اتنی پیلی شکل دیکھ پریشان ہوئے تھے مگر شاہ میر نے روزے کے اثرات کہہ کر سب کو خاموش کروا دیا تھا۔

آج تو ساری افطاری بھی ملازمہ نے بنائی تھی۔۔۔۔۔ بیچاری یمنیٰ کے تو اپنے ہاتھ بھی کام نہیں کر رہے تھے کہ وہ شربت والا گلاس ہی ٹھیک سے اٹھا لیتی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

بس اس نے فیصلہ کر لیا تھا اسے نہیں کرنا کوئی بھی ڈئیر وئیر پورا۔۔۔وہ روزہ نہیں رکھے گی شاہ میر کو جس کو جو بتانا ہے بتائے۔۔اور یہی سوچ لیے وہ شامیر کے پیچھے لان میں گئی تھی۔

"ہاں یار بہت دل سے کیا ہے اس کے لیے یہ سب بس دعا کرنا اسے پسند آجائے۔۔۔۔۔ہاہاہاں پہلی عید ہے اپنی بیوی کے ساتھ تحفہ دینا تو بنتا ہے ۔۔۔۔۔اب ایسی بیوی ہر کسی کے نصیب میں تھوڑی نہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ارے گفٹ تو ایسا ہے کہ خوشی سے اچھلتی لڈی ڈالے گی وہ۔۔۔۔۔بالکل اس کے ٹیسٹ جیسا!" شائد دوسری جانب جہانزیب تھا جس سے وہ بات کر رہا تھا۔

اس کی باتیں سن یمنیٰ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔اس کا شوہر اس کے لیے اتنا کچھ کر رہا تھا اور وہ روزے نہیں رکھ سکتی تھی بدلے میں۔۔۔آج کا رکھ لیا تھا تو آگے کے بھی رکھ لیتی۔

یہ نہیں تھا کہ وہ اپنے شوہر پر روزے رکھ کر کوئی احسان کر رہی تھی اور نہ ہی وہ نعوذباللہ شرک کر رہی تھی۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس کا شوہر تو ایک ذریعہ تھا اسے روزے رکھوانے کا۔

"اللہ جی میں نے شرک نہیں کیا ایسا مت سمجھنا کہ میں آپ کے لیے روزے رکھنے کی بجائے شوہر کی وجہ سے رکھ رہی ہوں۔۔۔۔ ابھی میں بہت کنفیوز ہوں۔۔۔ آپ تو جانتے ہیں دلوں کے حال۔۔۔ مجھے بے دین مت کیجیئے گا۔۔۔ اور اگر غلطی سے کوئی غلطی ہو جائے معاف کر دیجیئے گا!" دعا کیے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بچے روزے رکھے گی اپنے شوہر یا کسی ڈئیر کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے لیے

جانے انجانے میں وہ شرک نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

روزہ تو ہمت کر کے رکھ لیا تھا مگر اب جسم کو عادت کہا تھی تو اثرات مرتب ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ آج اسے پہلے ہی اپنا آپ ویک محسوس ہو رہا تھا اوپر سے سوسائٹی میں سے کسی کے گھر سے پکوڑے آ گئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ ان لوگوں کو ابھی یاد آنا تھا یہ سب۔۔۔۔پورا رمضان کچھ بھجوایا نہیں اور اب کیسے ڈبے بھر بھر بھیجتے ہیں!" وہ کوستی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

چکر پر چکر آئے جا رہے تھے۔۔۔۔طبیعت بھی بوجھل سی ہو رہی تھی۔۔۔اور اب تو حالت مزید بگڑ گئی تھی۔

"شاہ میر۔۔۔شاہ میر مجھے اپنی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی!" وہ اس کے سر پر پہنچی دھیمی آواز میں بولی تھی۔

شاہ میر نے کلاک کی جانب دیکھا جہاں روزہ افطار ہونے میں دو گھنٹے پڑے تھے۔

"یمنیٰ اپنی طبیعت کو سنبھال رکھو صرف دو گھنٹے رہ گئے ہیں روزہ افطار ہونے میں!" اس کی حالت سیریس نی لیتے وہ بولا تھا۔

"مجھے چکر آرہے ہیں!" وہ گھومتے سر کو تھامے بولی تھی

"تو کھا کر بیہوش ہو جاؤ!" وہ جو ضروری کام میں مصروف تھا اب کی بار چڑ کر بولا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"لے فیر میں گئی۔۔۔۔۔۔" کہتی وہ دھڑام سے بیڈ پر گر گئی تھی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یا وحشت!" اسے بیڈ پر اپنے پیروں میں گرتے دیکھ شاہ میر نے جلدی سے اپنے پاؤں سمیٹے تھے مبادا وہ اپنا بوجھ اس کے پیروں پر منتقل کر کے اسے ہی اپاہج نہ کر دے۔

"اوئے! ہیلو! میڈم، محترمہ، مسز نقوی۔۔۔" اس کا چہرہ تھپتھپائے وہ اسے مختلف ناموں سے پکار رہا تھا مگر بے سدھ۔

"یا اللہ کہی واقعی طبیعت تو نہیں بگڑ گئی؟" وہ جو اسے ڈرامہ سمجھ رہا تھا اب حقیقت میں پریشان ہوا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ڈاکٹر کو اس نے کال ملائی تھی جو تھوڑی ہی دیر میں آن پہنچا تھا۔۔۔ تمام گھر والے بھی اس وقت کمرے میں موجود تھے۔

"ان کا بی۔پی کافی حد تک لو ہو چکا ہے!" معائنہ کیے ڈاکٹر نے وجہ بتائی۔

"بیچاری بچی روزے کے ساتھ سارے کام کیا کرتی تھی اب طبیعت تو بگڑنی ہی تھی۔۔۔۔۔ کہاں تھا نا مدد کروادیا کرو بھابھی کی مگر نہیں۔۔۔ ایک نمبر کی نکمی اولاد دی ہے اللہ نے مجھے!" شازیہ بیگم افسوس سے بولتی ساتھ کھڑی فضا کے سر پر ایک چپت رسید کر گئی تھی۔

شاہ میر تو ان کے یمنیٰ کو بچی کہنے پر تلملا اٹھا تھا۔۔۔ کاش کہ وہ اس بچی کا راز فاش کر سکتا مگر فلوقت اسے واقعی ٹینشن ہو رہی تھی اس بچی کی۔

روزہ افطار ہونے میں صرف پندرہ منٹ رہتے تھے جب یمنیٰ کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ پیاس کی شدت سے حلق میں کانٹے چبھ رہے تھے۔۔۔ اس کی یہ حالت دیکھ شازیہ

All Rights Reserved by Novels Lounge

بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا جن کے مطابق روزہ تڑوا دیا جائے اس کا بعد میں کفارہ ادا کر دے گی وہ مگر شاہ میر سب کو سختی سے منع کرتا کمرے سے نکال چکا تھا۔

یمنیٰ نے خفگی بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا مگر اس نے سخت رویہ اپنایا ہوا تھا۔

اگر وہ ماں کی بات کسی بھی کمزور لمحے کی گرفت میں آ کر مان لیتا تو شائد یمنیٰ کو کبھی اس سائیکی سے نا نکال پاتا یا شاید یمنیٰ کو روزے نہ رکھنے کی ایک نئی ترکیب دے دیتا۔

اللہ اللہ کر کے یمنیٰ نے آخری کے پندرہ منٹ گزارے تھے۔۔۔روزہ افطار ہوا تو اس کی گرتی طبیعت کچھ حد تک سنبھلی تھی۔

مگر شاہ میر سے ناراضگی کا اظہار کرتی وہ اس کی جانب سے مکمل بائیکاٹ کر چکی تھی۔۔
شاہ میر نے ایک دوبار منانے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں۔

خیر وہ تراویح پڑھنے جا چکا تھا جبکہ اپنی بیوی سے آ کر نمٹنے کا ارادہ تھا اس کا

All Rights Reserved by Novels Lounge

اچھی خاصی افطاری کرنے کے باوجود بھی اس کے پیٹ کو سکون نہیں آیا تھا اسی لیے شارق سے کہہ کر اچھا خاصہ کھانا باہر سے آرڈر کروا چکی تھی وہ۔

شاہ میر کمرے میں داخل ہوا تو لذیز کھانوں کی مہک نے اس کی بھی بھوک چمکا دی تھی۔

سامنے ہی ٹیبل پر کھانا سجائے وہ مزے سے بیٹھی کھانے میں مگن تھی۔

شاہ میر بھی فل موڈ میں اس کے برابر جا بیٹھا تھا اور ہاتھ بڑھا کر کباب اٹھانا چاہا تھا

"ہاتھ نہیں لگایئے گا!" کباب کی جانب بڑھتے اس کے ہاتھ پر زور سے چمچ مارا گیا تھا۔۔

"یار یمنی اتنا کچھ ہے کیا ہو گیا اگر ایک لے لوں گا؟" شاہ میر بیچارگی سے بولا

"اچھا نہیں کیا آپ نے میرے ساتھ, کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپ کو اس کے لیے۔۔" بریانی کا بھرا چمچ منہ میں ڈالے,وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوؤں لائے بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہے!!!میں نے کیا کیا؟۔۔۔"شاہ میر نے آنکھوں میں حیرت سموئے پوچھا

"کس قدر بے شرم ہیں آپ اتنا ظلم کرنے کے بعد بھی کیسے انجان بن رہے ہیں آپ ؟۔۔۔"سوں سوں کرتی وہ غراق سے کوک کا گلاس خالی کر چکی تھی۔

اس کی بات سمجھتے شاہ میر نے سر نفی میں افسوس سے ہلایا تھا۔

"کچھ غلط نہیں ہوا تمہارے ساتھ روزہ خور لڑکی جہنم میں جاؤ گی تم۔۔۔"شاہ میر نے اسے ڈرانا چاہا

مگر ہائے رے اس کی سوچ کہ یہ پانچ فٹ سات انچ کی بلا ڈر جائے گی۔

"زیادہ ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے اکیلی نہیں جاتی میں۔۔۔اور اگر گئی بھی تو اپنے ساتھ چاروں محرم رشتوں کو لے کر جاؤں گی"!

"بھائی میرا کوئی ہے نہیں۔۔۔بات کروں اگر مرحوم ابا کی تو جنتیوں والی حرکتیں تو ان کی بھی نہیں تھی۔۔۔رہ گئے آپ اور آپ کی آنے والی اولاد تو اچھا ہے نا ساتھ ہی

All Rights Reserved by Novels Lounge

جائے گے میرے جہنم میں اور تب آپ کو آپ کے کیپٹین کا یہ رینک بھی بچا نہیں پائے گا۔۔۔۔اچھا ہے میرے ساتھ ہی سڑے گے جلے گے۔۔۔"وہ اسے تمام پلانگ سے آگاہ کر چکی تھی۔

شاہ میر نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا تھا۔

یہ جو فیصل آبادی تحفہ اس کی ماں نے اس کے ماتھے مارا تھا دنیا کا آٹھواں عجوبہ تھا۔

جس کو فضا کے مطابق کسی میوزیم میں ہونا چاہیے تھا اور اب تو شاہ میر کو بھی اس سے اتفاق کرنے لگ گیا تھا!

افسوس سے اس نے بیوی کے نام پر اس کارٹون کو دیکھا تھا جو پہلا نوالہ نگلنے سے پہلے ہی دوسرا ٹھوسے جا رہی تھی۔

اسے دیکھ شاہ میر کو سائیکائیٹرسٹ کی بات یاد آئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ اسے سمجھانے کی بجائے اس کی ماما اسے روزے کیسے چھڑوا سکتی ہے؟" وہ اس وقت سائیکاٹرسٹ کے پاس بیٹھا ان سے یمنیٰ کا کیس ڈسکس کر رہا تھا۔

"شاہ میر جہاں تک تم نے مجھے بتایا ہے تو یمنیٰ تمہارے ان-لاز کی اکلوتی اولاد ہے۔۔۔۔اور وہ اپنے فادر کی کافی لاڈلی بھی تھی۔۔۔میں نے اکثر ایسے کیسز ڈیل کیے ہیں جہاں پیرنٹس بچوں کو لے کر ضرورت سے زیادہ ہی پوزیسیو ہوتے ہیں اور یمنیٰ کا کیس بھی انہیں میں سے ایک ہے۔۔۔۔اس کی کنڈیشن کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے والدین نے اسے روزے نہ رکھوانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔اگر دیکھا جائے تو یمنیٰ کا اس سب میں اتنا قصور نہیں جب شروع سے ہی ایک بچے کے دماغ میں ایک بات ڈالی جائے تو وہ اس پر پختہ ہو جاتا ہے۔۔۔یمنیٰ کو بھی شائد یہی کہا گیا ہو گا کہ روزہ رکھنے سے اس کی طبیعت بگڑ جاتی ہے اسے نہیں رکھنے چاہیے تو اب وہ اس چیز کی عادی ہو گئی ہے۔۔۔اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اگر وہ روزہ رکھے گی تو

All Rights Reserved by Novels Lounge

بیمار پڑ جائے گی۔۔۔۔حالانکہ اگر اس کے پیرنٹس اس کو اس کے برعکس یہ سمجھاتے کہ کوئی بات نہیں طبیعت بگڑ گئی تو کوئی مسئلہ نہیں مگر روزے نہیں چھوڑنے تو شائد آج حالات مختلف ہوتے!"وہ تحمل سے بولی تھی

"یہی تو میرا پوائنٹ ہے جہاں تک میں آنٹی کو جانتا ہوں جتنا وہ سٹرکٹ ہے ایسے میں اسے روزے نہ رکھوانا!۔۔میری تو سمجھ سے باہر ہے یہ سب۔۔۔۔"

"اس میں نا سمجھنے والی کوئی بات نہیں ہے شاہ میر۔۔۔چلو میں تمہیں ایک مثال دیتی ہوں۔۔۔اگر ہم لوگ ہمارے پیرنٹس کو دیکھے یا ہم سے پہلی جنریشن کو تو ان کے والدین نماز کے معاملے میں خاصے سخت تھے جبکہ ہمارے پیرنٹس اتنے سخت نہیں ہیں۔۔وہ خود تو نماز کی پابندی کرتے ہیں مگر صرف 25٪ والدین ایسے ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو آگے نماز پر لگایا یا ان پر سختی کی ہو!۔۔ہمارے والدین نے ہمیں بہت بڑا ریلیف دیا۔۔۔فجر کے وقت خود تو نماز پڑھنے اٹھ جاتے ہیں مگر بچوں کو نہیں اٹھاتے کہ بیچارے ابھی تو سوئے ہیں۔۔۔۔جمعہ کی نماز میں بھی تو مساجد میں رش کم ہوتا جا رہا ہے۔۔۔اور اس سب کی وجہ ہم ان کی ہم سے محبت دیتے

All Rights Reserved by Novels Lounge

ہیں۔۔۔۔۔بہت سے پیرنٹس بچوں پر لائف کے ہر پوائنٹ پر سٹرکٹ ہوتے ہیں مگر بات جہاں مذہب کی آجائے تو ڈنڈی مار جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔یمنیٰ کا کیس کوئی پہلا کیس نہیں ہے میرے لیے۔۔۔۔جیسے پہلے لوگوں نے نماز کو سیریس لینا چھوڑ دیا شائد وہ وقت بھی آجائے گا جب لوگ روزے نہیں رکھا کرے گے"

نہایت تحمل اور خاموشی سے شاہ میر نے ان کی بات سنی تھی۔

"تو اب میں کیا کرو؟"

"اپنی بیوی کی حوصلہ افزائی کرو۔۔۔بالکل ویسے ہی جیسے ماں باپ اپنے بچے کی کرتے ہیں جب وہ کچھ نیا سیکھتا ہے۔۔۔اسے یقین دلاؤ کہ وہ کر سکتی ہے۔۔۔۔سختی رکھو مگر ضرورت سے زیادہ نہیں۔۔۔۔تم یمنیٰ کو اس وقت بالکل ایک چھوٹے بچے کی طرح سمجھو جو اپنی لائف میں پہلی بار روزے رکھنے والا ہے۔۔۔۔اسے احساس دلاؤ کہ تم اس کے ساتھ ہو۔۔۔۔۔اس کا مائنڈ ڈائیورٹ کرو!۔۔۔۔اور پھر دیکھنا کہ نتیجہ کیا آتا ہے" ان کی بات پر شاہ میر کو کچھ سکون آیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"تھینکیو ڈاکٹر آپ واقعی ایک اچھی کاؤنسلر ہے!" وہ انہیں مسکراہٹ سے نوازتا کلنک سے باہر نکل آیا تھا۔

اب یہ مشن تو اسے ہر صورت پورا کرنا ہی کرنا تھا۔

اپنی بیوی کو یوں کھاتے دیکھ اس نے گہری سانس لی تھی۔

"یمنیٰ بس کر دو زیادہ کھاؤ گی تو بیمار ہو جاؤ گی مزید-------اور تم تو خود ایک غذائی ڈاکٹر ہو علم ہونا چاہیے تمہیں اس بات کا!" شاہ میر نے اسے ٹوکا تھا۔

"ہے کیوں نا کھاؤں؟ میں تو سحری تک کھاؤں گی تاکہ آج کی طرح چکر کھا کر نہ گر جاؤں!" شاہ میر کو شکوہ کن نگاہوں سے اس نے دیکھا تھا۔

"تمہیں روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں اگر نہیں رکھ سکتی" کہتا وہ رخ موڑ گیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہے۔۔۔ہے کیا کہا آپ نے؟۔۔۔یہ میرے گناہگار کان کیا سن رہے ہیں؟"کان میں انگلی گھمائے، حیران کن انداز تھا اس کا۔

"یمنیٰ میں چاہتا ہوں روزہ تم اللہ کی رضا کے لیے رکھو کسی ڈئیر کی صورت میں۔۔۔۔۔ میں تم پر زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔۔ غلطی میری تھی جو فرض عبادت کو گیم بنا دیا تمہارے لیے۔۔۔۔ خیر یہ تم پر ہے"

شاہ میر کی بات اسے زوروں سے چبھی تھی۔

ابھی کل ہی تو اس نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کوشش کرے اللہ کے لیے۔۔۔۔ پھر کیوں وہ خود سے کیا وعدہ ہی بھول گئی۔۔۔۔ اگلا نوالہ نگلنا مشکل ہو گیا تھا اس کے لیے۔

"اور گفٹ" ساتھ ہی ایک اور فکر بھی لاحق ہو گئی تھی۔

"یمنیٰ ایک بات مانو گی؟"اس کی آواز میں شاید التجا تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہوں!"

"بس ایک بار۔۔۔۔۔۔روزے رکھ کر تو دیکھو۔۔۔میرے لیے نہیں۔۔۔کسی ڈیئر کے لیے نہیں۔۔۔کسی گفٹ کے لیے نہیں۔۔۔اور گفٹ کی فکر مت کرو وہ مل جائے گا تمھیں۔۔۔۔بس ایک بار صرف اللہ کی رضا کے لیے۔۔۔۔طبیعت ایک بار خراب ہو گی، دو بار ہو گی، تین بار ہو گی۔۔۔شاید ہفتہ لگے مگر تم ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔میں جانتا ہوں کوشش تو کرو۔۔۔۔تو کرو گی کوشش؟" شاہ میر کے سوال پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

شاہ میر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔

"اس بار تو رمضان مکمل ہونے والا ہے۔۔۔ان شاءاللہ موقع ملا تو اگلے سال سے شروع کرے گے۔۔۔ٹھیک؟" اس نے یمنیٰ سے اس کی رائے مانگی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اگلے سال سے کیوں ابھی سے کیوں نہیں۔۔۔دو روزے ہیں ابھی باقی۔۔۔میں رکھوں گی یہ دو روزے۔۔۔۔پھر چاہے کم نیکیاں کماؤں لیکن کماؤں گی تو ضرور"

ارادہ پختہ تھا۔

خوشی سے بھرپور شاہ میر اس کو گلے لگا چکا تھا۔۔

"سو پراوڈ آف یو مائی لیڈی!"اس کی بات پر یمنیٰ کا سیروں خون بڑھا تھا۔

اپنے وعدے کے مطابق اس نے آخری دو روزے رکھے تھے۔۔کوئی ڈیئر نہیں تھا بس اللہ کے لیے۔۔۔۔دو دن آسان نہیں گزرے تھے اس کے لیے۔۔۔مشکل تھا بہت مگر اسے نے کر لیا تھا۔

اور اب عید الفطر کا صحیح معنی سمجھ آیا تھا اسے۔۔۔آج زندگی میں پہلی بار اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے وہ واقعی عید منا رہی ہو!

All Rights Reserved by Novels Lounge

بے صبری سے انتظار تو اس گفٹ کا بھی تھا جو شاہ میر اسے دینے والا تھا۔

نمازِ عید پڑھ کر وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے میٹھا کھانے کے بعد سب تھوڑی دیر آرام کی غرض سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

"لائے نکالے!" ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے شاہ میر کے پیچھے کھڑی وہ دونوں ہاتھ آگے کر چکی تھی۔

"کیا دوں؟" شاہ میر نے حیرانگی سے پلٹ کر پوچھا تھا

"میرا گفٹ اور عیدی!" ماتھے پر تیوریاں چڑھا لی تھی اس نے

"پہلے عید تو مل لو" بازو وا کیے وہ اس کی جانب بڑھا تھا جب یمنیٰ نے بازو جھٹکے تھے اس کے

"پہلے گفٹ" دانت پیستے بولی تھی وہ

شاہ میر نے بھی مزید تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اچھا پہلے آنکھیں بند کرو" شاہ میر کی بات پر اس نے جھٹ سے آنکھیں بند کی تھی

چہرہ خوشی کے مارے دمک رہا تھا جب اسے اپنے ہاتھ میں کچھ کاغذ جیسی چیز محسوس ہوئی، ماتھے پر بل نمودار ہونا شروع ہوئی تھی۔

"آنکھیں کھولو!" اجازت ملتے ہی ان نے جھٹ آنکھیں کھولے ہاتھوں میں موجود انویلپ کو دیکھا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے حیرانگی سے شاہ میر سے سوال کیا

"گفٹ ہے تمہارا جلدی سے کھولو" اب شاہ میر پر جوش تھا جب کہ یمنی کو خطرے کی بو آرہی تھی۔

آنکھیں چھوٹی کیے ان نے لفافہ کھولا تھا مگر چھوٹی آنکھیں جلد ہی پھیل گئیں تھی۔۔ خوف سے۔۔۔

"کیسا لگا سرپرائز؟" شاہ میر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اور پھر نقوی ہاؤس نے یمنیٰ غوث کی دل دہلا دینے والی چیخ سنی تھی۔

"دھوکا ہوا ہے میرے ساتھ۔۔۔ فراڈ کیا ہے آپ کے بیٹے نے میرے ساتھ۔۔ عیدی کے نام پر سزا دی ہے مجھے" شازیہ بیگم کے شانے پر سر رکھے وہ بری طرح روئی تھی۔

اسے یوں روتے دیکھ شارق کی بھی آنکھیں بھر آئی تھی۔

"بھائی آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" شارق نے شکوہ کیا

"جیسے سب کر سکتے ہیں" اس نے آرام سے کندھے اچکائے

"دھوکا دیا ہے مجھے آپ نے!" ساس کے شانے سے چہرہ نکالے وہ غرائی تھی۔

"اب ایسا بھی کوئی ظلم نہیں کیا تمہارے ساتھ میں نے اور اس میں برائی ہی کیا ہے؟" اس نے مزے سے کندھے اچکائے

All Rights Reserved by Novels Lounge

فضا کو بھی اپنے بھائی کی اس حرکت پر افسوس ہوا تھا۔

"آپ سب لوگ مجھے ان نگاہوں سے مت دیکھے جیسے میں نے کوئی بہت بڑی زیادتی کر دی ہو اس کے ساتھ" وہ سب کی شکوہ کن نگاہیں خود پر پاتا تیزی سے بولا

"تو اور اسے کیا کہتے ہیں؟" شازیہ بیگم نے کاغذ کا وہ ٹکڑا اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔

"کم آن ڈیڈ آپ ہی کچھ سمجھائے مام کو" وہ اب شبیر حیسن کی جانب متوجہ ہوا تھا جب کہ یمنیٰ شازیہ بیگم کا کندھا چھوڑ اقصیٰ کے کندھے پر سر رکھے ٹسوے بہانے شروع ہو گئی تھی۔

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا" انہوں نے ہری جھنڈی دکھائی

"ڈیڈ آپ ہمیشہ ہی ایسا کرتے ہیں" اس نے شکوہ کیا جس پر انہوں نے مزے سے کندھے اچکا دیے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"خیر آپ سب لوگ میری بات غور سے سن لے جو فیصلہ میں لے چکا ہوں اس پر عمل بھی کروں گا اور کوئی مجھ اس سے روک نہیں سکتا!" اس نے سب کو وارن کیا

"مگر یہ میری لائف ہے" یمنیٰ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"تمہاری نہیں ہماری۔۔۔ اور میں ڈیسائیڈ کر چکا ہوں تم یہ ٹرینگ لو گی تو لو گی۔۔۔ اور آپ سب اب جاسکتے ہیں!" وہ بحث کا کوئی موقع نہ دیتے ہوئے حتمی لہجے میں بولا تھا۔

تو غالباً جو لفافہ شاہ میر نے یمنیٰ کو دیا تھا اس کے اندر پرمیشن لیٹر تھا۔۔۔ سی۔ایم۔ایچ سے ڈاٹیشن کی چھ ماہ کی ٹرینگ کا پرمیشن لیٹر۔۔۔ بیچارے فوجی کو لگا کہ اپنی فیلڈ جاری رکھ کر اس کی بیوی کو خوشی ہوں گی، مگر غضب خدا کا کیا طوفان کھڑا کیا تھا اس کی کوجی نے۔

"اور نہ صرف ٹرینگ لو گی بلکہ جاب بھی کرو گی تم!" سب کے جاتے ہی ایک اور حکم صادر کر دیا تھا اس نے

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شرم نہیں آئے گی بیوی کی کمائی کھاتے ہوئے؟" یمنیٰ نے اسے غیرت دلانا چاہی تھی۔

"جو سوچنا ہے سوچو۔۔۔۔ مگر خود کو تیار کرلو دو دن بعد ٹریننگ شروع ہے تمہاری"

اسے جواب دیتا وہ مزے سے کمرے سے چلا گیا تھا

یمنیٰ نے غصے سے صوفہ سے تکیہ اٹھائے اسے مارنے کو پھینکا تھا مگر نہ جان لگ پائی اور تکیہ اسی کے پیروں میں گر گیا

"آآ۔۔۔ کمینہ فوجی" غصے سے وہ چلائی تھی۔

"مجھے نہیں جانا چھوڑے مجھے!" دونوں ہاتھوں سے گلاس ڈور کو تھامے وہ ضدی بچوں کی طرح بولی تھی۔

اسے گھسیٹتے شاہ میر کی سانس اب پھولنا شروع ہوگئ تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یمنیٰ دروازہ چھوڑ دو ٹوٹ کر ہاتھ میں آجائے گا!" اسے باز نہ آتے دیکھ شاہ میر کلس کر بولا تھا۔

یمنیٰ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی اس نے چہرے موڑے شاہ میر کو دیکھا تھا۔۔۔ آنکھوں میں آنسوؤں اور ناک پر غصہ در آیا تھا وہ اسے اس کے وزن کا طعنہ دے رہا تھا۔

یمنیٰ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ شاہ میر کو زمین پر لٹا کر اس کے اوپر بیٹھ جائے۔

"کیپٹن شاہ میر ڈونٹ کری-ایٹ آ میس۔۔۔۔۔۔ افف یور وائف ڈونٹ وانٹ ٹو گو دین یو کین لیو۔۔۔ بٹ پلیز ڈونٹ ڈسٹروئے دا انوائیرمینٹ آف دا ہوسپٹل (کیپٹن شاہ میر کسی بھی قسم کے ڈرامے سے پرہیز کیجیئے۔۔۔ اگر آپ کی بیوی نہیں جانا چاہتی تو آپ انہیں واپس لیجائے مگر مہربانی فرما کر ہسپتال کا ماحول خراب مت کیجیئے)" وہاں موجود ایک سینئیر ڈاکٹر کی بات پر شاہ میر کا چہرہ توہین سے سرخ ہوا تھا یمنیٰ بھی بچوں کی طرح چہرہ جھکا چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"چلیے!" دانت پیستے اس نے یمنیٰ کو حکم صادر کیا تھا جو مرتے کیا نہ کرتے کی مصداق اس کے پیچھے چل دی تھی۔

وہ اسے ڈائیٹیشن بتول فاطمہ کے پاس لایا تھا انہیں وہاں دیکھ کر یمنیٰ حیران ہوئی تھی۔

"میم آپ؟" یمنیٰ کا منہ کھل گیا تھا

"گڈ مارننگ مسز یمنیٰ دوبارہ مل کر خوشی ہوئی" وہ میٹھی مسکان لبوں پر سجائے اس سے بولی تھی۔

"آپ کی سٹوڈنٹ کو لے آیا ہوں میں میم!۔۔۔۔اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔۔اللہ حافظ!" ان سے ملتا وہ اجازت لیے وہاں سے جا چکا تھا۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا!" وہ پریشان سی بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"اس میں نہ سمجھنے والا کچھ نہیں ہے یمنیٰ۔۔۔۔۔۔چلیے آئیے میں آپ کو آپ کی کولیگ سے ملواؤں" اسے اپنے ساتھ لیے وہ وارڈ کی جانب بڑھی تھی۔

پورا دن ہسپتال میں لگانے کے بعد اس وقت وہ ویڈیو کال پر اپنی تینوں دوستوں کے ساتھ موجود تھی۔

"آئی کانٹ بلیو کے سی۔ایم۔ایچ والوں نے تمہیں سیلیکٹ کر لیا۔۔۔لکی یو!" وہ تینوں حسرت بھری آواز میں بولی تھی۔

سی۔ایم۔ایچ میں انٹرنشپ کرنا آسان کام نہ تھا۔۔۔۔نجانے ہر سال کتنے بچے انہیں اپنا فارم بھیجتے اور وہ ریجیکٹ کر دیئے جاتے تھے۔

سی۔ایم۔ایچ میں ٹریننگ کرنے کے لیے یا تو آپ کی لک چلتی تھی یا پھر سٹرونگ آرمی بیک گراؤنڈ۔۔۔

مگر یمنیٰ کو ان دونوں چیزوں کی ضرورت نہیں پڑی تھی کیونکہ میم بتول نے خود شاہ میر سے رابطہ کر کے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میں تو خود حیران ہوں مجھے کیسے چن لیا؟" وہ بھی حیران کن لہجے میں بولی تھی۔

"اوہو سب چھوڑو یہ بتاؤ پہلا دن کیسا گزرا؟" زینب کی بات سن وہ انہیں پہلے دن کے حوالے سے بتانا شروع ہو گئی تھی۔

دو ہفتے ہو گئے تھے یمنی کو ٹریننگ سٹارٹ کیے ہوئے شاہ میر بھی اپنی ڈیوٹی واپس جوائن کر چکا تھا۔

وہ جو پہلے ٹریننگ کے نام سے بھاگتی تھی اب دل لگا کر محنت کرنا شروع کر دی تھی اس نے۔۔۔

آج تک اس نے صرف اپنی ٹیچرز سے سنا تھا سی۔ایم۔ایچ کی انٹرنشپ کے بارے میں مگر اب اسے معلوم ہوا تھا کہ کیوں اس کی دوستیں اس کی فیلوز سی۔ایم۔ایچ کا نعرہ لگائے پھرتی تھی ہر وقت۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

اس نے تین چار ہستالوں سے انٹرشپ کی تھی مگر وہاں انہیں اتنا کچھ نہیں سکھایا گیا تھا جتنا اسے سی۔ایم۔ایچ میں سیکھنے کو مل رہا تھا۔

اس وقت وہ اپنی میم کے ساتھ ان کے کیبین میں موجود انہیں کلائنٹس کو ڈیل کرتے دیکھ رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ نوٹ پیڈ پر بھی کی۔پوائنٹس لکھے جارہی تھی جب ایک اچھی خاصی موٹی عورت اپنی آٹھ سال کی بیٹی کے ساتھ اندر آئی تھی۔

چونکہ آج اس کی فیلو آف پر تھی اور میم بتول کو بھی راؤنڈ پر جانا تھا تو اس آخری پیشنٹ کو انہوں نے یمنیٰ کے حوالے کیا تھا ویسے بھی ان ایشو صرف وزن کم کرنا تھا اس کے علاوہ کوئی اور مسئلہ نہیں تھا انہیں تو یمنیٰ کو کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔

انہیں ان کا ڈائٹ چارٹ دیے یمنیٰ نے مسکرا کر ان کی بیٹی کو دیکھا تھا جو تب سے یمنیٰ کو ٹکر ٹکر دیکھے جارہی تھی۔

"آپ ڈاکٹر ہو؟" اس بچی کے حیرانگی سے پوچھنے پر یمنیٰ نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"آپ ماما کا وزن کم کرو گی؟" اس نے پھر ایک سوال کیا جس پر یمنیٰ نے ہاں میں جواب دیا تھا۔

"آپ وزن کم کر سکتی ہو؟" بچی کا سوال پھر سے اٹھا

"جی بالکل!" یمنیٰ نے پیار سے گال پر چٹکی کاٹے جواب دیا

"تو آپ اپنا کیوں نہیں کرتی؟" اب کی بار گہرہ سناٹا چھایا تھا۔

بچی کی ماں جو مسکرا مسکرا کر بیٹی کی باتیں سن رہی تھی وہ اب شرمندہ سی مسکراتی اسے ڈانٹتی اپنے ساتھ لے جا چکی تھی۔

یمنی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جس ہاتھ سے گال پر پیار دیا تھا اسی ہاتھ سے تھپڑ جڑ دیتی وہ۔۔

آنکھوں میں ایک دم ہی آنسوؤں بھر آئے تھے۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یار یمنیٰ رونا تو بند کرو۔۔۔۔کیوں روئے جارہی ہو؟" شاہ میر پریشانی سے بولا تھا

جب سے اس کی کال آئی تھی بس روئے چلی جارہی تھی۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ میں نہیں جاؤں گی بس آخری فیصلہ ہے یہ میرا" سوں سوں کرتی وہ اسے اپنا فیصلہ سنا چکی تھی۔

"یمنیٰ مجھے بتاؤ گی کہ ہوا کیا ہے؟۔۔۔جب تک مجھے کچھ بتاؤ گی نہیں میں تمہارا فیصلہ نہیں مانوں گا!" شاہ میر کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔

یمنیٰ نے آج کا سارا واقع اسے سنا ڈالا تھا۔۔۔شاہ میر نے گہری سانس بھری تھی۔

وہ جانتا تھا کہ یمنیٰ کو اپنی فیلڈ میں اس قسم کے جملوں کا سامنا روزانہ کرنا پڑے گا۔

"بس اتنی سی بات؟"

"یہ اتنی سی بات نہیں ہے شاہ میر۔۔۔" وہ چلائی تھی کال پر

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے نہ آپ میرا فارم بھیجتے، نہ میں سیلیکٹ ہوتی۔۔۔اور نہ ہی مجھے آج یوں شرمندہ ہونا پڑتا!" وہ سارا ذمہ شاہ میر کے سر ڈال چکی تھی۔

"میں نے تمہارا کوئی فارم فل نہیں کیا یمنیٰ۔۔۔۔میم بتول نے خود مجھ سے خواہش کا اظہار کیا تھا!"

"جھوٹ" وہ ناک سکیڑتے بولی تھی

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔پوچھ لینا صبح ان سے اور ٹریننگ چھوڑنے کی تو آئندہ بات بھی مت کرنا ورنہ بہت برے سے پیش آؤں گا میں" شاہ میر نے اسے تنبیہ کی تھی

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں" غصے میں وہ کال کاٹ چکی تھی جبکہ شاہ میر ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

All Rights Reserved by Novels Lounge

"میم اگر آپ کو برا نہ لگے تو ایک سوال پوچھوں؟" انگلیاں چٹخائے اس نے میم بتول سے اجازت چاہی تھی

"شیور وائے ناٹ" انہوں نے اجازت دی

"وہ آپ نے، آپ نے شاہ میر سے خواہش ظاہر کی تھی میرے حوالے سے کیوں؟۔۔۔ میرا مطلب کتنے ہی سٹوڈنٹس ایسے ہیں جو مجھ سے بھی زیادہ لائق اور ڈیزروینگ ہیں پھر کیوں؟" وہ ہچکچائی تھی۔

"تم کیوں؟" انہوں نے گہری سانس خارج کی تھی

"کیونکہ جہاں آج تم ہو وہاں کل میں ہوا کرتی تھی" اسے جواب دیے انہوں نے لیپ ٹاپ کو ٹھیک سے تھاما تھا

"اوہ" وہ ان کی بات سمجھ چکی تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"لوگوں کی باتوں کو دل پر مت لیا کرو یمنیٰ۔۔۔اپنی لائف کے رولز خود بناؤ!"اس کا شانہ تھپتھائے وہ آڈیٹوریم کی جانب بڑھی تھی

آج ان کا بڑھتے وزن اور اس کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کے حوالے سے سیمینار تھا۔

یمنیٰ غور سے ان کا سیمینار سن رہی تھی۔

"ہمارے معاشرے کا یہ المیہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی موٹی ہے تو اسے یہ کہہ کر ڈی۔گریڈ کیا جاتا ہے کہ پتلی نہ ہوئی تو خوبصورت نہیں لگو گی۔۔۔یا جو کپڑے تم نے پہنیں ہیں وہ اچھے نہیں لگے گے۔۔۔کوئی شادی نہیں کرے گا تم سے۔۔۔۔اور اگر شادی ہو گئی تو بچے نہیں ہوگے۔۔۔۔مگر کسی کو کہتے سنا ہے کہ وزن کم نہ کیا تو جلد مر جاؤ گی؟۔۔۔یا تمہیں ذیابطیس،ہائی بی۔پی،ہیپاٹائٹس جیسی بیماریاں ہونے کا خدشہ بڑھ جاتا ہے؟۔۔۔۔میں نے بہت سے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک ہی زندگی ہے کھاؤ پیو موج کرو۔۔۔۔مگر وہ لوگ اس بات کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ واقعی ایک زندگی ہیں۔۔۔۔اسے ان مہلک بیماریوں سے گھیر کر گزارنے کی بجائے سادہ

All Rights Reserved by Novels Lounge

مگر طاقت ور غذائے کھاؤ۔۔۔۔۔اپناوزن یہ سوچ کر کم نہ کرو کہ شادی کرنی ہے، خوبصورت لگنا ہے۔۔۔۔۔بلکہ یہ سوچ کر کرو کہ تمہیں ان جان لیوا بیماریوں سے خود کو بچانا ہے۔۔۔۔"

وہ مزید بولے جا رہی تھی جبکہ یمنی کا ذہن بس یہی رک سا گیا تھا

اب وہ چکن خاص طور پر برائلر چکن کے نقصانات سے انہیں آگاہ کر رہی تھیں۔

گھر آکر بھی یمنی کا دماغ بس ان کی باتوں میں اٹکا رہا تھا!۔۔۔کیا وہ واقعی ایسی زندگی گزارنا چاہتی تھی جس میں صرف دوائیوں کی بدبو ہو۔۔

ایک فیصلہ کیے وہ مسکراتی صبح جلدی کا آلارم سیٹ کرتی سو گئی تھی۔

"شارق اٹھ جاؤ!" صبح صبح ہی اس کے سر پر کھڑی وہ چلائی تھی۔

"ہن ہن کیا ہوا؟" وہ بھوکلا کر اٹھا تھا

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"جلدی سے فریش ہو جاؤ ہم واک پر جا رہے ہیں" اسے آرڈر دیے وہ کمرے سے جا چکی تھی، شارق نے نیند میں ڈوبی آنکھوں سے کلاک کی جانب دیکھا تھا جہاں فجر کا ٹائم ہوا تھا

"اتنی جلدی؟" وہ جو تین گھنٹے پہلے ہی سویا تھا رو دینے کو تھا مگر یمنی کا آرڈر تھا ٹال بھی نہیں سکتا تھا۔

"ہم اتنی صبح یہاں کیوں آئے ہیں؟" منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لیتے اس نے پوچھا تھا

"شارق لوگ پارک میں کیا کرنے آتے ہیں؟۔۔۔اور میں نے بتایا نا کہ ہم واک پر آئے ہیں چلو شروع ہو جاؤ!" وہ اسے بھی اپنے ساتھ گھسیٹ چکی تھی۔

"مگر یوں اچانک کیوں؟" اس نے منہ بنایا تھا

"کیونکہ آج سے ہم ڈائٹ پر ہیں!" یہ سننا ہی تھا کہ بھک سے ساری نیند غائب ہوئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہے؟ ایک منٹ کون ڈائٹ پر ہیں؟" اسے لگا جیسے سننے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو

"ہم! یعنی کے تم اور میں!" وہ کلئیر کرتے بولی تھی

"یہ آپ کی تو سمجھ آتی ہے، مگر میں کیوں؟۔۔۔میں تو ایک دم فٹ اینڈ فائن ہوں" وہ رو دینے کو تھا

اس کی بات پر یمنیٰ نے اس کے پیٹ کی جانب دیکھا تھا

"ہمم نظر آ رہا ہے کتنے فٹ ہو تم۔۔۔اور میں نے کہہ دیا نا کہ آج سے ہم دونوں ڈائٹ پر ہیں تو بس ہیں۔۔۔ویسے بھی میں اکیلی نہیں کر سکتی کوئی ساتھ چاہیے مجھے" وہ بڑبڑائی تھی

"تو اپنے شوہر کو ساتھ لگائے" اس نے دہائی دی تھی

"میرے شوہر کو ضرورت نہیں ہے اس کی مگر ہمیں ہیں!" اس کے کندھے پر ہاتھ مارتی وہ واک دوبارہ شروع کر چکی تھی شارق بھی اس کے پیچھے چل دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایک مہینہ ہو گیا تھا ان دونوں کو ڈائٹ کرتے ہوئے، یمنیٰ نہایت سختی سے اپنی ڈائٹ کو فولو کر رہی تھی اور اس کی اپڈیٹ اس نے شاہ میر کو بھی دی تھی جس نے اس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

شروعات میں تو سب گھر والے کچھ پریشان سے تھے مگر اب اسے یوں ڈٹے دیکھ سب نے اس کی ہمت بڑھائی تھی۔

اس ایک ماہ میں شارق کے وزن میں تو صاف فرق نظر آیا تھا مگر یمنیٰ ابھی بھی وہی کی وہی تھی۔

جب بھی کوئی شارق کے وزن کم ہونے پر اس کی تعریف کرتا تو یمنیٰ ساتھ ہی اپنے حوالے سے بھی سوال کرتی جس پر گھر والے اس کا بھرم رکھنے کو کہہ دیتے کہ ہاں اس کا بھی کم ہوا ہے اور وہ مزید ڈٹ کر اپنی ڈائٹ فولو کرتی مگر اس کی خوش فہمی کا بلبلا تب پھٹا جب اس نے مہینے بعد اپنا اور شارق دونوں کا وزن کیا تو شارق کا چھ کلو کم ہوا تھا جبکہ یمنیٰ ابھی بھی وہی کی وہی کھڑی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"بھابھی دروازہ تو کھولے" فضا نے پچیسویں بار اس کے روم کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا، شاہ میر بھی کالز کر کر تھک گیا تھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا بس روئے جا رہی تھی۔

شارق علیحدہ سے مجرم بنا بیٹھا تھا جس بیچارے نے کچھ کیا بھی نہیں تھا۔

آخر کار رات کو کی جانے والی شاہ میر کی آخری کال اس نے اٹھا ہی لی تھی۔

"یمنیٰ یہ کیا طریقہ ہے؟۔۔۔۔ کیا بچی ہو تم جو اس قسم کی حرکتیں کرتی پھر رہی ہو؟۔۔۔ جانتی ہو سب کتنا پریشان ہیں تمہیں لے کر" اس کے کال اٹھائے ہی وہ برس پڑا تھا۔

"شاہ میر۔۔۔۔" وہ پھر سے روئی تھی

"یمنیٰ رونا تو بند کرو۔۔ کیا ہو گیا ہے؟۔۔۔ کیوں خود کی طبیعت خراب کر رہی ہو ایسی حرکتیں کر کے؟" شاہ میر نے اپنا ماتھا مسلا تھا

"شاہ میر آئی ایم سوری۔۔۔۔ میں ایک اچھی بیوی نہیں ہوں" وہ رو دی تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

موبائل کان سے ہٹائے شاہ میر نے نمبر دیکھا تھا جو اس کی بیوی کا ہی تھا

"یمنی کیا ہوا ہے؟ کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو؟"

"میں نے بہت کوشش کی، پوری جان لگا دی۔۔۔ اپنا سو فیصد دیا کہ میں اپنا وزن کم کر لوں اور آپ کو میری وجہ سے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔۔۔ مگر میں فیل ہو گئی۔۔۔ میں بس ایک فیلئیر ہوں اور کچھ نہیں۔۔۔۔" اس کی بات سن شاہ میر نے گہری سانس بھری تھی

نجانے کتنے مہینوں کی بھڑاس یوں نکل رہی تھی اس کی۔

"پہلی بات تو یہ کہ باہر جا کر کھانا کھاؤ سب گھر والے پریشان ہیں اور تم میرے لیے کیا ہو، یہ تو اب میں آکر ہی بتاؤں گا!" وہ کال کاٹ چکا تھا۔

رات کے دوسرے پہر وہ دبے پاؤں کمرے سے نکلتی کچن میں داخل ہوئی تھی، بنا لائٹ جلائے اس نے فریج کھول کر کچھ کھانے کو ڈھونڈا تھا جب اچانک کچن کی لائٹ اون ہوئی تھی۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

جھٹکے سے اس نے رخ موڑا تھا، فضا آنکھوں کو مسلتی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

یمنیٰ کی جانب آئے اس نے یمنیٰ کو گلے لگایا تھا یمنیٰ تو اس کے اس قدم پر بھوکلا گئی تھی۔

"فف۔۔۔ فضا کیا ہوا؟"

"سوری بھابھی۔۔۔ میری وجہ سے آپ کو جتنی بھی تکلیف جھیلنی پڑی اس سب کے لیے" وہ بس اتنا بولی تھی

یمنیٰ نے بھی اس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔۔

"آپ بیٹھے میں آپ کے لیے روٹی بنا دیتی ہوں" فریج سے آٹا نکالتی وہ اسے کرسی کی جانب دھکیل چکی تھی

"تم یہاں سوئی تھی؟" اس نے کچن میں موجود ٹیبل کی جانب اشارہ کیا تھا

فضا نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

تھوڑی ہی دیر میں اس کے لیے دو تازہ روٹیاں پکائے وہ سالن گرم کرتی اس کے سامنے رکھ چکی تھی۔

"آپ جاننا نہیں چاہتی میرا رویہ کیوں آپ کے ساتھ برا تھا؟" اس نے ہچکچا کر سوال کیا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔ تم شرمندہ ہو میرے لیے بس اتنا کافی ہے" اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے وہ مسکرا کر بولی تھی۔

کھانا کھاتے وہ فضا سے باتیں بھی بھگارنے میں مصروف تھی اور فجر تک یہ سلسلہ جاری رہا تھا

کوئی رزلٹ نہ آنے کے باوجود بھی یمنیٰ نے ڈائٹنگ نہیں چھوڑی تھی، اسے امید تھی کہ بھلے وقت زیادہ لگے مگر وہ وزن کم کرلے گی اور ایسے میں فضا اور شارق نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

سب نارمل ہو رہا تھا ماسوائے شاہ میر کے جس نے اس دن کے بعد سے نہ تو اسے کال کی تھی اور نہ ہی کال رسیو کی تھی۔

وہ اس سے سخت ناراض تھا۔۔۔ایسی یمنیٰ کی سوچ تھی۔۔۔۔ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ آیا تھا اچانک لیکن اس بار اس کے چہرے پر الگ قسم کی خوشی اور چمک تھی۔

رات کے کھانے کے وقت وہ خود کو مسلسل اس کی نگاہوں کی گرفت میں محسوس کرتی عجیب کیفیت سے دوچار ہوئے جا رہی تھی۔

"شوہر اتنی دیر بعد گھر آیا ہے اس سے ملوں گی نہیں وائفی؟" کمرے میں اس کے آتے ہی شاہ میر نے اس کا راستہ روکا تھا۔

"سلام لیا تو تھا میں نے!" یمنیٰ اچھنبے سے بولی تھی

"اونہوں ویسے نہیں۔۔۔۔میاں بیوی کے ملنے کا انداز تھوڑا مختلف ہوتا ہے وائفی۔۔۔" آنکھوں میں شرارت لیے، اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس نے اسے گلے لگایا تھا۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

یمنیٰ کو تو اس کی اتنی سخت گرفت میں سانس رکتی محسوس ہو رہی تھی۔

"شاہ میر۔۔۔۔۔۔"

"ششش۔۔۔۔۔"

اس کو منہ کھولتے دیکھ شاہ میر نے خاموش رہنے کو کہاں تھا۔

مگر ان سب کا سلسلہ بس یہی تک نہیں رکا تھا شاہ میر جب سے آیا تھا یمنیٰ نے محسوس کیا تھا اس کے بدلے بدلے مزاج اور نگاہوں کو۔

ان نگاہوں میں اپنے لیے ایک خاص قسم کی چمک اور الفت اسے بھوکلا دیتی تھی۔

"پہلے تو جب دل چاہتا تھا منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اب ایک ہفتہ ہونے کو آگیا ہے واپس جا ہی نہیں رہے" اس کی نگاہوں سے چڑتی وہ کپڑے الماری میں سیٹ کرتی وہ خود سے بڑبڑائی تھی

اس کی یہ بڑبڑاہٹ پیچھے کھڑا شاہ میر سنتا مسکرایا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"کیونکہ اب میں کہی نہیں جارہا نہ آج نہ کل" پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لیے وہ کان میں بولا تھا

یمنیٰ چیخ اٹھی تھی۔

"اففف جان نکال دی تھی آپ نے میری!" وہ دل پر ہاتھ رکھے بولی تھی۔

"ابھی کہاں موقع تو دو" وہ شرارت سے بولا

"یہ سب آرمی والے اتنے ہی چیپڑے ہوتے ہیں یا آپ میں کوئی علیحدہ بٹن موجود ہے؟" اس کی بات پر وہ سرخ ہوتی غصے سے چیخ کر بولی تھی۔

"اب ہٹے راستے سے" اسے دھکا دیے وہ وہاں سے بھاگی تھی۔

"ارے کہاں چلی؟" اس نے ہانک لگائی تھی۔

"آپ سے دور!" اس نے اونچی آواز میں جواب دیا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ تو ناممکن ہے اب" وہ خود سے بولتا مسکرایا تھا۔

آج ان کی شادی کو ایک سال ہو گیا تھا، پہلی اینیورسری کے لیے لان میں ہی ارینجمنٹ کیے سب مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

وہ دونوں بھی اس وقت مہمانوں سے خوش گپیوں میں مگن تھے جب ایک جملہ ان کے کانوں سے ٹکرایا تھا۔

"سال ہو گیا ہے شادی کو مگر اولاد نہیں ہوئی۔۔۔اب موٹی بیوی لائے گا تو یہی ہو گا!" وہ عورت شاہ میر پر افسوس کرتے بولی تھی۔

شاہ میر جو انہیں کچھ سخت سنانے کو تیار تھا یمنیٰ نے اس کا ہاتھ تھامے نظروں سے ہی اسے کچھ کہنے کو روکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

ایسے لوگوں میں جینے کا فن اس نے سیکھ لیا تھا۔۔۔اگر نیگیٹو لوگوں سے بچنا تھا تو خود کو پوزیٹیو کر لو۔۔۔وہ بھی اب یہی کر رہی تھی۔

ویسے بھی اس کی ڈائٹنگ کا پھل اسے ملنا شروع ہو گیا تھا، آہستہ آہستہ ہی سہی مگر اس کا وزن کم ہو رہا تھا اور ویسے بھی جب اس کے شوہر، اس کے سسرال کو کوئی مسئلہ نہیں تھا تو وہ کیوں دل سے لگاتی ان پرائے لوگوں کی باتوں کو؟

ویسے بھی آج کا دن اس کے لیے بہت اہم تھا، سی۔ایم۔ایچ میں اس کی ٹریننگ مکمل ہوتے ہی اسے میم بتول کی جانب سے جاب آفر ہوئی تھی۔

شاہ میر کی پوسٹنگ بھی ہو گئی تھی راولپنڈی تو اب وہ دونوں ساتھ ہی آتے جاتے تھے، جس سے دونوں ایک دوسرے کے مزید قریب ہوئے تھے اور ایک دوسرے کو مزید سمجھنے لگ گئے تھے وہ۔

یہ کوئی فیور نہیں تھا بلکہ اس کی ڈیلنگ ہی اتنی کمال کی تھی میم بتول کے مطابق وہ اس جیسے ہیرے کو کھو نہیں سکتی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

آج شاہ میر نے اپنے تمام دوستوں اور ان کی فیملیز کو دعوت دی تھی جن میں چند حاضر تھے۔

یمنیٰ کو سال پہلے کی کراچی کی وہ دعوت یاد آئی تھی جب کسی نے بھی اس سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا اور آج وہی لوگ اس کے کانفیڈینس اور جاب کی وجہ سے اس سے مرعوب تھے۔

فنکشن ختم ہوتے ہی تمام مہمان اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے جبکہ اب بس وہی سب حال میں بیٹھے باتیں بھگارنے میں مگن تھے۔

اقصیٰ اپنے چند دنوں کے بیٹے کو لیے پہلے ہی کمرے میں جا چکی تھی اور اب سفیان بھی جا چکا تھا۔

"سو یمنیٰ آپ بتائے آپ کی فیورٹ پلیس کیا ہے؟۔۔۔کون سا ملک پسند ہے آپ کو؟" شارق نے اب اس سے پوچھا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"پیرس" وہ ہاتھ گال پر ٹکائے کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تھی جیسے آلریڈی وہ پیرس پہنچی ہوئی ہو

"پیرس؟"

"ہاں! میری خواہش ہے کہ مرنے سے پہلے ایک بار میں پیرس جاؤں!" وہ مزے سے بولی تھی۔

"عموماً مرنے سے پہلے لوگوں کو مکہ مدینہ جانا ہوتا ہے" شاہ میر نے طنز کیا تھا

"مجھے دو نمبر مسلمان ثابت کرنے کی کوشش مت کرے" وہ بھی کلس کر بولی تھی۔

"اوکے اوکے لڑے مت آپ لوگ۔۔۔ چلے اب چلتے ہیں ویسے بھی بہت ٹائم ہو گیا ہے" فضا جمائی روکتی وہاں سے جا چکی تھی۔

اس کے جاتے ہی انہوں نے بھی محفل برخاست کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

یمنیٰ تو پارٹی سے تھکی ہوئی فوراً ہی سو گئی تھی مگر شاہ میر کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔

"پیرس!" وہ خود سے بڑبڑایا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہے؟" ہاتھ میں موجود ٹکٹس کو دیکھ اس نے خوف سے تھوک نگلا تھا

"یمنیٰ ڈارلنگ آنکھوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے کیا؟۔۔۔۔۔ نظر نہیں آرہا ہے ٹکٹس ہے ہماری پیرس کی!" وہ مزے سے بالوں میں برش پھیرتے بولا تھا

شاہ میر کا کہنا تھا کہ ایک بار پھر پورا گھر یمنیٰ شاہ میر کی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا تھا۔

ایک بار پھر اس کے کمرے میں عدالت لگ چکی تھی اور یمنیٰ شازیہ بیگم کے کندھے پر سر رکھے روئے جا رہی تھی۔

"مجھے نہیں جانا پیرس!" بس ایک ہی رٹ تھی اس کی

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

"بیٹا تمہیں اگر یمنیٰ کے ساتھ چھٹیاں پلان کرنی ہی تھی تو بچی کی مرضی تو جان لیتے" روتی یمنیٰ کو تھپکی دیتے وہ شاہ میر سے بولی تھی

"یہ آپ کی بچی کی مرضی کے مطابق ہی جگہ ڈیسائیڈ کی ہے میں نے" وہ جو اسے سرپرائز دینے والا تھا اس کے سرپرائز کی ایک بار پھر مت ماردی تھی اس کی عجوبہ بیوی نے

"جھوٹ مت بولے مجھ سے کسی قسم کی ڈسکشن نہیں کی تھی آپ نے۔۔۔ بلکہ پاسپورٹ بھی جھوٹ بول کر بنوایا میرا آپ نے" وہ غصے سے بولی تھی۔

"اگر تمہاری یادداشت کمزور نہ ہو بیگم تو تم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ تمہیں پیرس جانا ہے۔۔۔ میں بس سرپرائز دینا چاہتا تھا تمہیں" وہ دانت پیستے بولا تھا

"اور ساتھ یہ بھی کہاں تھا کہ مرنے سے پہلے۔۔۔ سچ سچ بتائے پیرس لے جا کر مارنا چاہتے ہیں نا مجھے آپ؟" اس کی دہائی پر سب کی آنکھیں پھیلی تھی

سفیان نے تو بڑی مشکل سے اپنے قہقہ روکا تھا۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"واٹ میں کیوں ماروں گا تمہیں۔۔۔پاگل ہو گیا تم؟" شاہ میر کا دماغ گھوما تھا

"کیونکہ میری خواہش تھی کہ میں مرنے سے پہلے پیرس دیکھوں تو اب آپ پہلے مجھے پیرس دکھائے گے اور پھر مار دے گے۔۔۔مجھے نہیں جانا" وہ اونچی اونچی رونا شروع ہو گئی تھی۔

"آپ سب لوگ ابھی اور اسی وقت کمرے سے چلے جایئے پلیز" اس کے کہتے ہی وہ سب کمرے سے تیزی سے نکلے تھے۔

"میرے بھائی ایک کام کر آئیندہ سے اپنی بیوی کو کبھی سرپرائز مت دینا!" جاتے جاتے سفیان اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا کان میں بولا تھا

"ہمم بس یہ آخری تھا" وہ بھی غصے سے بھرا بول اٹھا تھا۔

"تم محترمہ پیکنگ کر لو ہماری فلائیٹ ہے آج رات کی" سب کے جاتے ہی اس نے یمنی کو انگلی دکھائے وارن کیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

یمنیٰ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی آنکھوں سے ہی اسے کہی غائب کر دے۔

کوئی وجہ، کوئی بہانہ کام نہ آیا تھا یمنیٰ نقوی کے۔۔۔

اس وقت وہ ائیر پورٹ نکلنے کو تیار تھے جبکہ یمنیٰ تو شازیہ نقوی کے گلے لگتی روئے جا رہی تھی۔

"بھائی کبھی پاگل خانے والوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی آپ نے؟" اس کے ڈرامے کو دیکھ فضا نے شاہ میر سے سوال کیا تھا۔

"کی تھی مگر انہوں نے صاف جواب دے دیا کہ ایسی چیز وہ نہیں رکھتے!" اپنی بیوی پر نظریں ٹکائے وہ دانت پیس کر بولا تھا۔

آخر کار وہ اسے پیرس لانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

پیرس آکر تو یمنیٰ نقوی کے رنگ ڈھنگ ہی بدل چکے تھے، خوشی سے اچھلتی وہ وہاں کی جگمگ روشنیوں سے محظوظ ہوتی شاہ میر سے اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی جبکہ شاہ

All Rights Reserved by Novels Lounge

میر نے بے بسی سے اپنے بازو کو دیکھا جو اس کے جنگلی جانوروں جیسے ناخنوں کا نشانہ بن گیا تھا۔

اس کے پورے موڈ کو بیڑہ غرق کیے وہ اب خود کتنے مزے سے سب کچھ انجوائے کر رہی تھی۔

"دل تو چاہ رہا ہے گنجی کر دوں تمہیں" ہاتھ میں اپنا ٹریمر تھامے وہ سوئی یمنیٰ کو دیکھ بڑبڑایا تھا۔

اچانک ہی اس کی آنکھیں چمکی تھی، واشروم سے نیل کٹر لائے وہ نہایت آرام سے اپنی بیوی کے پہلو میں بیٹھا اس کے ناخن کاٹ چکا تھا

"اب آئے گا نہ مزہ" مزے سے بولتا وہ بھی اپنی سائیڈ پر لیٹتا سکون سے سو چکا تھا۔

صبح اس کی آنکھ اس ہنگامے سے کھلی تھی جس کا انتظام اس نے رات کو ہی کر دیا تھا۔

اپنے کٹے ناخنوں کو دیکھتی وہ روئے جا رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"یہ سب۔۔۔ یہ سب آپ نے کیا ہے نا؟" اسے مزے سے بیڈ سے اٹھتے دیکھ وہ غصے سے بپھری بولی تھی۔

"اگر میں کہوں ہاں تو؟" شاہ میر نے ایک ابرو اچکایا تھا۔

"شاہ میر نقوی اللہ کی قسم آج تم ختم ہو!" بولتے ہی وہ اس پر جھپٹ پڑی تھی۔

اتنا بھار خود پر محسوس کیے بیلنس برقرار نہ رکھتے وہ زمین پر جا گرا تھا۔

اور اب حالات کچھ یوں تھے کہ بیچارہ شاہ میر پانی سے شکار کی گئی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا جبکہ یمنیٰ مزے سے اس کے اوپر بیٹھی اس کا سانس بند کر دینے کے در پر تھی۔

"یمنیٰ اٹھو!" شاہ میر مشکل سے بولا تھا

"پہلے معافی مانگے" وہ کٹے ناخنوں کو دیکھتی ترش لہجے میں بولی تھی۔

"سس۔۔۔ سوری۔۔۔" وہ بس اتنا بول پایا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

یمنیٰ اس کے اوپر سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

شاہ میر کو جیسے نئی زندگی عطا کی گئی تھی منہ کھولے وہ لمبے لمبے سانس بھرنا شروع ہو گیا تھا۔

"آئندہ سے پنگا لینے کی سوچیئے گا بھی مت!" وہ اسے انگلی دکھائے بولی تھی۔

"میری توبہ" اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔

فریش ہوئے وہ دونوں ایک بار پھر تفریح کے لیے نکل چکے تھے۔

ہر جگہ موجود پھولوں کی دکانیں، میٹھی خوشبوئیں، ہنستے گاتے لوگ۔۔۔ پیرس کو اگر واقعی خوشبوؤں کا شہر کہا جاتا تھا تو اس میں کچھ غلط نہیں تھا۔

یونہی گھومتے پھیرتے انہیں رات ہو چکی تھی اور اس وقت وہ دونوں آئیفل ٹاور پر موجود رات کی روشنیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

http:/www.novelslounge.com
All Rights Reserved by Novels Lounge

وہاں موجود سب لوگ اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے ایسے میں ان کے کانوں سے ایک کپل کی آواز ٹکرائی تھی جو دونوں وہاں کھڑے ایک دوسرے سے اپنی محبت کا اظہار کر رہے تھے۔

شاہ میر مسکراتا انہیں دیکھ رہا تھا اور یمنیٰ شاہ میر کو۔

ہمت کرتے اس نے آخر کار یہ کہنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا جسے کہنے سے وہ ہچکچاتی تھی۔

"آئی۔۔۔ آئی۔۔۔ آئی لو یو شاہ میر!" اونچی آواز میں کھڑی وہ چلائی تھی۔

شاہ میر نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے رخ اس کی جانب موڑا تھا جو اس کی شکل دیکھ کر ہنس دی تھی۔

"آئی لو و یو شاہ میر!" وہ ایک بار پھر چلائی تھی

شاہ میر کا منہ ہونقوں کی طرح کھل گیا تھا۔

"کیا کہاں تم نے؟" اس نے حیرت سے سوال کیا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"لو ویو شامیر نقوی" اس کے دونوں گال کھینچتی وہ پیچھے کو دوڑ لگا چکی تھی۔

"یمنیٰ نقوی رک جاؤ۔۔۔۔جواب تو لیتی جاؤ!" وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا

دونوں کے چہرے اس وقت خوشی سے چمک رہے تھے۔

بھاگتے بھاگتے وہ دونوں سڑک پر آ چکے تھے۔

"نہیں چاہیے" وہ پیچھے کو مڑتی بھاگتے وہ کھلکھلا کر بولی تھی۔

یکدم شاہ میر کی آنکھوں کی چمک ماند پڑی تھی

"یمنیٰ!" وہ چلایا جب ایک تیز رفتار گاڑی اسے ٹھوکر مارتی وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ڈونٹ وری مسٹر شاہ میر یور وائف ول بی آل رائٹ۔۔۔اٹس جسٹ آمائیز ایکسیڈینٹ۔۔۔تھینک گاڈ ڈیٹ نتھنگ میجر ہیپنڈ!" برٹش ایکسنٹ میں ڈاکٹر یمنیٰ کی پلز چیک کرتے لبوں پر پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے بولا تھا۔

شاہ میر نے سکون کی سانس لی تھی۔

"وین ول شی ویک اپ؟" شاہ میر نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اپنے ہاتھ میں

"ان ففٹن منٹس اور ہاف این آوور!" گھڑی دیکھتے وہ شاہ میر کی پشت تھپتھپائے جا چکا تھا۔

شاہ میر وہی یمنیٰ کے قریب سٹول پر بیٹھ گیا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد یمنیٰ کی آنکھیں کھلی تھی۔

"ہائے اللہ جی میں مر گئی کیا؟" وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

شاہ میر جو اسے ہوش میں آتے دیکھ خوش ہوا تھا اس کی بڑبڑاہٹ پر فقط سر نفی میں ہلا کر رہ گیا تھا۔

زرا سی گردن موڑے اس نے پاس بیٹھے شاہ میر کو دیکھا تو چیخ نکل گئی۔

"اللہ! شاہ میر آپ بھی میرے پاس آ گئے وہ بھی اتنی جلدی؟۔۔ مگر کیسے ایکسیڈنٹ تو صرف میرا ہوا تھا" اس سے سوال کرتی وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ اور لے کر آئے مجھے پیرس دیکھا مر گئی نا میں!" وہ اس شاہ میر پر چلائی تھی۔

"لگتا ہے چوٹ زیادہ گہری لگ گئی ہے جو تھوڑا بہت دماغ چلتا تھا وہ بھی فارغ ہو چکا ہے" شاہ میر نے سر جھٹکا تھا۔

"یمنیٰ بیگم ہوش میں آ جاؤ کچھ نہیں ہوا تمہیں۔۔۔ زندہ ہو ابھی" وہ اس پر طنز کرتا بولا تھا

All Rights Reserved by Novels Lounge

"ہے میں زندہ ہوں ؟۔۔۔میں زندہ ہوں !۔۔۔میں زندہ ہوں !"پہلے خود سے سوال کیے بعد میں وہ خوشی سے چلائی تھی۔

"آہ!"اب ہوش آیا تو سر کا درد بھی جاگ اٹھا تھا۔

"پانی"حلق میں کانٹے سے چبھنے لگ گئے تھے

شاہ میر نے فوراًاسے پانی پلایا تھا۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے" دماغ ٹھکانے آتے ہی وہ اس پر چلائی تھی

"ہے!میں نے کیا کیا؟"وہ حیرانگی سے پوچھ بیٹھی تھی۔

"کس نے کہاں تھا پاگلوں کی طرح سڑک پر بھاگنے کو؟"اس کے لطیف سے طنز پر وہ سر جھکا گئی تھی۔

"شاہ میر اگر میں سچ میں مر جاتی تو؟"وہ یکدم نم لہجے میں بولی تھی۔

All Rights Reserved by Novels Lounge

گہری سانس بھرے اسے خود کے گلے لگائے شاہ میر نے ہمت باندھی تھی اس کی

"کچھ نہیں ہوا تم ٹھیک ہو! اور ویسے بھی تم جیسی بلائیں جلد جان کہاں چھوڑتی ہیں؟"

ایک پل کو اس کا دل بھی جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

"ہم اب کبھی پیرس نہیں آئے گے!" اس کے سینے سے لگے اس نے کہا تھا۔

"فکر مت کرو میرے پاس اتنے پیسے ہیں بھی نہیں!" شاہ میر طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

"ویسے میرا اظہارِ محبت رہتا ہے ابھی کہوں تو کر دوں؟" اچانک وہ اس کے کان میں بولا تھا۔

"جی نہیں کوئی ضرورت نہیں شرافت سے پیچھے ہٹیے" اس نے پرے دھکیلا تھا

"موڈ نہیں ہو رہا!" وہ مزید اسے خود میں بھینچ چکا تھا۔

"شاہ میر نقوی مرے گے میرے ہاتھوں!" وہ چلائی تھی

All Rights Reserved by Novels Lounge

"شوق سے" اس کی ناک کی ٹپ پر لب رکھتا وہ بڑبڑایا تھا۔

"کمینہ فوجی!" اس کے سینے سے لگی آنکھیں موندے وہ بس اتنا بولی تھی۔

"ویسے ہر سال پیرس کا ٹرپ نہ ارینج کر لوں میں کیا رائے ہے تمہاری اس بارے میں؟" وہ اس کی بڑبڑاہٹ سنتا قہقہہ لگائے بولا تھا۔

"شاہ میر نقوی آپ واقعی میرے ہاتھوں مرے گے!" اس کے سینے پر مکوں کی بارش کیے وہ چیخی تھی

ایک بار پھر وہ قہقہہ لگاتا اسے خود میں بھینچ چکا تھا۔۔

"اُفف میری کوجی" اس کے بالوں پر لب رکھتا وہ بڑبڑایا جبکہ وہ بھی سکون سے آنکھیں موند چکی تھی۔

ختم شد۔۔۔

All Rights Reserved by Novels Lounge